

DISRUPTING HARM IN PAKISTAN

ےکے یجول ان کی یٹ
ی سس ن ج ےکے ل وچ ب ےر ع ی ر ذ
ی کول س دب روال اص ح ت س
دو اوش ق ل ع ت م ےس



Funded
by



Implemented
by



unicef 
for every child

انتباہ برائے مواد:

یہ رپورٹ پاکستان میں بچوں کے جنسی استحصال اور زیادتی کے بارے میں ہے۔ اس میں پاکستانی ماہرین کے ذریعہ بیان کیے گئے بچوں کے جنسی استحصال اور زیادتی کے واقعات شامل ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اس مواد کو پڑھتے ہوئے اپنے جذباتی ردعمل پر توجہ دیں اور اس رپورٹ کو صرف اسی حد تک پڑھیں جس حد تک وہ اسے پڑھنے میں آسانی محسوس کریں۔

تجویز کردہ حوالہ:

پاکستان میں نقصان دہ سرگرمیوں کی روک تھام ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے متعلق شواہد مسودہ - ECPAT, INTERPOL 2026 اور UNICEF, (2026)

Copyright © ECPAT, INTERPOL, Safe Online, UNICEF, (2026).

اس اشاعت کے استعمال کی اجازت ہے بشرطیکہ ذریعہ تسلیم کیا گیا ہو اور یہ کہ اشاعت تجارتی مقاصد کے لیے استعمال نہ ہو۔ سیف آن لائن سے فنڈنگ توثیق کی تشکیل نہیں کرتی ہے۔

46	5. انصاف اور قانونی چارہ جوئی اور انصاف تک رسائی	2	چیئرپرسن، نیشنل کمیشن آن دی رائٹس آف دی چائلڈ
54	6. روک تھام کی کوششیں اور مواقع	3	کا پیش لفظ
61	7. نتیجہ	6	ایگزیکٹو سمیری
63	8. سفارشات	10	طریقے
75	9. اعترافات	11	تعارف
76	10. منسلک: کلیدی اصطلاحات کی تعریف		پاکستان میں انٹرنیٹ کا استعمال
		15	1. پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور جنسی زیادتی
		27	2. اثرات
		33	3. دیکھ بھال تک رسائی
		39	4. انکشاف اور رپورٹنگ

چیئرپرسن، نیشنل کمیشن آن دی رائٹس آف دی چائلڈ کا پیش لفظ

پاکستان کا ہر بچہ محفوظ، باوقار اور تحفظ یافتہ ماحول میں پروان چڑھنے کا حقدار ہے — چاہے وہ آن لائن ہو یا آف لائن۔ ڈیجیٹل دنیا نے ہمارے بچوں کے لیے غیر معمولی دروازے کھولے ہیں: سیکھنے، جڑنے، اور اپنے گردوپیش سے آگے کے مستقبل کا تصور کرنے کے۔ لیکن وہی ٹیکنالوجیز جو انہیں باختیار بناتی ہیں، انہیں نقصان پہنچانے کے لیے بھی استعمال کی جا رہی ہیں۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور زیادتی کوئی دور کی یا غیر واضح خطرہ نہیں؛ یہ ایک حقیقت ہے جو ہمارے گھروں، اسکولوں اور معاشروں میں رونما ہو رہی ہے، جو اکثر خاموشی، شرمندگی اور بدنامی کے پیچھے چھپی ہوئی ہے۔

پاکستان میں Harm Disrupting کی رپورٹ کے نتائج ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اس حقیقت کا سامنا کریں۔ ایک ہی سال میں، اندازاً 15 لاکھ (1.5 ملین) انٹرنیٹ استعمال کرنے والے بچے جن کی عمریں 12 سے 17 سال کے درمیان تھیں — جو سروے میں شامل بچوں کا چھ فیصد بنتے ہیں — ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور زیادتی کا نشانہ بنے۔ زیادہ تر معاملات میں، مجرم کوئی ایسا شخص تھا جسے بچہ جانتا تھا۔ سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ تقریباً ہر تین میں سے دو کیسز میں، بچے نے کسی کو نہیں بتایا۔ بچے خاموش رہے کیونکہ انہیں شرمندگی محسوس ہوئی، یا بس انہیں معلوم نہیں تھا کہ کس کے پاس جائیں۔ یہ خاموشی ہمارے بچوں کی ناکامی نہیں ہے؛ یہ ان کے گرد موجود نظاموں اور سماجی اصولوں کی ناکامی ہے — اور اسے دور کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

یہ مطالعہ پاکستان میں اس مسئلے پر اب تک کا سب سے جامع ثبوت ہے جو اکٹھا کیا گیا ہے۔ یہ نہ صرف ان جرائم کے پیمانے اور نوعیت کا جائزہ لیتا ہے، بلکہ ان رکاوٹوں کا بھی جائزہ لیتا ہے جن کا سامنا بچوں کو انکشاف، اطلاع دہندگی اور انصاف تک رسائی میں ہوتا ہے، اور ہمارے قانونی ڈھانچے میں موجود ان خامیوں کا بھی جو مجرموں کو بے سزا رہنے کا موقع دیتی ہیں۔ اس معیار کا ثبوت ایک طاقتور آلہ ہے: یہ قیاس آرائیوں کو حقائق سے بدلتا ہے، اور پالیسی سازوں، قانون سازوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں، اساتذہ اور خاندانوں کو ایک واضح نقشہ فراہم کرتا ہے کہ کیا تبدیلی لانی ضروری ہے۔

قومی کمیشن برائے حقوق اطفال (NCRC)، بحیثیت آئینی ادارہ جسے پاکستان میں ہر بچے کے حقوق کے فروغ اور تحفظ کا مینڈیٹ حاصل ہے، ان نتائج کو عملی اقدامات میں ڈھالنے کے لیے پرعزم ہے۔ وفاقی اور صوبائی شراکت داروں کے ساتھ اپنے جاری کام کے ذریعے، ہم ایسی قانونی اصلاحات کے لیے کوشاں رہیں گے جو بین الاقوامی معیارات کے مطابق ٹیکنالوجی کی مدد سے کیے جانے والے جنسی استحصال اور زیادتی کی تمام اقسام کو جرم قرار دیں؛ بچوں کے لیے موزوں اور صدمے کو مدنظر رکھنے والے رپورٹنگ اور انصاف کے نظام کے لیے؛ متاثرین کے لیے قابل رسائی نفسیاتی و سماجی معاونت کے لیے؛ اور ہر ضلع میں بچوں، والدین اور اساتذہ تک پہنچنے والی تعلیم و آگاہی کے لیے۔ ہمیں ان سماجی رویوں کا بھی سامنا کرنا ہوگا - شرمندگی کے خوف کا - جو اکثر متاثرین کو خاموش کر دیتے ہیں اور مجرموں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

میں یونیسف، ای سی پیٹ (ECPAT)، انٹربول، سیف آن لائن اور Disrupting Harm initiative کے تمام شراکت داروں کا ان کے تعاون اور محنت پر دلی شکریہ ادا کرتا ہوں، حکومت، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے ان پیشہ ور افراد کا بھی جنہوں نے اپنی بصیرت سے حصہ ڈالا، اور سب سے بڑھ کر ان بچوں اور نوجوانوں کا جن کی آوازیں اور تجربات اس رپورٹ کا مرکز و محور ہیں۔ ان کی جرات مندانہ گفتگو ہم پر رکھا گیا ایک اعتماد ہے، اور ہمیں اس کی لاج رکھنی ہوگی۔

ڈیجیٹل دور میں بچوں کا تحفظ ایک مشترکہ ذمہ داری ہے۔ کوئی ایک ادارہ اکیلے یہ کام نہیں کر سکتا۔ میں اس رپورٹ کے ہر قاری - قانون ساز، والدین، استاد، ٹیکنالوجی کمپنی، اور شہری - کو دعوت دیتا ہوں کہ اس کے نتائج کو عملی اقدام کی پکار سمجھیں۔ مل کر، ہم اس نقصان کو روک سکتے ہیں اور ایک ایسا پاکستان تشکیل دے سکتے ہیں جہاں ہر بچہ، آن لائن اور آف لائن دونوں طرح، محفوظ ہو۔

سینیٹر عائشہ رضا فاروق

چیئرپرسن

قومی کمیشن برائے حقوق اطفال (NCRC)

کلیدی نتائج

پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور بدسلوکی

- پاکستان میں 12 سے 17 سال کی عمر کے تقریباً 6 فیصد انٹرنیٹ استعمال کرنے والے بچوں کو پچھلے سال تکنیکی سہولت کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی ایک شکل کا نشانہ بنایا گیا - تقریباً 1.5 ملین بچے۔
- جنسی ہتہ خوری، بلیک میلنگ اور مصنوعی ذہانت سے پیدا ہونے والا غلط استعمال ابھرتے ہوئے خطرات کی عکاسی کرتا ہے۔
- پاکستان میں انٹرویوز بتاتے ہیں کہ کس طرح ٹیکنالوجی کا استعمال مجرموں کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے تمام شعبوں میں کیا جا سکتا ہے، بشمول بدسلوکی کو شروع کرنے، سہولت فراہم کرنے، ریکارڈ کرنے اور اسے طول دینے کے لیے۔
- استحصال اور بدسلوکی اکثر ایک تسلسل کی پیروی کرتی ہے، تیار کرنے سے لے کر جبر اور ذاتی طور پر استحصال تک۔
- مرتکب افراد بچوں کا اعتماد حاصل کرتے ہیں، ساتھیوں کا روپ دھارتے ہیں یا اختیار والے عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔
- زیادہ تر معاملات میں (85 فیصد)، مرتکب افراد بچے کو پہلے سے جانتے ہوتے ہیں۔
- مرتکب افراد آن لائن اور حقیقی (آن لائن سامنے) ماحول دونوں میں کام کرتے ہیں۔
- سوشل میڈیا سب سے زیادہ رپورٹ ہونے والا ڈیجیٹل پلیٹ فارم تھا، جس میں 44 فیصد واقعات (N=34) اس کے بعد آن لائن گیمز (5 فیصد، N=5) ہوتے ہیں۔
- اسنیپ چیٹ اور واٹس ایپ سب سے زیادہ رپورٹ کیے گئے پلیٹ فارمز تھے، جن میں سے ہر ایک 39 فیصد واقعات بالترتیب N=13 اور N=14 کے لیے تھا، جو استحصال اور بدسلوکی، جبر اور جنسی مواد کی گردش میں سہولت فراہم کرنے میں نجی میسجنگ ایپلی کیشنز کے مرکزی کردار کی عکاسی کرتا ہے۔
- اسنیپ چیٹ اور واٹس ایپ سب سے زیادہ رپورٹ کیے گئے پلیٹ فارمز تھے، جن میں سے ہر ایک 39 فیصد واقعات بالترتیب 13 اور N=14 کے لیے تھا، جو استحصال اور بدسلوکی، جبر اور جنسی مواد کی گردش میں سہولت فراہم کرنے میں نجی میسجنگ ایپلی کیشنز کے مرکزی کردار کی عکاسی کرتا ہے۔

ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا انکشاف اور رپورٹنگ

- ڈسٹرپٹنگ ہارم سروے (Disrupting Harm Survey) کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سروے سے پہلے پاکستان میں 12-17 سال کی عمر کے بچوں کے درمیان ٹیکنالوجی کی مدد سے

Safe Online کی مالی اعانت سے ECPAT, INTERPOL اور UNICEF Office of Strategy and Evidence – Innocenti (UNICEF Disrupting Harm Research Project and Innocenti Methodology SAFE ONLINE کی مالی اعانت سے، ECPAT اور INTERPOL نے ڈسٹرپٹنگ ہارم ریسرچ پروجیکٹ اور طریقہ کار کو ڈیزائن اور لاگو کرنے کے لیے شراکت داری میں کام کیا۔ اصل پروجیکٹ آئیڈیا اور تصور کو سیف آن لائن نے تیار کیا تھا، جو اس مشترکہ کوشش کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

یہ منفرد شراکت داری مختلف شعبوں پر مشتمل طریقہ کار استعمال کرتی ہے تاکہ ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور زیادتی کے بارے میں ہماری اجتماعی فہم کو بہتر بنایا جا سکے اور بچوں کے خلاف تشدد کی ان شکلوں کے خلاف قومی ردعمل کو مضبوط کیا جا سکے۔ 15 ملین امریکی ڈالر کی مشترکہ سرمایہ کاری نے 2019 سے 2022 تک مشرقی اور جنوبی افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیاء کے 13 ممالک میں ڈسٹرپٹنگ ہارم (نقصان کا خاتمہ) تحقیق کو ممکن بنایا، اور 2023 سے پاکستان سمیت مزید 12 ممالک میں بھی یہ تحقیق جاری رکھی گئی ہے۔ 2023 سے 2025 کے درمیان، ای سی پی اے ٹی، ECPAT International اور INTERPOL نے پاکستان میں تحقیق کی تاکہ ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال کو متعدد زاویوں سے سمجھا جا سکے۔ پاکستان میں ڈیٹا 12 سے 17 سال کی عمر کے بچوں کے قومی گھریلو سروے، انصاف کے پیشہ ور افراد، ک لائن ورکرز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ انٹرویوز، اور قومی قوانین اور پالیسیوں کے تجزیے کے ذریعے جمع کیا گیا۔"

ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور بدسلوکی کیا ہے؟

ڈسٹرپٹنگ ہارم پروجیکٹ ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی اصطلاح استعمال کرتا ہے تاکہ کسی بچے کے جنسی استحصال یا بدسلوکی کے دوران کسی وقت ڈیجیٹل، انٹرنیٹ اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز شامل ہوں۔ اس قسم کے تشدد کو بعض اوقات 'آن لائن' بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ تاہم، 'ٹیکنالوجی کی سہولت' کی اصطلاح کو اب ترجیح دی جاتی ہے۔¹ یہ بتانے کے لیے کہ بچوں کے خلاف یہ تشدد صرف آن لائن جگہوں پر نہیں ہوتا ہے۔ یہ مکمل طور پر آن لائن، یا مجرموں اور بچوں کے درمیان آن لائن اور ذاتی طور پر بات چیت کے مرکب کے ذریعے ہو سکتا ہے۔

اس رپورٹ میں استعمال ہونے والی کلیدی تعریفوں کے بارے میں مزید معلومات ضمیمہ میں مل سکتی ہیں۔

1 Interagency Working Group on Sexual Exploitation of Children, *Terminology Guidelines for the Protection of Children from Sexual Exploitation and Sexual Abuse: Second Edition*, ECPAT International, Bangkok, 2025.

• معلوماتی نظام کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی منتقلی کو جرم قرار دیا جاتا ہے، لیکن یہ بچوں کے جنسی استحصال کی براہ راست آن لائن نشریات کا احاطہ کرنے کے لیے کافی نہیں ہو سکتا جہاں کوئی مواد تخلیق، ڈاؤن لوڈ یا ذخیرہ نہیں کیا جاتا ہے۔

• الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کی بنیادی جرم کی دفعات بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کو بصری نمائندگی کے لحاظ سے بیان کرتی ہیں، غیر بصری شکلوں جیسے کہ صرف آڈیو مواد کے تحفظ میں ایک خلا چھوڑتی ہے۔ وہ مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے تخلیق کردہ مواد سمیت ڈیجیٹل طور پر تیار کردہ یا بکریا پھیری والے مواد کا بھی واضح طور پر احاطہ نہیں کرتے ہیں۔

• پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ اب بھی 'چائلڈ پورنوگرافی' کی اصطلاح استعمال کرتا ہے تاکہ بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کا حوالہ دیا جا سکے۔ یہ فرسودہ اصطلاح یہ ظاہر کر سکتی ہے کہ ایسی تصاویر یا ریکارڈنگ فحش نگاری کی ایک شکل ہیں، اس طرح ان کی بدسلوکی کی نوعیت کی عکاسی کرنے میں ناکام رہتی ہے۔

• چونکہ مجرمانہ ذمہ داری کی عمر 10 سال مقرر کی گئی ہے اور اس میں کوئی چھوٹ نہیں ہے، اس عمر کے بعد کے بچوں کو جنسی تلاش سے پیدا ہونے والی ایسی حرکتوں کے باوجود، رضاکارانہ طور پر اپنا جنسی مواد تخلیق کرنے یا شیئر کرنے پر ممکنہ طور پر قانونی چارہ جوئی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

• الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ بچوں کے جنسی استحصال کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے قابل بناتا ہے، لیکن متعلقہ دفعات صرف جزوی طور پر خود ساختہ جنسی مواد کے زبردستی استعمال کی عکاسی کرتی ہے تاکہ کسی بچے سے جنسی عمل، رقم یا کسی بھی نوعیت کے فائدے حاصل کیے جاسکیں۔

• الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ رقم یا کسی بھی نوعیت کے فائدے کی ادائیگی کے ذریعے کسی بچے کا جنسی استحصال کرنے کے لیے معلوماتی نظام کے استعمال کو مجرم قرار دیتا ہے لیکن واضح طور پر ان حالات میں توسیع نہیں کرتا جہاں ایسی ادائیگی کا صرف وعدہ کیا گیا ہو۔

انصاف اور قانونی چارہ جوئی اور انصاف تک رسائی

• الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ ان جرائم کے لیے تیز رفتار کارروائی کے لیے فراہم کرتا ہے جن کو وہ منظم کرتا ہے، لیکن چیلنجز جیسے کہ افریدی قوت کی کمی کا شکار عدالتیں، طریقہ کار کی خامیاں اور ادارہ جاتی حدود اس حفاظتی اقدام کے نفاذ کو کمزور کرتی ہیں۔

• مقدمات کی پیروی کے لیے اکثر نجی قانونی نمائندگی کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے مالی ذرائع سے انصاف تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔ ریاست کی مالی اعانت سے چلنے والی قانونی مدد درخواست کے طریقہ کار سے مشروط ہے جو اس کی رسائی کو محدود کر سکتی ہے، جبکہ نقل و حمل کے اخراجات اور ضائع شدہ اجرت خاندانوں کی کارروائی میں شرکت میں رکاوٹ بنتی ہے۔

جنسی استحصال اور بدسلوکی کے واقعات میں سے 57 فیصد کو کسی کو بتایا نہیں کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ نصف سے زیادہ واقعات میں، بچوں نے کسی قابل اعتماد فرد کو یہ واقعہ نہیں بتایا۔

• کمیونٹی کی بدنامی اور شکار پر الزام لگانا خوف پیدا کرتا ہے جو بچوں اور ان کے خاندانوں کو خاموش کر دیتا ہے۔ یہ سماجی روئے دیہی اور قدامت پسند معاشروں میں زیادہ مضبوطی سے موجود ہوتے ہیں۔

• پولیس پر اعتماد کی کمی بچوں اور ان کے خاندانوں کو باضابطہ رپورٹ بنانے سے روکتی ہے۔

• خاندانی معاونت انکشاف اور رپورٹنگ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے، لیکن یہ مشکل ہے کہ وسیع پیمانے پر کمیونٹی کی بدنامی کا سامنا بچوں اور ان کے خاندانوں دونوں کو ہوتا ہے۔

• خاندان کا ساتھ بہت ضروری ہے تاکہ بچے اپنی بات کہہ سکیں اور رپورٹ کر سکیں، لیکن یہ آسان نہیں کیونکہ معاشرے میں بچوں اور ان کے گھر والوں دونوں کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے اور ان کی عزت و غیرت کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

• سروے کیے گئے بچوں میں سے کسی نے بھی ہیلپ لائنز، سماجی کارکنان اور پولیس سمیت کسی رسمی ادارے یا باضابطہ رپورٹنگ نظام کو اطلاع نہیں دی۔

ان بچوں کے لیے خدمات تک رسائی جو ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور زیادتی کا شکار ہوئے ہیں۔

• بچوں کو امدادی خدمات تک رسائی میں بڑی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے بشمول خوف، بدنامی اور خاندانی دباؤ معاونتی خدمات تک رسائی کو محدود کرتا ہے۔

• خدمات بچوں پر مرکوز پروٹوکول میں دستیابی اور مہارت دونوں کے لحاظ سے محدود ہیں۔

• چیلنجز میں زیادہ زیر التوا مقدمات کا بوجھ، محدود تربیت اور کمزور باہمی رابطہ اور ہم آہنگی شامل ہیں۔

ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو مجرم بنانا

• پاکستان میں الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ تحفظ کے لیے ایک مضبوط قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے، جس میں آن لائن گرومنگ اور بچوں کو جنسی مواد کے لیے ناپسندیدہ نمائش کو مجرم قرار دینے کے لیے وقف شدہ دفعات شامل ہیں۔ تاہم، آن لائن خطرات کو تیار کرنے کے جواب میں مزید ترقی کے مواقع باقی ہیں۔

• الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا قانون بچوں سے جنسی زیادتی سے متعلق مواد سے جڑے متعدد مجرمانہ رویوں کو جرم قرار دیتا ہے، جس میں تقسیم کرنے کے ارادے کے بغیر رکھنا بھی شامل ہے۔ تاہم، محض رسائی کو جرم قرار نہیں دیا گیا، جس سے ایک قانونی خامی پیدا ہوتی ہے جو افراد کو ایسے مواد کو جان بوجھ کر تلاش کرنے اور دیکھنے کی اجازت دیتی ہے بغیر کسی سزا کے خوف کے۔

- مطالعہ میں بیان کردہ پیشہ ورانہ بیانیے اکثر 'اجنبی فرد سے خطرے کا تصور' کے مفروضوں پر انحصار کرتے ہیں، سروے اور کوالٹیٹو دونوں نتائج کے باوجود یہ بتاتے ہیں کہ بچوں کا زیادہ کثرت سے جانا پہچانا افراد، بشمول ہم عمر افراد، قابل اعتماد بالغ افراد اور اتھارٹی شخصیات کے ذریعے استحصال کرتے ہیں۔
- مجرموں کو طاقت کے عدم توازن، معاشی کمزوری، بدنما داغ اور بچوں کے الزام کے خوف یا زبردستی کی تعمیل اور خاموشی برقرار رکھنے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پایا گیا۔
- مجموعی طور پر، نتائج یہ بتاتے ہیں کہ جامع اور مؤثر روک تھام کے لیے نگرانی کے بھاری اور متاثرہ بچوں کو مورد الزام ٹھہرانے والے روئے سے حقوق پر مبنی حکمت عملیوں کی طرف منتقل ہونے کی ضرورت ہے جو باختیار بنانے، بھروسہ مند تعلقات، بدنامی میں کمی، انکشاف کے محفوظ راستے، اور مضبوط مجرم اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی جوابدہی پر مرکوز ہیں۔
- تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI) کی ٹیکنالوجیز کی بڑھتی ہوئی رسائی بچوں کے جنسی استحصال کی جعلی یا بھری پھیری کی تصویروں کی تخلیق اور پھیلانے کے لیے نئے خطرات پیدا کرتی ہے، جس کے لیے مضبوط قانونی، پلیٹ فارم اور پتہ لگانے والے ردعمل کی ضرورت ہوتی ہے۔
- موجودہ قانونی اور ریگولیٹری فریم ورک ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی شناخت، روک تھام اور حذف کرنے کے لیے محدود فعال ذمہ داریاں عائد کرتے ہیں اور حفاظت کو بنیادی ڈیزائن کا حصہ بنانا (Safety by Design) کی ضروریات کو شامل نہیں کرتے ہیں۔
- نتائج ایک اہم روک تھام کے فرق کو نمایاں کرتے ہیں۔ روک تھام کی کوششیں بچوں اور دیکھ بھال کرنے والوں پر بہت زیادہ مرکوز رہتی ہیں، جبکہ مجرموں کے احتساب، ساختی کمزوریوں، آن لائن پلیٹ فارم کی ذمہ داریوں اور ادارہ جاتی ناکامیوں کو ناکافی طور پر حل کرنا۔
- یہ رپورٹ اپنے کلیدی نتائج کی بنیاد پر ڈیٹا پر مبنی سفارشات کے ایک سیٹ کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔ ان میں حکومت، قانون نافذ کرنے والے، انصاف اور سماجی خدمات کے شعبوں، کمیونٹیز، اسکولوں اور خاندانوں، اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور سروس فراہم کنندگان کے ذریعے کلیدی اداکاروں کے ذریعے کی جانے والی کارروائی شامل ہے۔ ایگزیکٹو سمیری میں دوبارہ گئے کے لیے یہ بہت تفصیلی ہیں لیکن اس رپورٹ کے [صفحہ 64](#) پر مل سکتے ہیں۔
- پاکستانی قانون سازی کے لیے بچوں کے فرانزک انٹرویوز کو منظم طریقے سے خصوصی تربیت یافتہ پیشہ ور افراد کے ذریعے کرائے جانے کی ضرورت نہیں ہے، جس سے غیر حساس یا نامناسب سوال کرنے سے ثانوی نفسیاتی نقصان کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔
- جبکہ انسداد عصمت دری ایکٹ میں تحفظات شامل ہیں جیسے بار بار پوچھ گچھ پر پابندیاں، انٹرویوز کی لازمی ریکارڈنگ اور ملزم کی طرف سے بچے کی براہ راست جرح پر پابندی، عملی طور پر بچوں کو اب بھی ان استحصال اور زیادتیوں کو دوبارہ گنوانے کی ضرورت پڑسکتی ہے جن کا سامنا اکثر مخالف ماحول میں ہوتا ہے۔
- الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کے تحت جرائم کے لیے ان کیمرہ کارروائی کے لیے قانونی تقاضوں کے باوجود، بچوں کو اکثر ملزمان اور عوام کے ارکان کی موجودگی میں بھیڑ بھری کمرہ عدالت میں گواہی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کارروائی کے دوران جنسی استحصال کے مواد جیسے شواہد کو بار بار پیش کیا جا سکتا ہے، جس سے شرمندگی کے جذبات کو تقویت ملتی ہے اور کنٹرول میں کمی ہوتی ہے۔
- سماجی بدنامی، دھمکیاں اور کمیونٹی دباؤ اکثر خاندانوں کو کارروائی سے دستبردار ہونے یا غیر رسمی تصفیہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں، ٹیکنالوجی کے ذریعے متاثرہ بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات میں انصاف اور جوابدہی تک رسائی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔
- انٹرویوز نے تجویز کیا کہ ڈیجیٹل شواہد پولیس کی طرف سے جسمانی یا فرانزک ثبوت کے حق میں مسترد کیے جاتے ہیں، ایسے معاملات میں کارروائی شروع کرنے میں اہم رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں جہاں جسمانی رابطے میں کوئی استحصال یا بدسلوکی کا الزام یا ثابت نہیں ہوتا ہے۔
- ڈیجیٹل شواہد کی حفاظت کے لیے سخت قانونی ذمہ داریوں کے باوجود، انٹرویو لینے والوں نے ایسے واقعات کی اطلاع دی جس میں بصری مواد کو پولیس نیٹ ورکس کے اندر گردش کیا گیا، متعدد پیشہ ور افراد نے غیر ضروری طور پر دیکھا یا بصورت دیگر غلط طریقے سے استعمال کیا۔
- روک تھام**
- سروے کے نتائج بتاتے ہیں کہ عام طور پر فروغ دی جانے والی ڈیجیٹل حفاظتی مہارتیں ضروری طور پر بچوں کے ٹیکنالوجی کی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے کے امکانات کو کم نہیں کر سکتیں، روک تھام کی حکمت عملیوں کی ان حدود کو اجاگر کرتی ہیں جو بنیادی طور پر بچوں یا ان کی دیکھ بھال کرنے والوں کے درمیان انفرادی رویے کی تبدیلی پر انحصار کرتی ہیں۔
- بیداری بڑھانے کے اقدامات زیادہ تر اس بات پر مرکوز ہیں کہ بچوں، خاص طور پر لڑکیوں کو آن لائن کیا کرنے سے گریز کرنا چاہیے، پیشہ ورانہ کیس اکاؤنٹس کے شواہد کے باوجود کہ استحصال اور بدسلوکی میں اکثر گرومنگ، زبردستی، بہتہ خوری اور اعتماد کا غلط استعمال شامل ہوتا ہے جسے صرف آگاہی ہی روک نہیں سکتی۔

کے بارے میں قومی ردعمل میں طاقت اور کمزوریوں دونوں کو اجاگر کرنا تھا۔ قانونی اور پالیسی تجزیہ ایک تفصیلی جائزہ فہرست کا استعمال کرتے ہوئے تیار کیا گیا تھا جس میں 140 سے زیادہ آئٹمز شامل تھے، تجزیہ کیے گئے ممالک میں مستقل مزاجی کو یقینی بناتے ہوئے یہ ٹول، بین الاقوامی قانونی معیارات اور بہترین طریقوں پر مبنی، قانونی تعریفیں، مجرمانہ، دائرہ اختیار، بچوں پر مبنی انصاف، نجی شعبے کی ذمہ داریوں اور بچوں کے تحفظ کی پالیسیوں جیسے شعبوں کا جائزہ لیتا ہے۔

تجزیہ کرنے کے لیے، ECPAT International نے مقامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر قومی قوانین اور پالیسی دستاویزات جمع کیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ موجودہ قانونی فریم ورک کی عکاسی کرتے ہیں۔ قانونی خلا اور نفاذ کے چیلنجوں کی نشاندہی کرنے کے لیے جائزہ چیک لسٹ کا استعمال کرتے ہوئے ان کا تجزیہ کیا گیا، جس کی حمایت کیس کے قانون اور استغاثہ سے متعلق رپورٹس جہاں دستیاب ہو۔ درستگی اور حقیقی دنیا کی مطابقت کو یقینی بنانے کے لیے مسودہ کے تجزیے میں اندرونی اور بیرونی ماہرین کے جائزے شامل ہیں، بشمول مقامی ECPAT رکن تنظیم اور UNICEF کے کٹری آفس سے جائزہ۔

اس تحقیقی طریقہ پر مزید معلومات [مندرجہ ذیل](#) میں مل سکتی ہیں۔

12-17 سال کے بچوں اور ان کے والدین کا گھریلو سروے

سروے کا مقصد بچوں اور ان کے والدین/سرپرستوں سے ان کے آن لائن تجربات، مثبت اور منفی دونوں کے بارے میں براہ راست سننا تھا۔ سوالنامے کو ماڈیولز میں تقسیم کیا گیا تھا، جن میں سے زیادہ تر کا انتظام ایک شمار کنندہ کے ذریعے کیا گیا تھا۔ ذاتی سوالات کے لیے، بشمول جنسی تشدد کے ارد گرد، جواب دہندگان اپنے جوابات براہ راست ٹیلیٹ میں داخل کرتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان کے آرام اور رازداری کی حفاظت کی گئی ہے۔ سروے کے لیے ہدف کی آبادی 12-17 سال کی عمر کے انٹرنیٹ صارفین تھے جو ایک نجی (یا انفرادی) گھرانے میں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ان کے والدین/سرپرستوں میں سے ایک کا بھی انٹرویو کیا گیا، قطع نظر اس کے کہ وہ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ 'انٹرنیٹ صارفین' کی تعریف ان لوگوں کے طور پر کی گئی جنہوں نے سروے سے پہلے تین ماہ میں انٹرنیٹ استعمال کیا تھا، بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین کی طرف سے مقرر کردہ حد کے مطابق² 12-17 سالہ انٹرنیٹ صارفین کے قومی سطح پر نمائندہ بے ترتیب نمونہ حاصل کرنے کے لیے، سروے نے قومی کوریج کے ساتھ بے ترتیب امکانی نمونے کا استعمال کیا۔ پاکستان میں فیلڈ ورک کی کوریج 91 فیصد تھی۔ سیمپلنگ فریم میں سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر شامل نہیں ہیں، جو آبادی کا 6 فیصد ہیں۔ 'کوریج' کی تعریف اس کل آبادی کے تناسب کے طور پر کی گئی ہے جسے سروے کے نمونے میں شامل کیے جانے کا امکان تھا - یعنی فیلڈ ورک اس علاقے کا احاطہ کرے گا جہاں وہ رہتے ہیں اگر نمونہ لیا جائے۔ ڈیٹا اکٹھا کرنا فروری سے نومبر 2025 تک ہوا۔

Disrupting Harm طریقہ کار پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی بہتر تفہیم فراہم کرنے کے لیے مقداری اور کیفیاتی تحقیقی طریقوں کو یکجا کرتا ہے۔ مقداری اعداد و شمار پاکستان میں 12 سے 17 سال کی عمر کے بچوں میں اس مسئلے کے دائرہ کار کی تفہیم فراہم کرتے ہیں۔ قومی قانون سازی اور پالیسیوں کا تجزیہ، معیاری انٹرویوز کے ساتھ، رسمی نظاموں اور طریقہ کار کے بارے میں بصیرت فراہم کرتا ہے جس کا مقصد ٹیکنالوجی کی سہولت والے استحصال اور بدسلوکی کا شکار بچوں کی مدد کرنا ہے۔ یہ بچوں کو درپیش جنسی استحصال اور بدسلوکی کو سمجھنے کے لیے اہم سیاق و سباق بھی پیش کرتا ہے اور اس پر خاندان اور برادریاں کس طرح کا ردعمل ظاہر کرتی ہیں۔

موجودہ تحقیقی دور سے تمام 12 ممالک میں انہی تحقیقی طریقوں کو لاگو کیا گیا اور مقامی محققین کے ساتھ مل کر ملکی سیاق و سباق کے مطابق بنایا گیا۔ تحقیق کو سخت حفاظت اور اخلاقیات کے پروٹوکول کے بعد ڈیزائن اور لاگو کیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر، چھ الگ الگ لیکن تکمیلی تحقیقی سرگرمیاں درج ذیل سوالات کے جوابات کے مقصد سے تیار کی گئی تھیں۔

1. ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی کیا خصوصیت ہے؟
 2. متاثر ہونے اور زیادتی کے ارتکاب سے کن عوامل کا تعلق ہے؟
 3. بچے کس طرح ٹیکنالوجی کی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے خلاف اپنی حفاظت کرتے ہیں، روکتے ہیں اور اس کا جواب دیتے ہیں؟
 4. کنبہ، دوست اور سوشل نیٹ ورک ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو کیسے روکتے ہیں اور اس کا جواب کیسے دیتے ہیں؟
 5. تنظیمیں (مثلاً قانون نافذ کرنے والا، انصاف کا شعبہ، خدمات فراہم کرنے والے، حکومت، ماہرین تعلیم) کس طرح ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی حفاظت، روک تھام اور اس کا جواب دیتے ہیں؟
 6. موجودہ پالیسی اور قانون سازی ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے خلاف کیسے تحفظ، روک تھام اور اس کا جواب دیتی ہے؟
- چھ تحقیقی سرگرمیوں میں سے ہر ایک کے لیے استعمال کیے گئے طریقوں کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

قانونی اور پالیسی تجزیہ

قومی قانونی اور پالیسی فریم ورک کے تجزیے کا مقصد قانونی خلا کی نشاندہی کرنا، بین الاقوامی ذمہ داریوں کی تعمیل کا اندازہ لگانا، اور تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی

2 International Telecommunications Union, *Manual for Measuring ICT Access and Use by Households and Individuals*, 2020 edition, ITU, Geneva, 2020. https://www.itu.int/en/ITU-D/Statistics/Documents/publications/manual/ITUManualHouseholds2020_E.pdf.

پاکستان کے تمام صوبوں اور انتظامی علاقوں پر محیط ہے۔ صف اول کے کارکنان کو اس مطالعے میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا تھا اگر ان کے کیس/مریض کے پچھلے 12 سے 36 مہینوں کے بوجھ میں کم از کم ایک بچہ یا نوجوان شامل ہو جو بچپن میں تکنیکی سہولت سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا شکار ہوا ہو اور اگر وہ محققین سے غیر شناخت شدہ کیس کے بارے میں بات کرنے کے قابل ہوں۔ حتمی انتخاب، تاہم، شرکاء کی دستیابی، مطالعہ میں حصہ لینے کی ان کی رضامندی اور ان کے جوابات ریکارڈ کرنے کے لیے ان کی رضامندی پر مبنی تھا۔

اپریل اور ستمبر 2025 کے درمیان اردو، انگریزی اور پنجابی کیفیاتی تحقیق کے تربیت یافتہ محققین کے ذریعے انٹرویوز کیے گئے۔ صف اول کے کارکنان کے انٹرویوز کیے گئے، 5 خواتین اور 10 مرد تھے۔ کے ساتھ انٹرویوز چار مقامات (پنجاب، سندھ، بلوچستان اور اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری) میں کیے گئے۔ شرکاء نے بلوچستان، پنجاب، خیبرپختونخوا، اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری، سندھ، گلگت بلتستان اور کشمیر کے نوجوانوں کو خدمات فراہم کیں۔

پوری رپورٹ کے دوران، صف اول کے کارکنان کے ساتھ اس تحقیقی سرگرمی کے ڈیٹا کے انتساب کو اقتباسات کے آخر میں (FW) کے ساتھ اشارہ کیا جائے گا۔

اس تحقیقی طریقہ کے بارے میں مزید معلومات، بشمول حفاظتی پروٹوکول اور حدود، [مندرجہ ذیل میں](#) مل سکتی ہیں۔

انصاف کے پیشہ ور افراد کے ساتھ انٹرویوز

اس تحقیقی سرگرمی کا مقصد یہ سمجھنا تھا کہ پاکستان کے انصاف کا طریقہ کار ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کے لیے کس طرح کا ردعمل ظاہر کرتا ہے تاکہ اس بات کی نشاندہی کی جا سکے کہ نظام کس طرح تشدد کی ان شکلوں کو بہتر طریقے سے روک سکتا ہے اور اس کا جواب دے سکتا ہے۔ تحقیق کا مقصد تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات کو سنبھالنے والے انصاف کے پیشہ ور افراد کے تجربات کے ساتھ ساتھ اچھے طریقوں اور چیلنجوں کے بارے میں ان کے تصورات کو بھی تلاش کرنا تھا۔

اس مطالعے میں دلچسپی رکھنے والے افراد پاکستان میں انصاف کے پیشہ ور افراد تھے، جیسے وکلاء، جج اور تفتیش کار۔ کچھ تفتیش کاروں کو انصاف کے پیشہ ور افراد کے طور پر شامل کرنے کا فیصلہ ان کے کرداروں اور ذمہ داریوں کی نوعیت پر بغور غور کرنے کے بعد کیا گیا۔ ورکرز کے برعکس، یہ پیشہ ور افراد بنیادی طور پر بچوں، خاندانوں یا کمیونٹیز کے ساتھ براہ راست، فیلڈ لیول کی بات چیت میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ اس کے بجائے، ان کا کردار ایسے معاملات سے نمٹنے پر مرکوز ہے جو پہلے ہی باضابطہ طور پر رپورٹ کیے جا چکے ہیں اور تفتیش کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں شواہد اکٹھا کرنا، باضابطہ تحقیقات کرنا، کیس کی دستاویزات تیار کرنا، اور متعلقہ عدالتوں میں نتائج اور جائزے جمع کروانا شامل ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ان کے فرائض بنیادی طور پر قانونی، طریقہ کار اور تفتیشی نوعیت کے ہیں، اور فوجداری نظام انصاف اور تکنیکی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے مقدمات کو کنٹرول کرنے والے قانونی فریم ورک کے ساتھ قریب سے منسلک

نمونے لینے میں تین مراحل کے لیے ترتیب امکانات کلسٹرڈ نمونے کے ڈیزائن کی پیروی کی گئی۔ ردعمل کی شرح 52 فیصد تھی، اور حاصل کردہ نمونے میں 1,012 بچے اور 1,012 ان کے والدین/سرپرست شامل تھے۔

نمونے کی عمر اور جنس کی خرابی ذیل میں پیش کی گئی ہے:

بچے کے نمونے کی عمر اور جنس کی تقسیم:

53%	12-14 سال
47%	15-17 سال
45%	لڑکیاں
55%	لڑکے

والدین کے نمونے کی عمر اور جنس کی تقسیم:

46%	40 سال سے کم عمر
54%	40 سال سے زائد عمر
71%	عورتیں
29%	مرد
0%	دیگر

اس تحقیقی طریقہ کے بارے میں مزید معلومات، بشمول حفاظتی پروٹوکول اور حدود، [مندرجہ ذیل میں](#) مل سکتی ہیں۔

صف اول کے کارکنان (فرنٹ لائن ورکرز) کے ساتھ انٹرویوز

اس تحقیقی سرگرمی کا مقصد یہ سمجھنا تھا کہ پاکستان میں صف اول کے کارکنان کس طرح ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کی مدد کرتے ہیں، اور اس بات کی نشاندہی کرنا کہ نظام کس طرح بہتر طریقے سے تشدد کی ان شکلوں کو روک سکتا ہے اور اس کا جواب دے سکتا ہے۔ اس کا مقصد تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات کو سنبھالنے والے صف اول کے کارکنان کے تجربات کے ساتھ ساتھ اچھے طریقوں اور چیلنجوں کے بارے میں ان کے تصورات کو بھی تلاش کرنا تھا۔

مطالعہ میں دلچسپی رکھنے والی آبادی پاکستان میں صف اول کے کارکنان تھی - جیسے کہ سماجی کارکن، چائلڈ پروٹیکشن آفیسرز، نفسیاتی معالج، صف اول پولیس آفیسرز اور ہیلپ لائن کارکنان - جو ایسے افراد کو براہ راست مدد یا ضروری خدمات فراہم کرتے ہیں جنہیں ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔

ممکنہ شرکاء کی شناخت مقامی غیر سرکاری تنظیم (این جی او) پارٹنر پروٹیکشن اینڈ ہیلپ آف چلڈرن اگینسٹ ایبوز اینڈ نیگلیکٹ (PAHCHAAN) کے پیشہ ورانہ نیٹ ورکس کے ذریعے کی گئی، جو

قومی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ انٹرویو

بچوں کے خلاف INTERPOL کا کرائمز یونٹ ہر رکن ملک کے نیشنل سینٹرل بیورو کے ساتھ مل کر فیلڈ پر مبنی جائزے کرتا ہے۔ انٹریول کی ٹیم اسلام آباد میں قانون نافذ کرنے والے قومی اداروں کے ساتھ ساتھ بچوں کے تحفظ کے یونٹس اور قابل اعتماد سول سوسائٹی پارٹنرز اور این جی اوز کے ساتھ براہ راست مشغول ہے۔ اس کا مقصد ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی تحقیقات اور جواب دینے کے آپریشنل حقائق کو سمجھنا تھا۔ یہ مصروفیات عملی چیلنجوں کی نشاندہی پر توجہ مرکوز کرتی ہیں: وسائل میں خلاء، تحقیقاتی صلاحیت کی حدود اور بین الاقوامی تعاون میں رکاوٹیں۔ نتائج INTERPOL فراہم کردہ ہدف بنائے گئے تعاون کو مطلع کرتے ہیں، جس میں خصوصی تربیت، تجزیاتی آلات اور مربوط آپریشنل مدد تک رسائی شامل ہو سکتی ہے۔ جب کہ اس رپورٹ میں انٹریول کے مجموعی غیر حساس نتائج شامل ہیں، اس کے مشاہدات اور نتائج کا مکمل دائرہ کار (بشمول تفصیلی آپریشنل سفارشات اور تیار کردہ صلاحیت سازی کے اقدامات) کو خصوصی طور پر قومی حکام کے ساتھ شیئر کیا گیا ہے، جو جاری تحقیقات کی سالمیت کو یقینی بناتا ہے۔

اس تحقیقی طریقہ پر مزید معلومات [مندرجہ ذیل میں](#) مل سکتی ہیں۔

اعداد و شمار (ڈیٹا) کی حدود اور فہم

اس رپورٹ کے نتائج کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے پاکستان میں تحقیقی سرگرمیوں کی حدود اور ان کے نفاذ پر غور کرنا ضروری ہے۔

گھریلو سروے نجی گھرانوں میں 12-17 سال کی عمر کے انٹرنیٹ صارفین کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس سروے کو پاکستان میں تمام بچوں کے برعکس صرف بچوں کے اس گروپ کے قومی نمائندے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ یہ سروے کراس سیکشنل مقطعی ہے، طویل مدتی نہیں، مطلب یہ ہے کہ ڈیٹا سروے کیے گئے 1,012 بچوں اور والدین کی زندگیوں میں ایک لمحے کو پکڑتا ہے۔ اگرچہ ڈسٹرپٹنگ ہارم ڈیٹا بچوں کی زندگیوں میں جنسی استحصال اور دیگر عوامل کے درمیان تعلقات کو نمایاں کرتا ہے، لیکن صرف ان سروے کے اعداد و شمار کی بنیاد پر وجہ اور اثر کا تعین کرنا ممکن نہیں ہے۔

سروے کا مقصد ان تمام ممکنہ طریقوں کی پیمائش کرنا نہیں ہے جن کا استعمال ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز بچوں کے استحصال یا زیادتی کے لیے کیا جاتا ہے۔ جنسی استحصال اور بدسلوکی کی کچھ شکلیں، جیسے گرومنگ، کی پیمائش کرنا خاص طور پر مشکل ہے کیونکہ ان میں بچوں اور مجرموں کے درمیان پیچیدہ اور مسلسل تعامل شامل ہو سکتے ہیں۔ بچوں کے جنسی استحصال کی لائیو سٹریمنگ کی پیمائش کرنا بھی مشکل ہو سکتا ہے کیونکہ بچوں کو شاید یہ معلوم نہ ہو کہ ان کے ساتھ ہونے والی زیادتی کو فلما یا گیا تھا، براہ راست نشر ہونے کی بات ہی چھوڑ دیں۔

ہیں، انہیں مناسب طور پر انصاف کے پیشہ ور افراد کے طور پر درجہ بندی کیا گیا اور نمونے میں شامل کیا گیا۔

پاکستان کے تمام صوبوں اور انتظامی علاقوں میں پھیلے ہوئے PAHCHAN کے پیشہ ورانہ نیٹ ورک کے ذریعے ممکنہ شرکاء کی شناخت کی گئی۔ انصاف کے پیشہ ور افراد کو مطالعہ میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا تھا اگر ان کا گزشتہ پانچ سالوں میں ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے کیس پر کام کرنے میں براہ راست کردار تھا اور اگر وہ محققین سے غیر شناخت شدہ کیس کے بارے میں بات کرنے کے قابل تھے۔ نظام انصاف میں کیس کی دیانت کو یقینی بنانے کے لیے جاری مقدمات کو خارج کر دیا گیا۔ حتمی انتخاب، تاہم، شرکاء کی دستیابی، مطالعہ میں حصہ لینے کی ان کی رضامندی اور ان کے جوابات ریکارڈ کرنے کے لیے ان کی رضامندی پر مبنی تھا۔

اپریل اور ستمبر 2025 کے درمیان اردو، انگریزی اور پنجابی میں تربیت یافتہ محققین کے انٹرویوز کیے گئے۔ شرکاء میں حکومت، قانون نافذ کرنے والے اداروں، غیر سرکاری تنظیموں اور آزاد قانونی طریقوں کے 16 انصاف پیشہ افراد شامل تھے۔ ان کی ذمہ داریوں میں تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات میں تفتیش، استغاثہ اور قانونی دفاع اور قانونی وکالت شامل تھی۔ انصاف کے پیشہ ور افراد میں سے 6 خواتین اور 10 مرد تھے۔ شرکاء صوبہ پنجاب، اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری اور بلوچستان میں مقیم تھے۔

پوری رپورٹ کے دوران، انصاف کے پیشہ ور افراد کے ساتھ اس تحقیقی سرگرمی کے اعداد و شمار کے انتساب کو اقتباسات کے آخر میں (IP) کے ساتھ اشارہ کیا جائے گا۔

اس تحقیقی طریقہ کے بارے میں مزید معلومات، بشمول حفاظتی پروٹوکول اور حدود [مندرجہ ذیل میں](#) مل سکتی ہیں۔

نوجوانوں کے ساتھ انٹرویوز

نقصان پہنچانے کے طریقوں میں ایک تحقیقی سرگرمی شامل ہے جس کا مقصد بچوں اور نوجوانوں (16-24 سال) کی آوازوں کو شامل کرنا ہے جو بچپن میں تکنیکی سہولت سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بنے ہیں۔³ مطالعہ کے ایک حصے کے طور پر پاکستان میں صدمے سے متعلق کوالیٹیو ریسرچ کا طریقہ استعمال کیا گیا۔ تاہم، اندرون ملک شراکت داروں اور ڈسٹرپٹنگ ہارم ریسرچ ٹیم کے مشورے کی بنیاد پر، مطالعہ میں شرکاء کی صحت اور حفاظت کو یقینی بنانے میں محدودیت کی وجہ سے سرگرمی آگے نہیں بڑھ سکی۔

اس تحقیقی طریقہ کے بارے میں مزید معلومات، بشمول حفاظتی پروٹوکول اور حدود [مندرجہ ذیل میں](#) مل سکتی ہیں۔

3 This study uses the terms children and young people to refer to participants in this research activity. Children are defined as anyone under the age of 18 years. While there is no universally agreed age group to describe young people, the study follows the United Nations' practice of referring to young people as those aged 15–24 years.

ضابطہ اخلاق کی منظوری

UNICEF Innocenti نے ایک عالمی ادارہ جاتی جائزہ بورڈ بیلٹھ میڈیا لیب سے ڈسٹرپٹنگ ہارم پروجیکٹ کے لیے اخلاقی منظوری حاصل کی۔ اس کے علاوہ، بچوں کے حقوق پر قومی کمیشن (NCRC) اور NCRC کی نیشنل ایڈوائزری کمیٹی فار دی ڈسٹرپٹنگ ہارم (DH) مطالعہ، جس میں سرکاری اداروں، این جی اوز اور دیگر اہم قومی متعلقہ فریقین کے نمائندے شامل تھے آن لائن چائلڈ پروٹیکشن سے متعلق، جائزہ لیا گیا اور تحقیقی پروٹوکولز اور ٹولز پر آرا اور تجاویز فراہم کیے۔ سروے ٹولز اور پروٹوکول کا پاکستان بیورو آف سٹیٹسٹکس (پی بی ایس) نے بھی جائزہ لیا اور ان کی منظوری دی۔ پرائمری سیمپلنگ یونٹس (PSUs) کے نمونے لینے اور انتخاب بھی PBS کے ذریعے کیا گیا۔

قومی مشاورت

اپریل 2026 میں بچوں کے حقوق کے قومی کمیشن کے زیر اہتمام ایک قومی مشاورت میں، پاکستان میں حکومت، قانون نافذ کرنے والے حکام اور سول سوسائٹی سمیت تمام شعبوں کے نمائندوں سے کہا گیا کہ وہ پاکستان کے تناظر میں ان کی مطابقت کو بڑھانے کے لیے نقصان پہنچانے والے نقصانات کے نتائج اور سفارشات پر ان پٹ فراہم کریں۔

جنسی تشدد سے متعلق دیگر مطالعات کی طرح، کئی عوامل کی وجہ سے اعلیٰ سطح کی کم رپورٹنگ کی توقع کی جاتی ہے، بشمول کسی انتہائی ذاتی اور تکلیف دہ تجربے کے بارے میں بات کرنے میں ممکنہ تکلیف، رازداری اور نام ظاہر نہ کرنے کے خدشات، اور جنسی تشدد پر بحث کرنے کے ارد گرد سماجی اصول اور ممنوعات۔ اس کے علاوہ، بچوں کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ کس طرح اور کس کو تکنیکی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی اطلاع دے سکتے ہیں، جس سے انکشاف کی مزید حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیش کردہ اعداد و شمار ممکنہ طور پر کم ہیں۔ کم نمونے کا حجم اعداد و شمار کے تجزیہ کی قسم کو بھی محدود کرتے ہیں جو ڈیٹا پر کئے جا سکتے ہیں۔

صف اول کے کارکنان اور انصاف کے پیشہ ور افراد کے انٹرویوز کا مقصد اس تحقیقی طریقہ کار کی نوعیت کی وجہ سے پاکستان میں تشدد کی اقسام یا مقدار کا اندازہ فراہم کرنا نہیں ہے۔ پاکستان میں متنوع انصاف، مقدمات کے انتظام کا نظام اور سماجی خدمات ہیں جو صوبوں میں اور اندر مختلف ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح، سماجی اقتصادی سیاق و سباق مختلف ہوتے ہیں اور یہ کم و بیش تین صوبوں بلوچستان، پنجاب اور سندھ سے انٹرویو کیے گئے پیشہ ور افراد کے خیالات اور تجربات سے ظاہر ہوتے ہیں۔ تاہم، یہ اعداد و شمار اس قسم کی بدسلوکی اور ان کے ہونے کے طریقہ کو سمجھنے کے لیے سیاق و سباق اور معنی فراہم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ یہ نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ جو مقدمات باضابطہ مدد یا انصاف کے نظام تک پہنچتے ہیں وہ بدسلوکی کے معاملات کے صرف ایک چھوٹے سے تناسب کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ ایسے معاملات کی عکاسی کر سکتے ہیں جو بدسلوکی کے طور پر زیادہ وسیع پیمانے پر سمجھے جاتے ہیں۔

Disrupting Harm 'ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور بدسلوکی' کی اصطلاح استعمال کرتا ہے کسی بچے کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی کسی بھی شکل کا حوالہ دینے کے لیے جس میں ٹیکنالوجی کا استعمال شامل ہو۔ یہ وسیع تعریف متنوع اور ابھرتے ہوئے طریقوں کو پہچاننے کی اجازت دیتی ہے کہ ڈیجیٹل ٹولز، پلیٹ فارمز اور مواد کو بچوں کے جنسی استحصال اور زیادتی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس تناظر میں ٹیکنالوجی میں انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، میسجنگ ایپس، آن لائن گیمنگ پلیٹ فارمز اور تصاویر، ویڈیوز یا دیگر مواد بنانے یا تقسیم کرنے کے لیے استعمال ہونے والے آلات شامل ہیں، لیکن ان تک محدود نہیں۔ تعریف اس بات پر منحصر نہیں ہے کہ مجرم کون ہے، وہ کس طرح بدسلوکی کا ارتکاب کرتا ہے، یا بچے کی اس آگاہی پر کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ بدسلوکی ہے۔ یہ جنسی استحصال اور بدسلوکی سے پہلے، دوران یا بعد میں بچے کے اعمال پر بھی منحصر نہیں ہے۔

تکنیکی سہولت سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے ہر بچے کی ایک منفرد کہانی ہے۔ کچھ لوگوں کے لیے یہ ایک ہی واقعہ ہو سکتا ہے۔ دوسروں کے لیے، یہ ان کی زندگیوں میں تشدد کے وسیع نمونے کا حصہ ہے۔ اس رپورٹ میں دستاویزی واقعات موجودہ بدسلوکی سے متعلق تعلقات، انسانی اسمگلنگ، اسکول، گھر یا کمیونٹی میں تشدد، یا تشدد کی دوسری شکلوں سے منسلک ہو سکتے ہیں جو اس تحقیق کے ذریعے پکڑے جانے سے باہر ہیں۔

مجرم ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے بچوں کو دھوکے میں ڈال سکتے ہیں، ان پر دباؤ ڈال سکتے ہیں یا انہیں دھمکا سکتے ہیں جنہیں وہ پہلے سے جانتے ہیں، یا نئے متاثرہ بچے کی تلاش کے لیے۔ ٹیکنالوجی مختلف طریقوں سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی سہولت فراہم کرتی ہے: بعض صورتوں میں، یہ ڈیجیٹل دائرہ کار تک محدود رہتی ہے۔ دوسروں میں، یہ استحصال اور بدسلوکی کو بڑھاتا ہے جو پہلے سے ذاتی طور پر ہو رہے ہیں۔ اور دوسری صورتوں میں، استحصال اور بدسلوکی آن لائن شروع ہوتی ہے اور بعد میں جسمانی رابطے میں بڑھ جاتی ہے۔

تکنیکی سہولت والے بچوں کا جنسی استحصال اور بدسلوکی مختلف عوامل اور حرکیات سے تشکیل پاتی ہے جن پر گرفت کرنا مشکل ہے۔ ان میں طاقت کا عدم توازن، سماجی شناخت، اور سماجی، صنفی، ثقافتی اور مذہبی اصول اور اقدار شامل ہیں لیکن ان تک محدود نہیں ہیں۔ یہ حرکیات ہمیشہ ڈیٹا میں براہ راست نظر نہیں آتی ہیں لیکن یہ سمجھنے کے لیے اہم ہیں کہ جنسی استحصال اور بدسلوکی کیسے ہوتی ہے اور بچے کیسے متاثر ہوتے ہیں۔

اس رپورٹ کو پڑھتے وقت ان باریکیوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ جس سیاق و سباق میں تشدد ہوتا ہے اس پر غور کیے بغیر، مسئلے کو زیادہ آسان بنانے کا خطرہ ہے۔ انفرادی کیسز یا اعداد و شمار کو ہی دیکھنے سے ان سماجی قوتوں کو نظر انداز کرنے کا خطرہ ہو سکتا ہے جو جنسی استحصال اور بدسلوکی کو قابل بناتی ہیں یا اسے نامعلوم اور غیر رپورٹ شدہ جاری رکھنے کی اجازت دیتی ہیں۔ سروے اور انٹرویوز میں بچے جو کچھ شیئر کرتے ہیں وہ اس بات کی نمائندگی کرتا ہے کہ وہ اس وقت انکشاف کرنے میں کس قدر آرام محسوس کرتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ مسئلہ کی مکمل حد اس رپورٹ میں درج کی گئی حد سے زیادہ ہونے کا امکان ہے۔

بہر حال، اس رپورٹ میں پیش کیے گئے نتائج پاکستان میں ٹیک کی سہولت سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو ختم کرنے کی جانب ایک طویل سفر طے کرتے ہیں۔ یہ بچوں اور نوجوانوں اور ان کی مدد کے لیے کام کرنے والے پیشہ ور افراد کے تجربات پر مبنی اس مسئلے میں انتہائی ضروری اہمیت اور تفہیم کا اضافہ کرتا ہے۔

پاکستان میں انٹرنیٹ کا استعمال

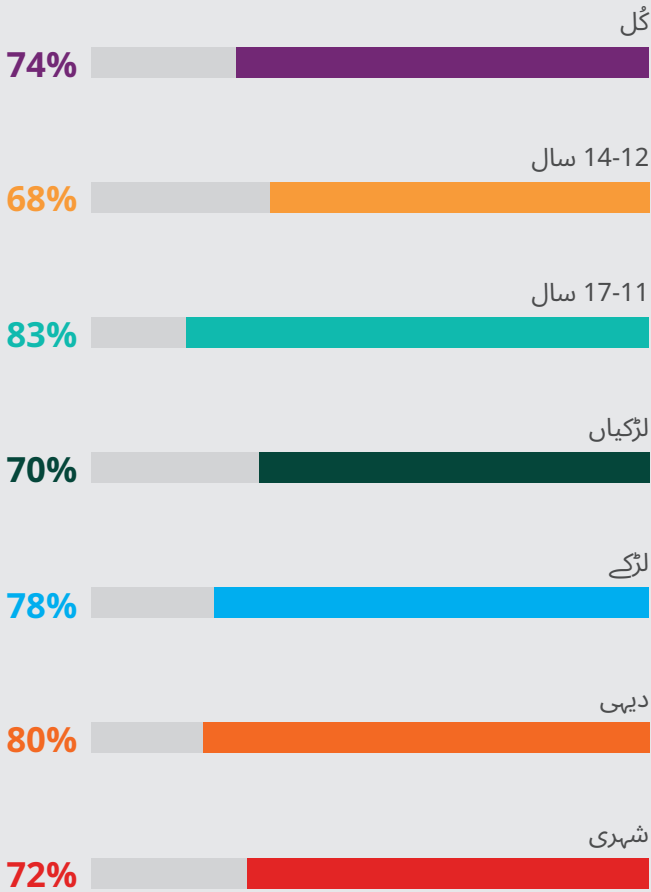
کا استعمال کرتے ہوئے موجودہ سماجی اور صنفی عدم مساوات، بدسلوکی، مناسب سپورٹ نیٹ ورکس کی کمی، اور تحفظ کے نظام میں موجود خلاء کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آن لائن اور/یا ذاتی طور پر بچوں کے خلاف بدسلوکی کا ارتکاب کرتے ہیں۔

اس لیے روک تھام کی کسی بھی کوشش کو اس سے آگے دیکھنا چاہیے کہ بچے آن لائن کیا کر رہے ہیں (یا ہونا چاہیے)۔ ایسا نہ کرنے کے نتیجے میں اکثر شکار پر الزام لگایا جاتا ہے یا بچوں کو استحصال اور بدسلوکی میں ملوث سمجھا جاتا ہے، جیسا کہ اس رپورٹ میں ثبوت دیا گیا ہے۔ اس کے بجائے، روک تھام کے لیے ایک کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہوتی ہے جو جرائم کے ارتکاب میں رکاوٹیں پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جبکہ ان اصولوں، اقدار اور عدم مساوات کو دور کرتا ہے جو مجرموں کو بچوں کے جنسی استحصال اور ان کے ساتھ زیادتی کرنے کے قابل بناتی ہے۔

بچوں کی انٹرنیٹ تک رسائی اور استعمال سے متعلق قومی سطح کا ڈیٹا اکثر نایاب ہوتا ہے۔ ڈسٹرپٹنگ ہارم پروجیکٹ نے اس فرق کو پورا کرنے کے لیے گھریلو سروے کے ذریعے بچوں کے انٹرنیٹ کے استعمال پر کلیدی اشارے جمع کیے ہیں۔

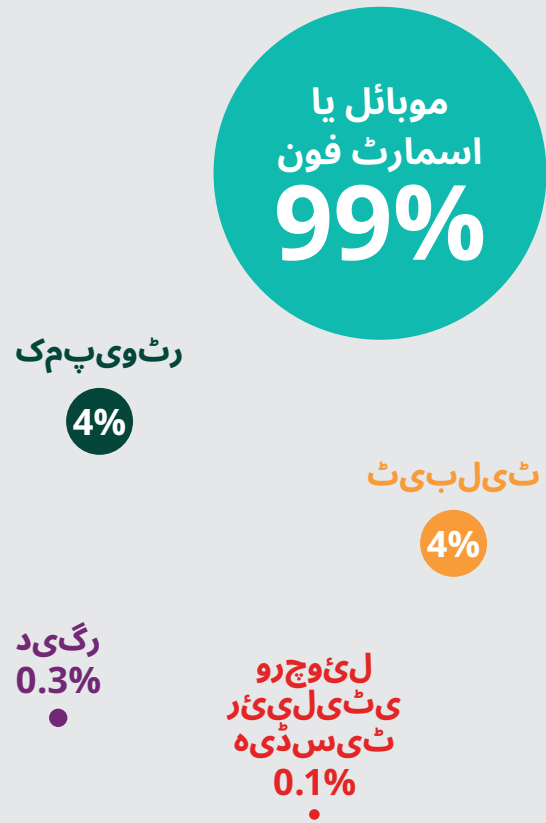
یہ سمجھنا کہ بچے انٹرنیٹ تک کیسے رسائی حاصل کرتے ہیں، چاہے وہ باقاعدگی سے آن لائن جاتے ہیں یا نہیں، وہ آن لائن کیا کرتے ہیں اور والدین اپنے انٹرنیٹ کے استعمال میں کس طرح مشغول رہتے ہیں، یہ بصیرت فراہم کر سکتا ہے کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم کیسے بنایا جائے جو بچوں کے لیے زیادہ محفوظ اور سازگار ہو۔ تاہم، بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی روک تھام (ٹیکنالوجی کی سہولت) بنیادی طور پر اس بارے میں نہیں ہے کہ بچے آن لائن کیا کر رہے ہیں۔ نقصان کے اعداد و شمار میں خلل ڈالنا مسلسل یہ ظاہر کرتا ہے کہ مجرم موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جبر اور بھرا پھیری

پاکستان میں 12-17 سال کے بچوں میں انٹرنیٹ کے استعمال کی شرح



بنیاد: 2,143 گھرانے

12-17 سال کی عمر کے لوگوں میں انٹرنیٹ تک رسائی کے لیے سب سے زیادہ مقبول آلات



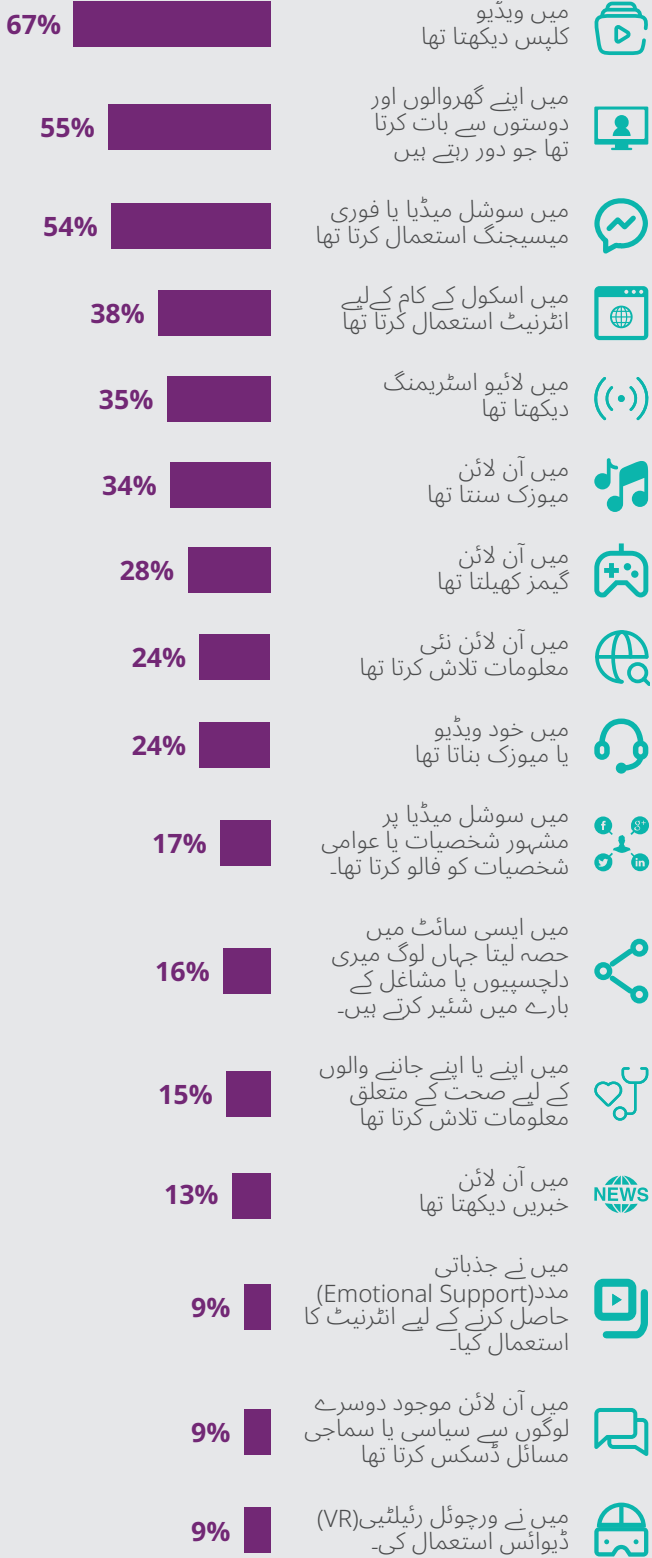
بنیاد: انٹرنیٹ استعمال کرنے والے 1,012 بچے

انٹرنیٹ استعمال کرنے والے 12-17 سال کے بچوں کے درمیان انٹرنیٹ تک رسائی میں رکاوٹیں۔



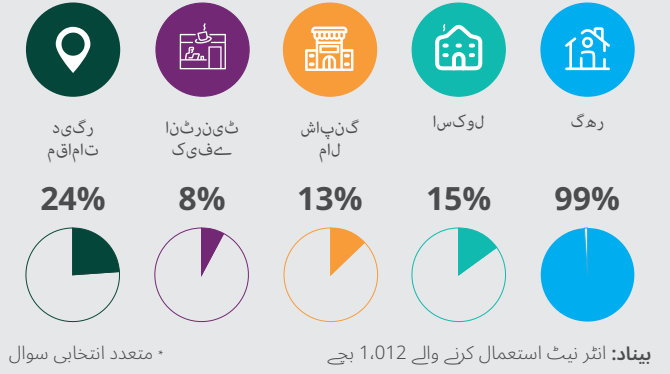
بیناد: انٹرنیٹ استعمال کرنے والے 1,012 بچے

سرگرمیاں جو بچے ہفتے میں کم از کم ایک بار آن لائن میں مشغول ہوتے ہیں۔

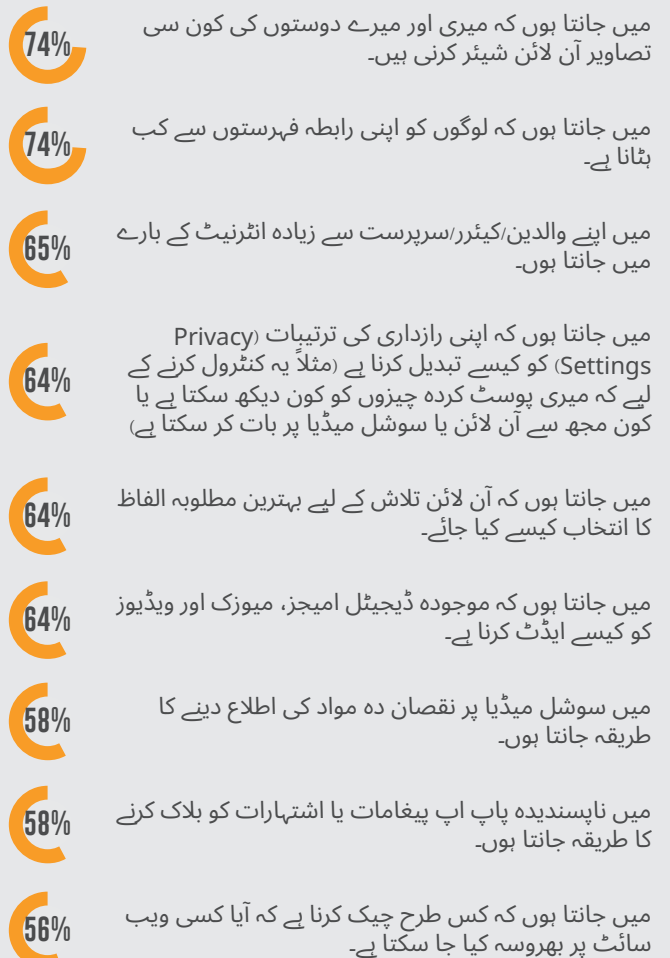


بیناد: انٹر نیٹ استعمال کرنے والے 1,012 بچے

انٹرنیٹ استعمال کرنے والے 12-17 سال کی عمر کے بچوں میں آن لائن جانے کے لیے سب سے زیادہ مقبول مقامات

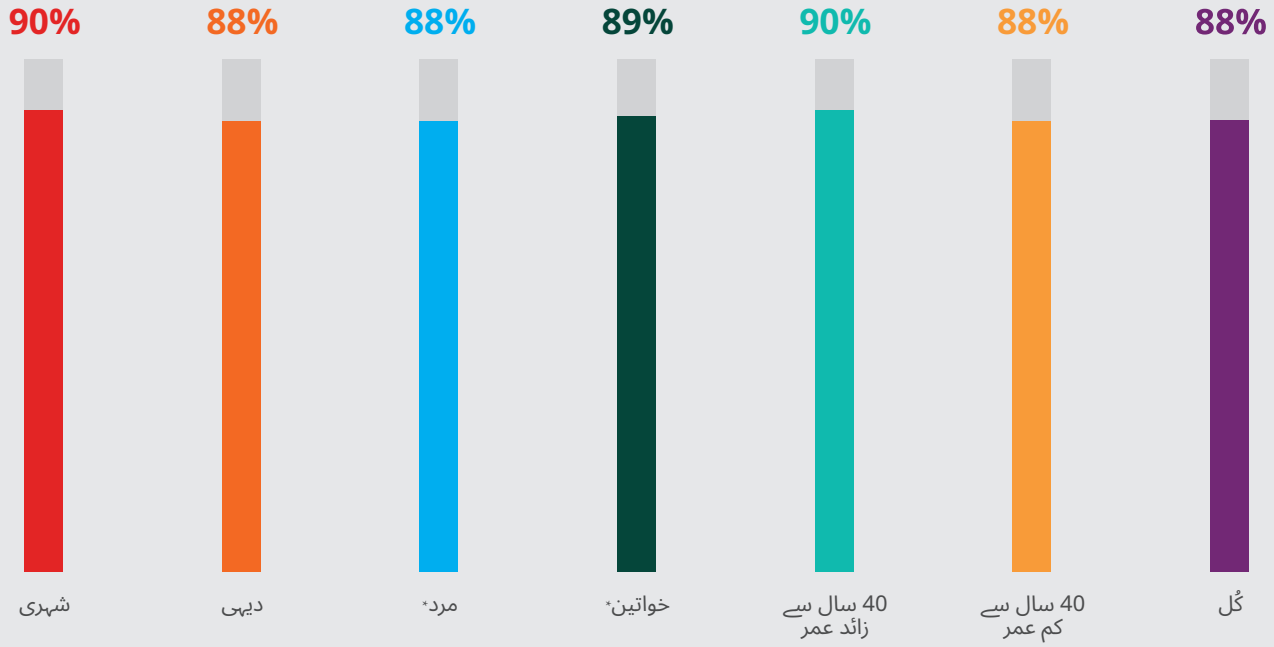


پاکستان میں 12-17 سال کی عمر کے انٹرنیٹ صارفین میں ڈیجیٹل مہارت



بیناد: انٹر نیٹ استعمال کرنے والے 1,012 بچے

12-17 سال کی عمر کے انٹرنیٹ صارفین کے والدین میں انٹرنیٹ کے استعمال کی شرح



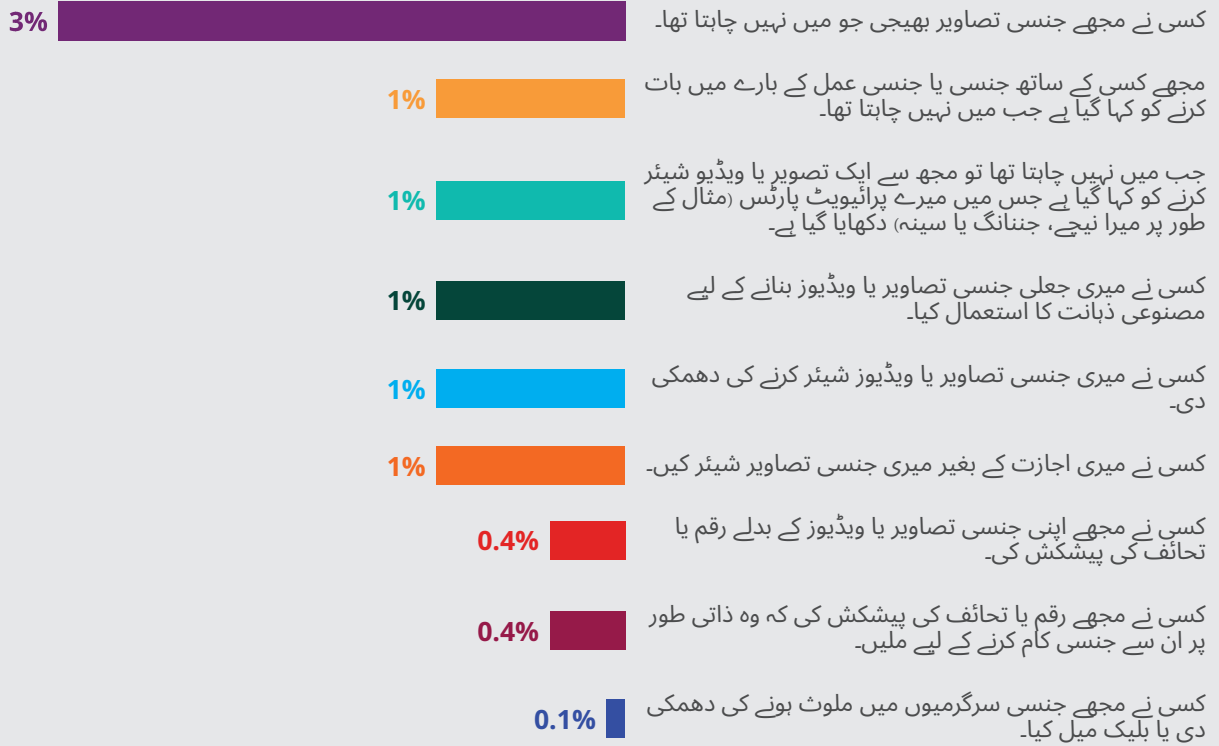
بنیاد: 1,012 نگہبان (والدین یا سرپرست) ان بچوں کے جو 12 سے 17 سال کی عمر کے ہیں اور انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔
 *والدین کے نمونے میں خواتین کے زیادہ تناسب (71 فیصد) کی وجہ سے نتائج احتیاط سے تشریح کیے جانے چاہئیں اور احتیاط کے ساتھ تشریح کی جانی چاہئے۔

1. پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور جنسی زیادتی

1. پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور جنسی زیادتی

گھریلو سروے کی بنیاد پر، پاکستان میں سروے کیے گئے انٹرنیٹ استعمال کرنے والے 6 فیصد بچوں کو ایک سال کے عرصے میں ٹیکنالوجی کی مدد سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے ان واقعات میں سے ایک کا نشانہ بنایا گیا۔ پاکستان میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے 12-17 سال کی عمر کے بچوں کی مجموعی آبادی کے حساب سے، یہ اندازاً 1.5 ملین بچوں کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک سال کے عرصے میں ان میں سے کسی بھی نقصان کا شکار ہوئے ہیں۔

سروے میں شامل بچوں کا فیصد جنہوں نے کہا کہ ان کے ساتھ پچھلے سال آن لائن درج ذیل چیزیں ہوئیں



بنیاد: پاکستان میں 12 تا 17 سال عمر کے 1,012 انٹرنیٹ استعمال کرنے والے بچے

بہت سے بچے اپنے ساتھ ہونے والے استحصال اور بدسلوکی کو ظاہر کرنے یا رپورٹ کرنے کے لیے کافی محفوظ یا معاون محسوس نہیں کر سکتے۔

ڈسپرٹنگ ہارم گھریلو سروے نے بچوں کے ٹیک کی سہولت سے پیدا ہونے والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی نو مختلف شکلوں کے سامنے آنے کی پیمائش کی (اوپر کا جدول دیکھیں)۔ سروے کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 12-17 سال کی عمر کے تقریباً 6 فیصد بچوں کو سروے کیے جانے سے پہلے سال میں کم از کم ایک پیمائش شدہ ٹیکنالوجی کی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ (N=60) کچھ بچوں کو ایک سے زیادہ قسم کی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس لیے، مجموعی طور پر، سروے نے 60 بچوں کے درمیان بدسلوکی کے تقریباً 77 واقعات کو پکڑا، جو اس رپورٹ میں پیش کیے گئے بہت سے اعداد و شمار کی بنیاد بناتے ہیں۔

یہ سیکشن 12-17 سال کی عمر کے 1,012 بچوں اور 1,012 والدین/سرپرستوں کے ساتھ ساتھ صف اول کے کارکنان، اور انصاف کے پیشہ ور افراد کے انٹرویوز کے ساتھ گھریلو سروے کے نتائج پیش کرتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی نوعیت اور دائرہ کار کو دریافت کرتا ہے، اس کی مختلف شکلوں کی تفصیل بتاتا ہے، متاثرہ افراد کا تناسب اور یہ جن حالات میں ہوتا ہے۔

ان نتائج کی تشریح کرتے وقت، یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ پاکستان میں ٹیکنالوجی کی سہولت سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی اصل حد کو اس رپورٹ میں کم سمجھا جا سکتا ہے۔ سیاق و سباق کے عوامل جیسے استحصال اور بدسلوکی سے متعلق سماجی اصول، بچپن، جنس اور جنسیت وسیع پیمانے پر کم رپورٹنگ میں حصہ ڈالتے ہیں۔ صف اول کے کارکنان اور انصاف کے پیشہ ور افراد نے اکثر جنسی استحصال کے بارے میں شکار پر الزام لگانے والے رویوں اور سماجی بدنامی کو بیان کیا۔ ایسے ماحول میں،

توجہ طلب: استحصال اور بدسلوکی کی صنفی طریقہ کار

مثال کے طور پر، مطالعہ کے لیے انٹرویو کیے گئے پیشہ ور افراد کے مطابق، لڑکیوں کو جنسی استحصال اور طویل عرصے تک تیار رہنے کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو اکثر نقل و حرکت پر پابندی یا اسکول سے دستبرداری کا باعث بنتے ہیں۔ استحصال اور بدسلوکی کے نتائج میں غیرت پر مبنی بدسلوکی کی مثالیں شامل ہو سکتی ہیں، جیسے جبری شادی یا بچوں کے خلاف خاندانی تشدد۔ ایک ہی وقت میں، پیشہ ور افراد کے مطابق، لڑکوں کو مختلف سیاق و سباق میں نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ جیسے گینگ پلیٹ فارمز اور اداروں کے ساتھ ساتھ پڑوس میں بھی۔ اور مردانگی کے ارد گرد سماجی اصولوں کی وجہ سے ان کا شکار اکثر نظر انداز یا غیر تسلیم شدہ ہو سکتا ہے۔⁴ درحقیقت، پیشہ ور افراد نے یہ بھی نوٹ کیا کہ لڑکوں کے خلاف استحصال اور بدسلوکی اکثر مردانگی اور جنسی استحصال کے گرد بدنما داغ کی وجہ سے پوشیدہ رہتی ہے، جو بچوں کے جنسی استحصال کی دیگر تحقیق کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔⁵ لڑکوں کے خلاف استحصال اور بدسلوکی کی کم رپورٹنگ ان ترتیبات میں مجرموں کو مزید حوصلہ دے سکتی ہے۔

سروے کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 6 فیصد لڑکے اور 7 فیصد لڑکیاں تکنیکی سہولت کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا شکار ہوئیں، یہ فرق اعداد و شمار کے لحاظ سے اہم نہیں ہے۔ تاہم، پیشہ ور افراد کے ساتھ انٹرویو بتاتے ہیں کہ جن شکلوں اور سیاق و سباق میں استحصال اور بدسلوکی ہوتی ہے وہ اب بھی صنفی نمونوں کی پیروی کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ بچوں کو یکساں تناسب میں تشدد کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے خواہ ان کی جنس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، استحصال اور بدسلوکی کے پیچھے حرکیات کے ساتھ ساتھ جب بچے ظاہر کرنے یا مدد لینے کی کوشش کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے، مختلف ہو سکتے ہیں۔

پاکستانی سیاق و سباق میں، عزت و غیرت اور شرم سے متعلق سماجی ثقافتی اصول جنسی زیادتی اور استحصال کو ایسی چیز قرار دے سکتے ہیں جو مجرم پر جوابدہی کرنے کے بجائے استحصال اور زیادتی کا نشانہ بننے والے بچے کے خاندان کے لیے شرمندگی کا باعث بنے۔ یہ اصول بچوں کو ان کی صنفی شناخت کی بنیاد پر خاموشی، خود قصور وار، مدد کی تلاش میں تاخیر اور مسلسل نقصان کے خطرے میں ڈالتے ہیں۔

بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی تیاری کے درمیان قریبی تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کچھ مثالوں میں، ذاتی طور پر بچوں کے جنسی استحصال کا ارتکاب خاص طور پر بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کو تیار کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ دوسروں میں، مجرموں نے مالی فائدہ حاصل کرنے کے لیے بدسلوکی ریکارڈ کی، یا تو بچے کو بلیک میل کر کے یا مواد کو آن لائن بیچ کر۔ ان طریقوں سے، ٹیکنالوجی بدسلوکی کے اندر ہی سراپت کر جاتی ہے، جو ابتدائی واقعے سے آگے جاری بدسلوکی کو قابل بناتی ہے۔

پیشہ ور افراد نے ایسی مثالیں بیان کیں جہاں بچوں کے ساتھ جنسی استحصال کا مواد تیار کرنے کے مقصد سے بچوں کو ذاتی طور پر جنسی استحصال کا نشانہ بنایا گیا۔ مثال کے طور پر، ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک کیس کا تذکرہ کیا جس میں ایک باپ نے اپنی 12-13 سال کی بچی کو بچوں کے ساتھ جنسی استحصال کی ویڈیوز بنانے کے لیے بدسلوکی کرنے سے پہلے بالغوں کے فحش مواد سے بے نقاب کیا۔ اس کے بعد اس نے دھمکی دی کہ وہ مواد کو خاندان کے افراد کے ساتھ شیئر کرے گا تاکہ وہ اسے مزید استحصال اور بدسلوکی اور اضافی جنسی مواد (FW) کی تیاری پر مجبور کرے۔ اس واقعے میں، ٹیکنالوجی نے کئی طریقوں سے استحصال اور بدسلوکی کو ممکن بنایا: بچے کو سب سے پہلے جنسی مواد کا سامنا کرنا پڑا، جو بذات خود ایک مجرمانہ جرم ہے،⁶ اور پھر والد کی طرف سے کی جانے والی ذاتی بدسلوکی کی سہولت فراہم کرتے

پاکستان میں، ٹیک کی سہولت سے بچوں کے ساتھ جنسی استحصال اور بدسلوکی کو سماجی ثقافتی اصولوں، صنفی درجہ بندی، غربت اور بغیر متعلقہ حفاظتی اقدامات کے تیزی سے ڈیجیٹل پھیلاؤ کی گہرائیوں سے تشکیل دیا گیا ہے۔ پیشہ ور افراد کے انٹرویوز سے حاصل ہونے والی بصیرتیں ان پیچیدہ طریقوں کو ظاہر کرتی ہیں جن میں مجرم پاکستان میں بچوں کو نقصان پہنچانے کے لیے ٹیکنالوجی کا استحصال کرتے ہیں، اکثر ایک ہی بچے کو کئی طرح کے استحصال یا بدسلوکی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ بصیرت مقداری نتائج کی بنیاد پر ایک پیچیدہ تصویر پیش کرتی ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے بچوں کا استحصال اور زیادتی کیسے کی جا سکتی ہے۔ چونکہ یہ نتائج پیشہ ور افراد کے تاثرات سے مطلع ہوتے ہیں، اس لیے وہ تصویر کا ایک اہم حصہ فراہم کر سکتے ہیں، لیکن ان کا ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کے نقطہ نظر سے متصادم یا توہین نہیں کیا گیا ہے جو، جیسا کہ اس رپورٹ کے طریقہ کار کے حصے میں بیان کیا گیا ہے، کوالٹیٹو ریسرچ میں حصہ لینے کے قابل نہیں تھے۔

ذاتی طور پر بچوں کا جنسی استحصال اور بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی تیاری

انٹرویو کا ڈیٹا ذاتی طور پر بچوں کے جنسی استحصال (اکثر انٹرویو لینے والوں کے ذریعہ عصمت دری کے طور پر بیان کیا جاتا ہے) اور

4 ECPAT International (2025). Case study: Child Rights Group of the Pakistan Paediatric Association, Pakistan. Bangkok: ECPAT International. [GBI CaseStudy Pakistan_2025August.pdf](#), accessed 28/05/2026.

5 War Against Rape (WAR). (2021). *Fact Sheet on Sexual and Gender-Based Violence 2020-2021*. Karachi: War Against Rape.

6 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act, as amended in 2023](#), section 21.

1. پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور جنسی زیادتی

ذاتی طور پر بچوں کے جنسی استحصال سے متعلق جرائم کے علاوہ، پاکستانی قانون بچوں کے جنسی استحصال کے مواد سے متعلق سرگرمیوں کی ایک وسیع رینج کو مجرم قرار دیتا ہے۔ الیکٹرانک کرائمز کی روک تھام کا ایکٹ انفارمیشن سسٹم کے ذریعے پیداوار، پیشکش، دستیاب، تقسیم، ترسیل، مواد کی خریداری اور رکھنے کو مجرم قرار دیتا ہے جس میں کسی بچے کو جنسی طور پر واضح برتاؤ میں ملوث دکھایا گیا ہو۔⁷ سزائیں خاص طور پر سخت ہیں، جن میں 14 سے 20 سال قید ہے۔⁸ تاہم، قانون کی طرف سے نقصان کی اس شکل کی وضاحت اور اس سے نمٹنے کے طریقے میں اہم حدود باقی ہیں۔

ہوئے مخصوص اعمال کی نقل کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔ اس کے بعد ریکارڈ شدہ مواد کو شیئر کرنے کی دھمکیوں کو مسلسل تعمیل پر مجبور کرنے کے لیے استعمال کیا گیا، اس لیے ریکارڈنگ خود ہی مسلسل نقصان پہنچاتی رہی۔ ایک اور مثال میں، ایک 6 سالہ بچی کو ایک پڑوسی نے بدسلوکی کا نشانہ بنایا اور اس بدسلوکی کی ریکارڈنگ ایک واٹس ایپ گروپ پر شیئر کی گئی جو بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کو شیئر کرنے کے لیے وقف ہے۔

توجہ طلب: پاکستانی قانون سازی میں بچوں کے جنسی استحصال پر مبنی مواد: تعریف، فرق اور اصطلاحات

لیکٹرانک کرائمز ایکٹ بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کا حوالہ دینے کے لیے پرانی اصطلاح 'چائلڈ پورنوگرافی' کا استعمال کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ اب بھی بہت سے قانونی نظاموں میں موجود ہے، یہ اصطلاح نامناسب اور گمراہ کن ہے، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کے جنسی استحصال کی تصاویر یا ریکارڈنگ فحش نگاری کی ایک شکل ہے۔ اس فریمنگ سے بدسلوکی کی سنگینی کو کم کرنے، نقصان کو معمولی بنانے یا جنسی استحصال اور/یا بچوں کے ساتھ بدسلوکی کو واضح طور پر جائز قرار دینے کا خطرہ ہے۔ اس لیے اس کی بجائے 'بچوں کے جنسی استحصال پر مبنی مواد' کی اصطلاح استعمال کی جانی چاہیے، کیونکہ یہ زیادہ درست طریقے سے اس میں ملوث نقصان کی نوعیت کو ظاہر کرتی ہے۔⁹

قانونی تعریف کا دائرہ بھی محدود رہتا ہے۔ جرم میں استحصالی مواد کی غیر بصری شکلیں شامل نہیں ہیں جیسے صرف آڈیو مواد، اور اس وجہ سے بچوں کی فروخت، بچوں کی جسم فروشی اور بچوں کے جنسی استحصال پر مبنی مواد پر بچوں کے حقوق کے کنونشن کے اختیاری پروٹوکول کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ نہیں ہے، جس میں "کسی بھی نمائندگی، کسی بھی طریقے سے" کا احاطہ کیا گیا ہے۔¹⁰ اگرچہ اختیاری پروٹوکول کے ساتھ منسلک زبان کو 2023 میں متعارف کرایا گیا تھا، جب ایکٹ آن ڈیفینیشنز کے سیکشن 2 میں 'بچوں کے جنسی استحصال کے مواد' کی اصطلاح شامل کی گئی تھی۔¹¹ بنیادی جرم کی دفعات میں اس کے مطابق ترمیم نہیں کی گئی ہے، اصطلاحات اور مواد کے دائرہ کار دونوں میں تضادات کو چھوڑ کر۔

مندرجہ بالا کے علاوہ، یہ ایکٹ بچوں کے جنسی استحصال کے مواد تک صرف رسائی حاصل کرنے کو مجرم قرار نہیں دیتا۔ یہ ایک خامی پیدا کرتا ہے جو افراد کو جان بوجھ کر اس طرح کے مواد کو آن لائن تلاش کرنے اور دیکھنے کی اجازت دیتا ہے، بشمول غیر رضامندی سے مشترکہ مواد، بغیر قانونی نتائج کے، بالآخر اس کی مسلسل گردش کو بڑھاتا ہے اور طلب کو کم کرنے کی کوششوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ آخر میں، اگرچہ معلوماتی نظام کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی ترسیل کو جرم قرار دیا جاتا ہے،¹² بچوں کے جنسی استحصال کی لائیو سٹریمنگ کا احاطہ کرنے کے لیے یہ کافی نہیں ہو سکتا ان صورتوں میں جہاں کوئی حقیقی 'مواد' تخلیق، ڈاؤن لوڈ یا ذخیرہ نہیں کیا گیا ہے۔

ذاتی طور پر ملنے کے لیے آن لائن رقم یا تحائف کی پیشکش کر رہے ہیں۔ مؤخر الذکر طرز عمل الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ میں 2023 کی ترامیم کے دائرہ کار میں آسکتا ہے، جو بچے یا کسی دوسرے شخص کو رقم یا دیگر فوائد کی ادائیگی کے ذریعے کسی بچے کا جنسی استحصال کرنے کے مقصد کے لیے معلوماتی نظام کے استعمال کو مجرم قرار دیتا ہے۔ سزائیں 14 سے 20 سال تک قید

اگرچہ ٹیکنالوجی کو ذاتی طور پر بدسلوکی کو بڑھانے یا بڑھانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ ذاتی طور پر بچوں کے جنسی استحصال اور استحصال میں جانے سے پہلے آن لائن بھی شروع ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، سروے کیے گئے چھ بچوں نے بتایا کہ انہیں جنسی تصاویر یا ویڈیوز کے بدلے آن لائن پیسے یا تحائف کی پیشکش کی گئی، جب کہ چار بچوں نے بتایا کہ وہ کسی سے

7 Ibid., section 22.

8 Ibid.

9 See Interagency Working Group on Sexual Exploitation of Children (2025). [Terminology Guidelines for the Protection of Children from Sexual Exploitation and Sexual Abuse, Second Edition](#). Bangkok: ECPAT International.

10 United Nations General Assembly (2000). [Optional Protocol to the Convention on the Rights of the Child on the sale of children, child prostitution and child pornography](#). Art 2(c).

11 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act](#), as amended in 2023. Section 2(1)(vib).

12 Ibid., section 22.

سے جنسی تعلقات ممنوع ہیں¹³، ممکنہ طور پر رضامندی سے جنسی سرگرمی میں ملوث بچوں کو نہ صرف خود ساختہ جنسی مواد کی تخلیق یا اشتراک کے لیے مجرمانہ ذمہ داری کے سامنے لانا، بلکہ خود بنیادی جنسی عمل کے لیے بھی۔

بچوں کو ایسی پیشکشوں کے ذریعے میٹنگز میں لانے کے لیے بھی کہا گیا جو ابتدائی طور پر جنسی طور پر ظاہر نہیں ہوتی تھیں۔ ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک کیس کا ذکر کیا جہاں ایک بچے سے ایک آن لائن گیم (PUBG) کے ذریعے رابطہ کیا گیا اور اس کے اعلیٰ درجے کے گیمنگ اکاؤنٹ ID کے لیے رقم کی پیشکش کی۔ بچے کے ساتھ جنسی استحصال کیا گیا جب وہ ذاتی طور پر ملے۔ اسی طرح، ایک پولیس انسپکٹر نے فیس بک پر ایک 11-12 سالہ لڑکے کی تیار کردہ 27 سالہ نوجوان کی طرف سے تیار ہونے کی وضاحت کی جس نے اسے ملنے کے لیے راضی کرنے کے لیے تحفے پیش کیے:

”

مجرم نے اسے وعدوں کے ساتھ لالچ دیتے ہوئے کہا، 'اگر تم میرے پاس آؤ تو میں تمہیں ایک گھڑی خریدوں گا، میں تمہیں جوتے دوں گا۔' ہم نے بعد میں میسنجر پر یہ پورا تبادلہ پڑھا۔ لڑکا بالآخر اس کے جال میں پھنس گیا۔ اپنے والدین کو بتائے بغیر، وہ مجرم سے ملنے چلا گیا۔ (FW)

“

دونوں صورتوں میں، مجرموں نے بدسلوکی کو ریکارڈ کیا یا اس کی تصویر کشی کی، مواد کے ساتھ بعد میں ساتھیوں کے ساتھ اشتراک کیا گیا یا آن لائن فروخت کیا گیا۔ ذاتی طور پر جنسی استحصال کو آسان بنانے اور ریکارڈ کرنے کے لیے بچوں کو زبردستی یا نشہ آور دوا پلائی جا سکتی ہے۔ ایک جسٹس پروفیشنل نے ایک کیس بیان کیا جس میں ایک 14-15 سالہ لڑکے کو ایک ٹیوشن سنٹر میں متعدد مجرموں (کچھ بالغ اور کچھ ہم عمر افراد) نے نشہ کیا تھا۔ بدسلوکی ریکارڈ کی گئی اور لڑکے کو مزید بدسلوکی برداشت کرنے کے لیے بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ اس ویڈیو کو بعد میں ایک غیر متعینہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر شیئر کیا گیا۔

ایک اور کیس میں ایک 7-8 سالہ لڑکا شامل ہے جسے 22 سالہ نوجوان نے ایک ویران مقام پر لے جا کر جنسی استحصال کا نشانہ بنایا اور ریکارڈ کیا گیا۔ اس کے بعد مجرم نے ویڈیو کو وائس ایپ کے ذریعے بچے کی والدہ تک پہنچایا اور جعلی سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے ذریعے رشتہ داروں کو دھمکیاں دیں کہ وہ رقم کا مطالبہ کریں۔ ماں نے مجرموں کی طرف سے دھمکیاں ملنے سے پہلے، بغیر کسی وضاحت کے اپنے بچے کی ذہنی اور جسمانی صحت میں شدید تبدیلیوں کو دیکھنے کے دردناک تجربے کو بیان کیا :

ہیں¹³۔ تاہم، یہ فراہمی ایسے حالات کا احاطہ نہیں کرتی ہے جہاں ادائیگی کا محض وعدہ کیا جاتا ہے، رابطہ کے مرحلے پر یا ان صورتوں میں جہاں ادائیگی بالآخر نہیں ہوتی ہے، احتسابی خلا پیدا کرتا ہے۔

اگرچہ جواب دہندگان کی ایک اقلیت کی طرف سے رپورٹ کیا گیا ہے، یہ تجربات ایسے معروف راستوں کی عکاسی کرتے ہیں جن کے ذریعے آن لائن رابطہ ذاتی طور پر بدسلوکی یا استحصال میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ صف اول کے کارکنان اور انصاف کے پیشہ ور افراد نے ایسے معاملات کو بیان کیا جن میں مجرموں نے جنسی مواد حاصل کرنے کے لیے بچوں کو آن لائن تیار کیا، جس کے بعد بچوں کو بلیک میل کرنے کے لیے ان سے ذاتی طور پر ملاقات کی گئی۔ مثال کے طور پر ایک پولیس تفتیش کار نے ایک کیس بیان کیا جہاں ایک مجرم نے 14-15 سال کی لڑکی کو جنسی مواد تیار کرنے کے لیے تیار کیا جس میں اس کی بہن شامل تھی، بعد میں اس مواد کا استعمال کرتے ہوئے دونوں بہنوں کو بلیک میل کر کے اس سے ذاتی طور پر ملاقات کی، جہاں ان کے ساتھ جنسی استحصال کیا گیا۔

”

آہستہ آہستہ، اس شخص نے ان تصویروں اور ویڈیوز کو استعمال کرتے ہوئے دوسری بہن کے ساتھ بھی جسمانی تعلق قائم کر لیا، اسے بلیک میل کیا، دونوں کو بلیک میل کیا، اس نے پہلی لڑکی سے کہا: 'اپنی بہن کو بھی میرے ساتھ شامل ہونے پر راضی کر لو، پھر میں تمہیں اکیلا چھوڑ دوں گا۔ (JP)

“

ایک اور معاملے میں، ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک واقعہ بیان کیا جس میں دو نوعمر ہم جماعت شامل تھے جنہوں نے اپنے والدین کے فون کا استعمال کرتے ہوئے انسٹاگرام اور اسنپ چیٹ کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ خود ساختہ جنسی مواد کا اشتراک کرنا شروع کیا۔ ذاتی طور پر ملنے کے بعد، لڑکے نے ان کے جنسی تعلقات کو ریکارڈ کیا اور بعد میں اس مواد کو ساتھیوں کے درمیان شیئر کیا، جنہوں نے اسے بلیک میل کرنے اور لڑکی کو مزید جنسی استحصال کے لیے استعمال کیا۔

واضح رہے کہ اس معاملے میں، دونوں ہم جماعتوں کو شروع سے ہی ممکنہ طور پر قانونی چارہ جوئی کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا، کیونکہ بچوں کے جنسی استحصال کے مواد سے متعلق الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کی دفعات بچوں کی طرف سے رضاکارانہ تخلیق یا خود تخلیق کردہ جنسی مواد کے اشتراک کو مجرمانہ ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں کرتی ہیں¹⁴۔ اس سے 10 سال اور اس سے زیادہ عمر¹⁵ کے بچوں کو جنسی تلاش، اعتماد یا ہم مرتبہ کے تعامل سے پیدا ہونے والے غیر بدینتی پر مبنی رویے کے لیے قانونی چارہ جوئی کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اس خطرے کو پاکستانی قانون کے وسیع تناظر میں بھی غور کرنا چاہیے، جس کے تحت شادی سے باہر رضامندی

13 Ibid., section 22B.

14 Ibid., section 22.

15 Islamic Republic of Pakistan (1860). [Penal Code](#), sections 82-83.

16 Ibid., section 496B.

”

اس نے [ماں نے] کہا، 'وہ ٹیوشن نہیں گیا [ٹیوشن کلاسز، سمجھانے کے لیے کہ بچے کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے]، اگلے ہی دن مجھے اپنے وائس ایپ پر ایک ویڈیو موصول ہوئی، اور انہوں نے مجھ سے رقم کا مطالبہ کیا، انہوں نے کہا کہ اگر آپ پیسے نہیں دیں گے تو ہم اس ویڈیو کو پورے گاؤں میں پھیلا دیں گے۔ اور شاید انہوں نے پہلے ہی کچھ لوگوں کو بھیج دیا ہے۔ (FW)

“

مجموعی طور پر، یہ اکاؤنٹس اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ کس طرح ٹیکنالوجی اور رابطہ جنسی بدسلوکی تشدد کے تسلسل کے ساتھ آپس میں ملتی ہے۔ ڈیجیٹل ٹولز گرومنگ میں سہولت فراہم کر سکتے ہیں، ریکارڈنگ اور گردش کو فعال کر سکتے ہیں، اور مجرموں کو بلیک میل، ہتھ خوری اور جاری جبر کے ذریعے استحصال اور بدسلوکی کو طول دینے کے لیے فائدہ فراہم کر سکتے ہیں۔

اعتماد سازی کے ذریعے جنسی استحصال کی تیاری (گرومنگ)

یہ ذیلی سیکشن ان طریقوں میں سے کچھ کی وضاحت کرتا ہے جن کے ذریعے پاکستان میں مجرم کسی بچے کے ساتھ جنسی زیادتی یا استحصال کرنے کے مقصد سے ان کے ساتھ تعلقات قائم یا بنا سکتے ہیں۔ پیشہ ور افراد کے ذریعہ بیان کردہ بہت سے معاملات میں، گرومنگ ایک مرکزی طریقہ کار تھا جس کے ذریعے مجرموں نے استحصال اور بدسلوکی کو شروع کیا اور بڑھایا۔ گرومنگ اکثر جنسی مواد حاصل کرنے یا ذاتی ملاقاتوں کا اہتمام کرنے کے لیے داخلے کے نقطہ کے طور پر کام کرتی ہے۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا قانون واضح طور پر دونوں طرح کے رویوں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ جان بوجھ کر کسی بچے کے ساتھ اعتماد کا رشتہ قائم کرنے، یا اس کے قیام کی طرف اٹھائے گئے اقدامات کو جرم قرار دیتا ہے، جس کے مقصد سے الیکٹرانک مواصلات کے ذریعے جنسی استحصال کی سہولت فراہم کرنے، طلب کرنے، یا جنسی استحصال کا ارتکاب کرنے، یا بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی تیاری، اشتراک یا تقسیم میں سہولت فراہم کرنے کے مقصد سے بچے کے ساتھ اعتماد کا رشتہ قائم کیا جاتا ہے۔ اس جرم کی سزا 5 سے 10 سال تک قید ہے۔¹⁷

سروے کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں 12-17 سال کی عمر کے بچوں کے ایک تناسب نے جنسی رابطے کی ابتدائی شکلوں کا تجربہ کیا جو گرومنگ کی حرکت کو ظاہر کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، 6 بچوں نے رپورٹ کیا کہ جب وہ نہ چاہتے تھے تو جنسی یا جنسی عمل کے بارے میں بات کرنے کو کہا گیا، اور 11 بچوں نے رپورٹ کیا کہ جب وہ نہیں چاہتے تھے تو ان کے پرائیویٹ پارٹس کی تصویر یا ویڈیو شیئر کرنے کو کہا گیا تھا۔ اگرچہ یہ اعداد و شمار

جواب دہندگان کی ایک اقلیت کی نمائندگی کرتے ہیں، وہ مواصلات اور جانچ کی حدود کو جنسی بنانے کے لیے بتدریج ترمیم شدہ یا پیرا پھیری شدہ کی حکمت عملیوں کا استعمال کرتے ہوئے مجرموں کے پیشہ ور افراد کے اکاؤنٹس کے ساتھ موافقت کرتے ہیں۔

صف اول کے کارکنان اور انصاف کے پیشہ ور افراد نے نوٹ کیا کہ گرومنگ کے عمل طویل عرصے تک پھیل سکتے ہیں، بعض اوقات کئی (چھ سے آٹھ) ماہ تک جاری رہتے ہیں۔ مجرم بچوں سے دوستی کرنے، توجہ دینے، اعتماد پیدا کرنے یا بڑھتے ہوئے ذاتی (مثلاً، دوست کے رابطے) یا جنسی درخواستوں (FW) کے ذریعے آہستہ آہستہ انہیں حساسیت کم کرنے سے شروع کر سکتے ہیں۔ بعض صورتوں میں، وہ نوکری کے وعدے (JP) کے ساتھ بچوں کی پرورش کر سکتے ہیں۔ مجرموں کو یہ بھی بیان کیا گیا کہ وہ اپنے ساتھی یا نوعمر ہونے کا بہانہ کر رہے ہیں (FW, JP)، جس سے وہ بچوں کا اعتماد زیادہ آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ فرنٹ لائن ورکر کے ذریعہ بیان کردہ ایک واقعہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ تیار کرنے کا عمل کتنا بتدریج ہوسکتا ہے:

”

وہ کھانے کے بارے میں بھی گپ شپ کریں گے، 'میں یہ کھا رہا ہوں، تم کیا کھا رہے ہو؟' - اس قسم کی بات۔ پھر 'لڑکی' [مجرم ایک قریبی عمر کی لڑکی کا روپ دھار رہا تھا] نے اپنی معمول کی تصویریں بچے کو بھیجنا شروع کیں؛ بچے نے اپنی تصویریں بھی بھیجیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد، اس نے اپنے اسکول کے بارے میں پوچھنا شروع کیا، اس کے دوستوں کے بارے میں، اس کے دوستوں اور اکاؤنٹس کے بارے میں بھی پوچھنا شروع کر دیا؛ اس طرح اس کے دوست بھی تھے۔ ان کے درمیان باہمی دوست نمودار ہوئے، اس کے بعد، آئی ڈی نے لڑکے سے واضح مواد کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا، 'مجھے اس قسم کا مواد بھیجیں'۔ (FW)

“

دوسروں نے جنسی تبادلے کو معمول پر لانے اور بچوں کو بدلہ لینے کی ترغیب دینے کے مقصد کے ساتھ اپنا جنسی مواد بھیج کر گرومنگ کرنا شروع کیا۔ یہ سلوک قومی قانون کے تحت جرم تصور کیا جاتا ہے۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ انفارمیشن سسٹم کے ذریعے اور نقصان پہنچانے کے ارادے سے کسی بچے کی تصاویر یا ویڈیوز بھیجنے کو جرم قرار دیتا ہے جس میں کسی شخص کو جنسی طور پر واضح برتاؤ میں ملوث دکھایا گیا ہو۔ مجرموں کو سات سال تک قید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔¹⁸ اس کے علاوہ، تعزیرات کا ضابطہ کسی بچے کو فحش اور جنسی طور پر واضح مواد کے سامنے لانے پر بھی اسی سزا کے ساتھ سزا دیتا ہے۔¹⁹ ان قانونی پابندیوں کے باوجود، سروے کے نتائج پاکستان میں جنسی تصاویر حاصل کرنے والے بچوں کی مثالوں کی عکاسی کرتے ہیں، 3

17 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act](#), as amended in 2023, section 22A.

18 ECPAT, INTERPOL and UNICEF (2026). [Disrupting Harm in Brazil: Evidence on technology-facilitated child sexual exploitation and abuse](#). Safe Online.

19 Ibid., section 24(2).

فیصد بچوں (N=30) نے رپورٹ کیا کہ کسی نے انہیں جنسی تصاویر بھیجی ہیں جو وہ نہیں چاہتے تھے۔ دیگر ممالک میں کی جانے والی تحقیق میں خلل ڈالنے والے نقصان کے منصوبے کے حصے کے طور پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ غیر مطلوبہ جنسی نمائش بعض اوقات گرومنگ کے عمل میں رابطے کے ابتدائی نقطہ کے طور پر کام کر سکتی ہے۔²⁰

جہاں بچوں نے بدلہ لینے کی درخواستوں کے خلاف مزاحمت کی، وہیں مجرم اکثر بھرا پھیری کی حکمت عملیوں کو استعمال کرتے ہیں جو شرم یا عدم تحفظ کو بھڑکانے کے لیے تیار کی گئی ہیں۔ ایک مجرم کی طرف سے استعمال کیا گیا ایک حربہ ناکافی یا شرمندگی کا مطلب لے کر بچے کے انکار کو چیلنج کرنا شامل ہے۔ مثال کے طور پر، اگر بچہ تعمیل نہیں کرتا ہے، تو مجرم یہ کہہ کر جواب دے گا

”

آپ مرد نہیں ہیں، آپ شاید ایک خاتون ہیں، اسی لیے آپ ڈرتے ہیں! آپ اپنا مواد نہیں دکھانا چاہتے کیونکہ شاید آپ کے پاس ایسا کچھ نہیں ہے۔ (FW)

“

اس معاملے میں، مجرم نے جنسی تصاویر کی درخواست کو بچے کی مردانگی کے لیے ایک چیلنج کے طور پر دوبارہ ترتیب دیا، جس سے بچے کو شرمندگی سے بچنے کے لیے اس پر عمل کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس طرح کی حکمت عملی شناخت، خود کی تصویر اور سماجی تعلق کے ارد گرد نوجوانوں کی عدم تحفظ کا استحصال کرتی ہے۔

ایک بار جب بچوں سے علیحدگی اختیار کرنے کی کوشش کی جائے تو مجرم بھی تیار ہونے سے ہراساں کرنے اور ڈرانے کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔ ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک کیس بیان کیا جس میں 20 کی دہائی کے اوائل میں ایک شخص گیمنگ پلیٹ فارم (PUBG)، انسٹاگرام اور واٹس ایپ کے ذریعے 15-16 سال کی لڑکی سے جنسی مواد حاصل کرنے کے لیے تیار کرنے کے حربے استعمال کرتا تھا۔ جب لڑکی نے اسے ہر پلیٹ فارم پر بلاک کیا، تو اس نے اس سے ذاتی طور پر ملنے کے لیے اسے ہراساں اور خوفزدہ کرنے کے لیے متعدد اکاؤنٹس بنائے۔ اس نے کنٹرول پر زور دینے اور خوف پیدا کرنے کے ذریعے اس کے گھر پر غیر مطلوب فاسٹ فوڈ کی ڈیلیوری بھی بھیجی۔

یہ کیس اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح تیار کرنا محض قائل کرنے والا نہیں ہے بلکہ جلد ہی زبردستی اور دھمکی آمیز بن سکتا ہے۔ گرومنگ کے علاوہ، پاکستانی قانون کے تحت، اس معاملے میں مجرم کا برتاؤ بھی سائبر دھونس کے مترادف ہو سکتا ہے، جسے قانونی طور پر الیکٹرانک پیغامات بھیجنے کے طور پر بیان کیا گیا ہے، بشمول سوشل میڈیا پلیٹ فارمز یا فوری پیغام رسانی کی خدمات کے ذریعے، کسی بچے کو ہراساں کرنے، دھمکی دینے یا نشانہ بنانے

کے ارادے سے۔ سزائیں ایک سے پانچ سال تک قید ہیں۔²¹ سائبر اسٹالنگ کی دفعات میں بھی ایک ہی زیادہ سے زیادہ جرمانہ عائد کیا جاتا ہے کہ کسی بچے سے ذاتی تعامل کو فروغ دینے کے لیے بار بار رابطہ کیا جائے، اس کے باوجود کہ بچے نے واضح طور پر اشارہ کیا کہ وہ دلچسپی نہیں رکھتے۔²²

پیشہ ور افراد نے اس بات پر بھی زور دیا کہ تیار کرنے میں اکثر دھمکیوں اور خوف کے برعکس مادی ترغیبات شامل ہوتی ہیں۔ بچوں کو پیسے، تحائف یا دیگر فوائد کی پیشکش کی جا سکتی ہے، جو ابتدائی طور پر جنسی استحصال سے غیر متعلق ظاہر ہو سکتے ہیں۔ سروے کے اعداد و شمار اس متحرک کی عکاسی کرتے ہیں: 10 بچوں کو اپنی جنسی تصاویر یا ویڈیوز کے بدلے رقم یا تحائف کی پیشکش کی گئی ہے۔ یہ پیشکش دیگر قسم کے استحصال کے پیش خیمہ کے طور پر کام کر سکتی ہیں، خاص طور پر جب بچے معاشی یا ساختی طور پر کمزور ہوں یا مجرموں کے ارادوں سے آگاہی نہ ہوں۔

شادی کے وعدوں کو بھی تیار کرنے کی حکمت عملی کے طور پر بیان کیا گیا، خاص طور پر نوعمر لڑکیوں کے معاملات میں۔ ایک فرنٹ لائن ورکر اور ایک انصاف پسند پیشہ ور نے نوٹ کیا کہ مجرموں نے بعض اوقات تعمیل کو محفوظ بنانے اور استحصال کو معمول پر لانے کے لیے بدسلوکی والے تعلقات کو رومانوی یا شادی پر مبنی بنا دیا:

”

اس نے سوشل میڈیا پر اس کے ساتھ دوستی کی، انہوں نے بات کرنا شروع کی اور بات شادی کی بات تک چلی گئی - کہ 'ہم شادی کریں گے'۔ لڑکی نے رضامندی ظاہر کی۔ یہاں تک کہ اس نے اس کے بارے میں اپنی والدہ کو بتایا (۔۔۔) وہ پہلے فیس بک پر ملے، پھر واٹس ایپ پر بات کرنے لگے، اور بعد میں وہ ذاتی طور پر ملے۔ اس نے اس کی کچھ ویڈیوز بنائیں، اور اس نے کچھ تصاویر بھی لیں۔ (FW)

“

ایک اور معاملے میں، 20 کی دہائی کے آخر میں ایک شخص نے کئی مہینوں میں ایک 14 سالہ لڑکی کی پرورش کی۔ ایک فرنٹ لائن ورکر نے وضاحت کی کہ اس گرومنگ کے عمل کے ذریعے، اس نے جنسی مواد حاصل کیا، ذاتی طور پر اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی اور استحصال اور بدسلوکی کو بڑھانے کے لیے اسے دوبارہ ذاتی طور پر ملنے کے لیے بلیک میل کیا:

"وقت گزرنے کے ساتھ، مسلسل بھرا پھیری اور 'ذہن سازی' کے ذریعے، اس نے اسے اس حد تک قائل کیا کہ وہ اس کے لیے اپنا گھر اور والدین چھوڑنے کے لیے تیار ہو گئی (۔۔۔) آٹھ یا دس ماہ بعد پتہ چلا کہ اس کی یہ دوستی ہے، اور لڑکا اس کے ساتھ لمبی لمبی گفتگو کرتا تھا، بعد میں جب ہم نے اسے کھود کر دیکھا، تو ہمیں معلوم ہوا

20 ECPAT, INTERPOL and UNICEF (2026). *Disrupting Harm in Brazil: Evidence on technology-facilitated child sexual exploitation and abuse*. Safe Online.

21 Islamic Republic of Pakistan (2016). *Prevention of Electronic Crimes Act*, as amended in 2023, section 24(A).

22 Ibid., section 24(2).

1. پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور جنسی زیادتی

اور اس میں شامل طریقوں کو بہتر طور پر پکڑا جا سکتا ہے، یعنی کسی بچے سے رقم یا جنسی عمل/مواد کو ہتھ لینے کے لیے خود ساختہ جنسی مواد کا زبردستی استعمال، جنسی ہتھ خوری کی زیادہ درست قانونی خصوصیات کی اجازت دے گا۔

صفی اول کے کارکنان کی طرف سے بیان کیے گئے کیسز اس بات کی مزید بصیرت فراہم کرتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی ہتھ خوری اور بدسلوکی کی یہ شکل عملی طور پر کیسے سامنے آتی ہے۔ ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک 14 سالہ لڑکی کی مدد کی جسے ایک بالغ آدمی (تخمینہ عمر 25-30) نے آن لائن تیار کیا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ، مجرم نے ذاتی طور پر اس کے ساتھ جنسی ہتھ خوری کی اور اس کو ریکارڈ کیا۔ اس کے بعد اس نے اس مواد کو اس کے خاندان اور دوستوں کے سامنے لانے کی دھمکی دینے کے لیے استعمال کیا، جس نے ہتھ خوری اور بدسلوکی کو طول دیا اور اسے مدد طلب کرنے سے روک دیا۔ ان صورتوں میں، جیسا کہ مجرم بچے پر مشتمل مزید مواد تخلیق کرتے ہیں، وہ مزید بدسلوکی کرنے کے لیے اضافی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ایک اور معاملے میں، ایک نوجوان نے جو ایک لڑکی کو اسکول کے ذریعے جانتا تھا، اس کے ساتھ آن لائن تعلق استوار کیا۔ اسے اپنے گھر بلانے کے بعد، اس نے خفیہ طور پر جنسی مواد ریکارڈ کیا اور بعد میں اسے مزید ہتھ خوری اور بدسلوکی کے لیے بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کیا :



بالآخر، اس نے ویڈیوز دوستوں کے ساتھ شیئر کیں، جنہوں نے پھر لڑکی کا غلط استعمال کرنا شروع کر دیا۔ (FW)



ایک صفی اول کارکنان اور متعدد انصاف کے پیشہ ور افراد نے ایسے معاملات بھی بیان کیے جن میں رضامندی سے جنسی تعلقات کے دوران یا ہاتھ روم جیسی نجی ترتیبات میں بچے کے علم کے بغیر جنسی تصاویر لی گئیں۔ ان واقعات میں، مجرموں نے بچوں پر اضافی کارروائیوں، مسلسل رابطے یا مالی مطالبات کے لیے دباؤ ڈالنے کے لیے مواد کو ہتھیار بنایا۔

سروے کے نتائج جبر کے ان نمونوں کی مزید عکاسی کرتے ہیں: 10 بچوں کو بتایا گیا کہ جب وہ نہیں چاہتے تھے تو ان کے پرائیویٹ پارٹس کی تصویر یا ویڈیو شیئر کریں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناپسندیدہ درخواست ہتھ خوری کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ پاکستانی سیاق و سباق کی ایک واضح خصوصیت شرم اور عزت و غیرت کو ہتھیار بنانا ہے۔ قصوروار جان بوجھ کر والدین کے ردعمل، سماجی بدنامی اور اخلاقی فیصلے کے بچوں کے خوف کا استحصال کرتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ انکشاف سزا، سماجی اخراج یا یہاں تک کہ بچے کے خلاف تشدد، خاص طور پر لڑکیوں کے لیے بھی ہو

کہ لڑکی نے یہ عمل شروع کر دیا ہے، اور اس نے حقیقت میں یہ عمل شروع کر دیا ہے۔ کہ وہ اسے پھنسائے " (FW)

آخر میں، چند پیشہ ور افراد نے اس بات کی عکاسی کی کہ کس طرح کچھ لوگوں نے - جن میں مذہبی رہنما، قانون نافذ کرنے والے اہلکار، اساتذہ، گھریلو ملازمین اور رشتہ دار شامل ہیں - نے بچوں کی پرورش اور استحصال اور بدسلوکی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے اپنے عہدے یا اختیار کا غلط استعمال کیا۔ پاکستانی کمیونٹیز میں جہاں بچوں کو اپنے بڑوں کی اطاعت کرنے کے لیے سماجی بنایا جاتا ہے اور اتھارٹی پر شاذ و نادر ہی سوال کیا جاتا ہے، ایسے تعلقات مجرموں کو ذاتی اور آن لائن دونوں اعتبار سے اعتبار، رسائی اور کنٹرول فراہم کر سکتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں، اتھارٹی کے یہ عہدے ذمہ داری کے ساتھ استعمال کیے جانے پر روک تھام اور تحفظ کے لیے اہم داخلی مقامات کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ قابل اعتماد اتھارٹی شخصیات نقصان دہ اصولوں کو تبدیل کرنے، استحصال اور بدسلوکی کی ابتدائی علامات کو پہچاننے اور انکشاف کے لیے محفوظ راستے بنانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ تاہم، اس کے لیے واضح حفاظتی معیارات، جوابدہی کے طریقہ کار اور تربیت کی ضرورت ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ اختیار کا استعمال کنٹرول کے بجائے تحفظ کے لیے کیا جائے۔

جنسی ہتھ خوری

جیسا کہ اوپر بیان کیے گئے کچھ معاملات میں ثبوت ہے، ذاتی طور پر جنسی ہتھ خوری کے ذریعے تیار کردہ بچوں کے جنسی ہتھ خوری کا مواد اکثر پاکستان میں جنسی ہتھ خوری کے لیے ایک آلے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ صفی اول کے کارکنان اور انصاف کے پیشہ ور افراد کے انٹرویوز ایک شیطانی چکر کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس میں بدسلوکی کا ابتدائی واقعہ ریکارڈ کیا جاتا ہے اور پھر بچوں کو مزید ہتھ خوری اور بدسلوکی کے لیے بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

سروے کے نتائج ان حرکیات کے پھیلاؤ کو واضح کرتے ہیں۔ چھ بچوں نے بتایا کہ کسی نے ان کی جنسی تصاویر یا ویڈیوز شیئر کرنے کی دھمکی دی تھی، جبکہ ایک بچے نے بتایا کہ جنسی تصاویر ان کی اجازت کے بغیر شیئر کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ، چار بچوں کو جنسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے لیے دھمکیاں یا بلیک میل کیے جانے کی اطلاع دی گئی، اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ جبر اور دھمکیاں موجود ہیں یہاں تک کہ اگر کم اطلاع دی گئی ہو۔

الیکٹرانک کرائمز کی روک تھام کا ایکٹ واضح طور پر بچوں کی تکنیکی سہولت سے جنسی ہتھ خوری پر توجہ نہیں دیتا۔ تاہم، کچھ معاملات موجودہ دفعات کے تحت آ سکتے ہیں جو کسی بھی معلومات کی منتقلی کو جرم قرار دیتے ہیں جو کسی بچے کو جنسی طور پر واضح تصویر یا ویڈیو کے ساتھ بلیک میل کرنے کے مقصد سے ڈراتا ہے۔ اس جرم کے مرتکب افراد کو 7 سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے، جو دوبارہ جرم کے لیے 10 سال تک بڑھائی جا سکتی ہے۔²³ جب کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ فریم ورک استغاثہ کو قابل بنانا ہے، ان دفعات میں ترمیم کرنے سے مخصوص نقصانات

23 Ibid., section 21.

”

خوف بھی ایک کردار ادا کرتا ہے - بچے اس کی تعمیل کرتے ہیں کیونکہ انہیں اپنے والدین کے سامنے آنے کا خطرہ ہے۔ (JP)

“

بہتہ خوری اکثر مالی ہوتی ہے۔ انٹرویوز میں ایسے واقعات کی وضاحت کی گئی جہاں مجرموں نے جنسی مواد کو شیئر نہ کرنے کے بدلے رقم کا مطالبہ کیا، جب کہ چھ بچوں نے جنسی تصاویر یا ویڈیوز کے بدلے رقم یا تحائف کی پیشکش کی اور چار بچوں نے جنسی کچھ کرنے کے لیے ذاتی طور پر ملنے کے لیے رقم یا تحائف کی پیشکش کی اطلاع دی۔

مثال کے طور پر، ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک 15 سالہ لڑکی کی حمایت کی جو ایک بوڑھے آدمی سے رابطے میں تھی، جس سے وہ فیس بک کے ذریعے ملی، پھر واٹس ایپ پر اس سے رابطہ قائم کیا اور ذاتی طور پر ملاقات کی۔ ان کے دو سے تین سال کے تعلقات کے دوران، اس نے جنسی مواد ریکارڈ کیا، جسے وہ بعد میں پیسے بٹورتا تھا اور مسلسل ملاقاتوں پر مجبور کرتا تھا، اور دھمکی دیتا تھا کہ اگر اس نے انکار کیا تو مواد اس کے والد اور بھائی کو بھیج دے گا:

”

یہ رقم مجھے دے دو، ورنہ میں یہ تصویریں تمہارے بھائی کو، تمہارے والد کو بھیج دوں گی۔ مجھے پیسے دو اور مجھ سے دوبارہ ملنا بھی۔“ اس نے کہا، ”میرے پاس پیسے نہیں ہیں، ملاقات کی بات ہے تو میں نے خود کو ذہنی طور پر تیار کیا تھا کہ شاید میں اس سے مل سکوں، لیکن میرے پاس دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ (FW)

“

ایک اور معاملے میں، ایک ماہر انصاف نے ایک لڑکی (جس کی عمر 18 سال سے کم بتائی گئی ہے) کا دفاع کیا جسے ایک آن لائن گیم کے ذریعے تیار کیا گیا تھا اور بعد میں اسنیپ چیٹ اور واٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کیا گیا تھا۔ مجرم نے جنسی مواد حاصل کیا، 50,000 روپے کا مطالبہ کیا اور لڑکی کو ذاتی طور پر ملاقات میں مجبور کیا جس کے دوران اس کے ساتھ زیادتی کی گئی اور اس کا ریکارڈ ریکارڈ کیا گیا۔ اس کے بعد مواد کو مسلسل مزید مالی بہتہ خوری کے لیے استعمال کیا گیا:

”

آخرکار، اس نے اسے ذاتی طور پر ملنے کا لالچ دیا، جہاں اس نے اس کے ساتھ جنسی بہتہ خوری کیا اور اس سے بھی زیادہ واضح ویڈیوز ریکارڈ کیں۔ آن لائن ویڈیوز سے بھی بدتر۔ اس نے مزید رقم کا مطالبہ کرتے ہوئے خاندان کو ہراساں کرنا جاری رکھا۔ (JP)

“

سکتا ہے۔ یہ خوف رپورٹنگ میں کافی تاخیر یا روک تھام کرتا ہے اور بدسلوکی اور بہتہ خوری کے طویل چکروں کو قابل بناتا ہے۔

مجرم بچوں کی غیر واضح تصاویر کو بطور مواد استعمال کرنے کے لیے ان کا جنسی بہتہ خوری کر سکتے ہیں۔ غیر جنسی تصویر تک رسائی حاصل کرنا بچے کے لیے یکساں طور پر نقصان دہ ہو سکتا ہے، جیسا کہ انصاف کے ایک پیشہ ور نے وضاحت کی ہے:

”

زیر بحث تصاویر عریاں یا واضح طور پر جنسی نہیں تھیں، لیکن ہمارے قبائلی معاشرے میں، یہاں تک کہ ایک سادہ سی تصویر بھی عام ہو جانا - چاہے وہ ایپ ہو یا سوشل میڈیا پر - ایک بہت بڑا بدنما ہو سکتا ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ کسی نے اس کی تصویر حاصل کی ہے اور فون کالز اور پیغامات کے ذریعے مختلف مطالبات کرنا شروع کر دیے ہیں۔ (JP)

“

ایک اور مثال میں، ایک جسٹس پروفیشنل نے یاد کیا کہ ایک مجرم نے سالگرہ کی تقریب میں ایک لڑکی اور لڑکے کی ایک غیر واضح تصویر تک رسائی حاصل کی۔ مجرم نے اس تصویر کو استعمال کرتے ہوئے لڑکی کو یہ کہہ کر لوٹنے کی کوشش کی:

”میں یہ آپ کے والد کو بھیجوں گا، میں یہ آپ کی والدہ کو بھیجوں گا، میں آپ کو واٹس ایپ پر ٹیگ کروں گا۔“ چنانچہ، وہ اتنی پریشان، اتنی پریشان، کہ خودکشی کرنے پر تیار ہو گئی، اس نے کہا، ’میرے گھر کا ماحول اتنا قدامت پسند، اتنا سخت ہے کہ اگر کسی کو پتہ چل جائے کہ میری تصویر اس طرح کسی لڑکے کے ساتھ ہے، تو کیا ہوگا؟

یہ مثال مختلف معنی کو سمجھنے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے جو سیاق و سباق میں تصاویر کو تفویض کیے جاسکتے ہیں اور ان طریقوں کو جن میں مجرموں کے ذریعہ سماجی خرابیاں پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں جن سے خوف کے ذریعے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بچے متعدد سماجی دنیاؤں میں کام کر رہے ہیں جو ٹیکنالوجی کے ذریعے فعال ہیں جن کی قدریں ان کے والدین اور خاندان کے ساتھ کام کرنے والوں سے بالکل مختلف ہیں۔ جب ان سماجی دنیاؤں کو الگ رکھا جاتا ہے، تو وہ ان پر محفوظ طریقے سے تشریف لے جانے کے قابل ہو سکتے ہیں، تاہم فرقوں کو سمجھنے والے اور اس کا فائدہ اٹھانے والے مجرموں کے ذریعے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لہذا، جب کہ سالگرہ کی تقریب میں لڑکی اور لڑکے کی تصویر سوشل میڈیا پر ایک سوشل دنیا کے نوجوانوں کے لیے پوسٹ کرنا محفوظ معلوم ہوتی ہے، لیکن اس تصویر کو دوسری میں ان کے خلاف استعمال کرنے کے لیے ایک سماجی جرم میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

درحقیقت، زیادہ تر مجرم بچوں کے والدین یا خاندانوں کے خوف کا فائدہ اٹھاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے جنسی یا جنسی مواد کو شیئر کیا ہے یا ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی ہے۔ مجرم اس خوف کو زبردستی کے ایک بنیادی آلے کے طور پر استعمال کرتے ہیں، بچوں کو بولنے اور مدد لینے سے روکتے ہیں:

1. پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور جنسی زیادتی

کیا جاتا ہے۔ ایک جج نے اس معاملے پر غور کیا جہاں ایک لڑکی (غیر متعینہ عمر کی) کو کسی ایسے شخص کے ذریعے بلیک میل کیا گیا جس نے اس کے انسٹاگرام اور ٹک ٹاک کی تصاویر کا استعمال کرتے ہوئے اس کا جعلی جنسی مواد بنایا اور اسے دھمکی دی کہ اگر وہ اس کے مطالبے کی تعمیل نہیں کرتی ہے تو اس مواد کو شیئر کرے گی (جو کہ جنسی نوعیت کی تھی، حالانکہ یہ واضح نہیں ہے کہ یہ ذاتی طور پر ملنا تھا یا جنسی مواد بھیجنا تھا)۔ سروے کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ 12 بچوں نے اطلاع دی ہے کہ کسی نے مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے ان کی جعلی جنسی تصاویر یا ویڈیوز بنائی ہیں، جو ٹیکنالوجی سے چلنے والی زبردستی کی نئی شکلوں کے ظہور کی تجویز کرتی ہے۔ اگرچہ اس طرح کے مواد کو بچوں کو ڈرانے یا بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، پاکستانی قانون سازی واضح طور پر مصنوعی ذہانت سے چلنے والے آلات سمیت ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کے ذریعے پیدا ہونے والے بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی تیاری اور اشتراک میں ملوث طرز عمل کی مکمل حد کو نہیں بتاتی ہے۔ مثال کے طور پر، بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی تعریف میں واضح طور پر ڈیجیٹل طور پر تیار کردہ مواد شامل نہیں ہے، بشمول مصنوعی ذہانت کے ذریعے تخلیق کیا گیا مواد²⁴ یا جنسی سرگرمی میں ملوث بچے کی نقل کرنے کے لیے جوڑ توڑ۔ اگرچہ موجودہ الفاظ ان میں سے کچھ معاملات کا احاطہ کرنے کے لیے کافی وسیع ہو سکتے ہیں، لیکن واضح حوالہ کی کمی اس میں قانونی غیر یقینی صورتحال پیدا کر سکتی ہے کہ قانون کی تشریح اور اطلاق کیسے کیا جاتا ہے۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ میں ایک متعلقہ شق شامل ہے جو کسی بھی معلومات کی جان بوجھ کر اور عوامی نمائش، ڈسپلے یا ترسیل پر پابندی عائد کرتی ہے جو بلیک میل کرنے کے مقصد سے کسی بچے کے چہرے کی تصویر کو جنسی طور پر واضح تصویر یا ویڈیو پر لگاتی ہے۔²⁵ بہر حال، یہ دفعات صرف اس طرح کے مواد کے پھیلاؤ کو نشانہ بناتے ہیں، نہ کہ اس کی تخلیق۔

اس سے قبل تعزیرات کے ضابطہ میں بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی ایک وسیع تعریف موجود تھی جس میں کمپیوٹر سے تیار کردہ تصاویر شامل تھیں جو کسی بچے کو جنسی طور پر واضح برتاؤ میں ملوث دکھاتی ہیں، بشمول قابل شناخت بچے کی تصویر کشی کے لیے تخلیق کردہ، موافقت پذیر یا ترمیم شدہ مواد۔²⁶ تاہم، اس شق کو 2023 میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔²⁷ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے قانون میں اسی طرح کے نقطہ نظر کو دوبارہ متعارف کروانے سے قانونی یقینیت مضبوط ہوگی اور ڈیجیٹل طور پر تیار یا پیرا پھیری شدہ بچوں سے جنسی زیادتی کے مواد، بشمول مصنوعی ذہانت کے ذریعے تخلیق کردہ مواد، کی تخلیق، تقسیم اور قبضے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لیے ایک واضح قانونی بنیاد فراہم ہوگی۔

دو پیشہ ور افراد کے اکاؤنٹس سے پتہ چلتا ہے کہ اساتذہ اور ٹیوٹرز نے بہتر درجات کے بدلے بچوں سے ادائیگی اور جنسی مواد کی درخواست کی ہے۔ ایسے ہی ایک معاملے میں، ایک 14-15 سالہ لڑکی اپنے امتحانات کی تیاری کے لیے ایک آن لائن ٹیوٹر (غیر متعینہ عمر کے) سے رابطے میں تھی۔ ٹیوٹر نے امتحان بورڈ میں اپنے رابطوں سے بات کرنے کی پیشکش کی اگر وہ اسے PKR 20,000 بھیجے۔ چونکہ لڑکی اسے صرف PKR 5,000 بھیج سکتی تھی، اس لیے مجرم نے اسے اپنا جنسی مواد بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ یہ مثالیں ایک اور طریقہ کو ظاہر کرتی ہیں کہ طاقت اور اثر و رسوخ کا استعمال مجرموں کے ذریعے بچوں کو تکنیکی سہولت والے جنسی ہتھ خوری اور بدسلوکی کا نشانہ بنانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ وہ پروگرامنگ اور پالیسی کے طریقوں کی ضرورت کو مزید تقویت دیتے ہیں جو مختلف سیاق و سباق پر غور کرتے ہیں جن میں بچوں کو اس قسم کے ہتھ خوری اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے، اکثر ان کی روزمرہ کی تعلیم یا کمیونٹی کے دائروں میں۔

ایک ساتھ لے کر، یہ اکاؤنٹس واضح کرتے ہیں کہ کس طرح جنسی ہتھ خوری بدسلوکی کے تسلسل اور بڑھنے کے طریقہ کار کے طور پر کام کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی مجرموں کو نہ صرف نقصان کو ریکارڈ کرنے اور ذخیرہ کرنے کے قابل بناتی ہے بلکہ بچوں کو کنٹرول کرنے، خاموش کرنے اور مزید بدسلوکی کرنے کے لیے جنسی مواد کے وجود - یا حتیٰ کہ امکان - کا بار بار استعمال بھی کرتی ہے۔

مصنوعی ذہانت سے تخلیق یا ترمیم شدہ مواد بچوں کے جنسی استحصال پر مبنی مواد

مصنوعی ذہانت کے امیج جنریشن ٹولز کے عروج نے ٹیکنالوجی کی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے کے لیے نئے اور فوری چیلنجز متعارف کرائے ہیں۔ ایپس اور آن لائن پلیٹ فارمز میں تیزی سے سرایت کرنے والے، ان ٹولز کا استعمال جعلی جنسی مواد تیار کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے جس میں بچے کی تصویر کشی کی جا سکتی ہے، مطلب یہ ہے کہ ان کی رضامندی یا ان کے علم کے بغیر انہیں جنسی طور پر واضح طریقوں سے پیش کیا جا سکتا ہے۔

یہاں تک کہ جب یہ غیر موجود بچوں کی تصویر کشی کرتا ہے، مصنوعی ذہانت کے ذریعے تیار کیا گیا بچوں کے جنسی استحصال کا مواد استحصالی نمائندگی کو معمول پر لا سکتا ہے اور حقیقی بچوں پر مشتمل بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی بڑھتی ہوئی مانگ میں حصہ ڈال سکتا ہے۔ اگرچہ استحصال اور بدسلوکی کی یہ شکل اب بھی سامنے آ رہی ہے، لیکن شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پاکستان میں پہلے ہی سے ہو رہا ہے۔

درحقیقت، انٹرویو لینے والوں نے اشارہ کیا کہ بچوں کو بھی جعلی جنسی تصاویر کا استعمال کرتے ہوئے مجرموں کے ذریعے بلیک میل

24 Ibid., section 22.

25 Ibid., sections 21(1)(a), 21(2).

26 Islamic Republic of Pakistan (1860). Penal Code, footnote 119.

27 Islamic Republic of Pakistan (2023). Act No. XXXVII of 2023 to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016, Pakistan Penal Code and the Qanu1e-Shahadat, 1984, section 13.

توجہ طلب: قریبی ساتھی کے تشدد اور ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال و زیادتی کے درمیان اشتراک (یا باہمی ربط)



مجھے لگتا ہے کہ تشدد کا ایک ایسا دائمی چکر ہے، یہی وجہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات چیت کرنا اور لوگوں سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔ اسے روکنا بالکل ضروری ہے۔ (JP)



اس طرح کے معاملات ان طریقوں کو نمایاں کرتے ہیں جن کی مدد سے ٹیک کی مدد سے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور استحصال پاکستان میں دیگر قسم کے تشدد کے ساتھ مل سکتا ہے، بشمول قریبی (مباشرت) ساتھی اور صنفی بنیاد پر تشدد تشدد کی ان ایک دوسرے کو ملانے والی شکلوں کی نوعیت اور دائرہ کار کو سمجھنے کے لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

چند پیشہ ور افراد نے قریبی (مباشرت) پارٹنر تشدد (مثلاً والدین کے درمیان) اور ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے درمیان چوراہوں کی ایک سیریز کی نشاندہی کی۔ ایک پیشہ ور نے اس کیس کا حوالہ دیا جس کے تحت دو والدین کے درمیان رضامندی سے ریکارڈ کیے گئے جنسی مواد کو والد نے اپنے بچے کے فیس بک اکاؤنٹ کے ذریعے ماں سے بدلہ لینے کے طور پر تقسیم کیا تھا، اور بچے نے یہ مواد دیکھا تھا۔ ایک اور معاملے میں، ایک مجرم نے ایک عورت کا جنسی مواد اپنے بچوں اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ شیئر کیا۔ اس واقعے کے بعد ماں اور اس کی بیٹیوں کو گھر سے نکال دیا گیا اور مجرم آن لائن اس کے ساتھ اور اس کی بیٹیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتا رہا، جیسا کہ پیشہ ور نے وضاحت کی ہے:

ایک ساتھ لے کر، اس حصے میں بیان کردہ نتائج اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ پاکستان میں ٹیکنالوجی کی سہولت سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو الگ تھلگ آن لائن واقعات کے طور پر نہیں بلکہ روزمرہ کے سماجی، خاندانی اور تعلیمی سیاق و سباق میں تجربہ کیے جانے والے تشدد کے تسلسل کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔

ٹیکنالوجی کی مدد سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے مرتکب اور ترتیبات

سروے کے نتائج اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا ارتکاب اکثر اجنبیوں کے بجائے بچوں کے سماجی ماحول میں پہلے سے موجود افراد کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ انٹرویو کے اکاؤنٹس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز اکثر استحصال اور بدسلوکی کو بڑھاتی ہیں جن کی جڑیں ذاتی تعلقات اور روزمرہ کی ترتیبات میں ہوتی ہیں۔

ایسے واقعات میں جہاں بچوں نے مجرم کو جاننے کی اطلاع دی، دوست یا جاننے والے سب سے زیادہ شناخت شدہ گروپ تھے۔ 24 فیصد واقعات میں، مجرم 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کا دوست یا جاننے والا تھا (N=19)، جب کہ 11 فیصد 18 سال سے کم عمر کے دوست یا جاننے والے شامل تھے (N=8)۔ پیشہ ور افراد کے ساتھ انٹرویوز نے عملی طور پر ان حرکیات کی مثالیں بیان کیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، پیشہ ور افراد اکثر ایسے بچوں کی مدد کرتے ہیں جنہیں ٹیکنالوجی کی سہولت سے جنسی زیادتی یا استحصال کا نشانہ بنایا جاتا ہے ان لوگوں کے ذریعہ جنہیں وہ دوست یا جاننے والے سمجھتے ہیں، بشمول ہم جماعت، ٹیوٹر، اساتذہ اور پڑوسی۔ 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کے رومانوی یا مباشرت شراکت دار 10 فیصد واقعات (N=8) کے لیے تھے، جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ کس طرح ڈیجیٹل جبر کے ذریعے نوجوانوں کے تعلقات اور طاقت کے عدم توازن کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ خاندان

کے افراد کو بھی مجرم قرار دیا گیا۔ 5 فیصد واقعات میں، مجرم 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کا خاندانی رکن تھا (N=4)، اور 18 سال سے کم عمر کے خاندان کے رکن کی شناخت مزید 5 فیصد (N=4) میں ہوئی۔ صرف 15 فیصد واقعات میں ایسا شخص شامل تھا جسے بچہ بدسلوکی سے پہلے نہیں جانتا تھا (N=11)، جس سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ بچوں کے جنسی استحصال اور استحصال کی حرکیات کی طرح، زیادہ تر نقصان بچے کی موجودہ سماجی دنیا میں موجود افراد کے ذریعے ہوتا ہے نہ کہ گمنام آن لائن اجنبیوں کے ذریعے۔ زیادہ تر بچوں نے ایک ہی مجرم کی نشاندہی کی (96 فیصد واقعات، N=50)، حالانکہ ایک چھوٹا تناسب (4 فیصد، N=2) متعدد مجرموں میں شامل تھا۔ ایسے معاملات میں جہاں بچوں سے پوچھا گیا کہ ان کا سب سے پہلے مجرم کا سامنا کہاں ہوا، جوابات نے آن لائن اور ذاتی ماحول کے درمیان اوورلیپ کو واضح کیا۔ بچوں نے انٹرنیٹ پر مجرم سے پہلی ملاقات کی اطلاع دی 28 فیصد، N=8، گھر میں (19 فیصد، N=6)، عوامی جگہ (23 فیصد، N=7) یا اسکول میں (4 فیصد، N=1)۔ ان نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم اکثر بچوں کو مجرموں سے جوڑتے ہیں، لیکن استحصال اور بدسلوکی کی جڑیں بھی گھر سمیت واقف جسمانی جگہوں پر ہوتی ہیں۔

تمام واقعات میں سے تقریباً 44 فیصد خصوصی طور پر آن لائن (N=34) ہوئے، جبکہ 5 فیصد آن لائن اور ذاتی طور پر ہوئے (N=4)۔ سوشل میڈیا سب سے زیادہ رپورٹ ہونے والا ڈیجیٹل پلیٹ فارم تھا، جس میں 44 فیصد واقعات (N=34) ہوتے ہیں، اس کے بعد آن لائن گیمز (5 فیصد، N=4) ہوتے ہیں۔ اسنیپ چیٹ اور واٹس ایپ سب سے زیادہ رپورٹ کیے گئے پلیٹ فارم تھے، جن میں سے ہر ایک 39 فیصد واقعات بالترتیب N=13 اور N=14 کے لیے تھا، جو استحصال اور بدسلوکی، جبر اور جنسی مواد کی گردش میں سہولت فراہم کرنے میں نجی پیغام رسانی کی ایپلی کیشنز کے مرکزی کردار کی عکاسی کرتا ہے۔

1. پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور جنسی زیادتی

کے روزمرہ کے تعلقات اور ماحول میں سرایت کر گیا ہے، ڈیجیٹل ٹولز کے ساتھ استحصال اور بدسلوکی کو ہونے، بڑھنے اور ترتیبات میں برقرار رہنے کے قابل بناتے ہیں۔

ایک ساتھ مل کر، یہ نتائج اس تلاش کو تقویت دیتے ہیں کہ پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی شاذ و نادر ہی گمنام آن لائن جگہوں تک محدود ہے۔ بلکہ، یہ بچوں

توجہ طلب: ساتھیوں کی طرف سے ہونے والا استحصال اور بدسلوکی

ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور ساتھیوں کے ذریعے بدسلوکی کے متعدد واقعات کے ساتھ، یہ نوٹ کرنا متعلقہ ہے کہ پاکستان مجرمانہ ذمہ داری کی عمر 10 سال مقرر کرتا ہے،²⁸ جسے بین الاقوامی معیار کے مطابق نسبتاً کم سمجھا جاتا ہے۔²⁹ تاہم، 10 سے 13 سال کی عمر کے بچے استغاثہ سے مستثنیٰ ہوسکتے ہیں اگر عدالت یہ طے کرتی ہے کہ ان میں اپنے اعمال کی نوعیت اور نتائج کو سمجھنے کے لیے کافی پختگی کی کمی ہے۔³⁰ مجرمانہ جرائم کے مشتبہ کے طور پر عدالتی کارروائیوں میں شامل بچے جووینائل جسٹس سسٹم ایکٹ میں بیان کردہ خصوصی تحفظات کے حقدار ہیں۔³¹

قانون کے ذریعے وضع کردہ فریم ورک کے کئی عناصر بچوں کے حقوق کے نقطہ نظر سے مثبت ہیں۔ قانون سے متصادم بچوں کو آزادانہ قانونی نمائندگی کا حق حاصل ہے،³² اور ان سے صرف ایک سینئر پولیس افسر ہی پوچھ تاچھ کر سکتا ہے جس کی مدد پروویشن یا سماجی بہبود کے افسر کی مدد سے ہو۔³³ سماعتیں عام طور پر عوام کے لیے بند کر دی جاتی ہیں³⁴ اور ایسی کسی بھی معلومات کو ظاہر کرنا جس سے بچے کی شناخت ظاہر ہو سکتی ہے تین سال قید کی سزا ہو سکتی ہے۔³⁵

قانون بحالی اور حراست کے متبادل کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ججز بچے کے پس منظر اور حالات کے بارے میں پروویشن افسر سے خفیہ رپورٹ کی درخواست کر سکتے ہیں،³⁶ اور پھر ان کی رہائی کا حکم دے سکتے ہیں۔ کمیونٹی سروس، جرمانے، معاوضہ یا مشاورت عائد کرنا؛ انہیں پروویشن پر رکھیں؛ یا 18 سال کی عمر تک پہنچنے تک یا کسی بھی حراستی اقدام کی مدت کے لیے، جو بھی پہلے ہو، نوعمروں کے بحالی مرکز میں ان کی تعیناتی کا حکم دیں۔³⁷

اس کے علاوہ، 16 سال سے کم عمر کے بچوں کے ذریعے کیے جانے والے کچھ جرائم، بشمول 'سائبر بلنگ'،³⁸ 'سائبر اسٹالنگ'،³⁹ اور بچوں کے جنسی استحصال کے مواد⁴⁰ اور جنسی استحصال⁴¹ سے متعلق جرائم کو جرم کا شکار ہونے والے کی رضامندی سے موڑ کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد جووینائل جسٹس کمیٹی سرزنش جاری کر سکتی ہے یا بدلے کا حکم دے سکتی ہے۔ ایک تحریری یا زبانی معافی؛ کمیونٹی سروس؛ جرمانے اور قانونی اخراجات کی ادائیگی؛ یا نوعمروں کی بحالی کے مرکز میں تعیناتی۔⁴²

ایک ہی وقت میں، قانونی فریم ورک میں کئی حدود ہیں۔ مجرمانہ ذمہ داری کی بہت کم عمر تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے جرائم کے تناظر میں خاص تشویش پیدا کر سکتی ہے۔ 10 سال کی عمر میں حد مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بہت چھوٹے بچے ممکنہ طور پر ایسے طرز عمل کے لیے فوجداری انصاف کے نظام میں شامل ہو سکتے ہیں جو محدود ڈیجیٹل خواندگی، آن لائن کارروائیوں کے نتائج کی مکمل سمجھ کی کمی، ساتھیوں کے دباؤ وغیرہ کی عکاسی کر سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں، ایک خالصتاً تعزیری طرز عمل مجرمانہ طرز عمل کا خطرہ لاحق ہوتا ہے جنہیں تعلیم، مشاورت اور بچوں کے تحفظ کے اقدامات کے ذریعے زیادہ مناسب طریقے سے حل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے قانون کے تحت تکنیکی سہولت فراہم کرنے والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی کئی شکلیں موڑنے کے اہل نہیں ہیں، کیونکہ ان میں سات سال سے زیادہ قید کی سزا ہوتی ہے، جو بچوں کے استحصال اور بدسلوکی سے متعلق معاملات میں بحالی یا بحالی کے ردعمل کے مواقع کو محدود کرتی ہے۔

28 Islamic Republic of Pakistan (1860). [Penal Code](#), section 82.

29 See United Nations Committee on the Rights of the Child (2019). [General comment No. 24 \(2019\) on children's rights in the child justice system](#), paragraphs 20 to 24.

30 Islamic Republic of Pakistan (1860). [Penal Code](#), section 83.

31 Islamic Republic of Pakistan (2018). [Juvenile Justice System Act](#).

32 Ibid., sections 3(1), 3(3).

33 Ibid., section 7.

34 Ibid., section 11(2).

35 Ibid., section 13(1).

36 Ibid., section 14.

37 Ibid., section 15.

38 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act](#), as amended in 2023. Section 24(A).

39 Ibid., section 24(2).

40 Ibid., section 22.

41 Ibid., section 21.

42 Islamic Republic of Pakistan (2018). [Juvenile Justice System Act](#), sections 2(m), 9.

2. اثرات



دوران لڑکوں کو مردانگی کے سخت اصولوں کی وجہ سے استحصال اور بدسلوکی کا انکشاف کرنے کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے، جہاں شکار کو کمزوری کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ایک ساتھ، یہ حرکیات بچوں کے تحفظ کو کمزور کرتی ہیں اور نقصان کے چکروں کو تقویت دیتی ہیں۔ ایک فرنٹ لائن ورکر کے مطابق، یہ خاص طور پر اس صورت میں ہو سکتا ہے جب مجرم بچے کے سماجی دائرے میں سے ہو، جیسے کہ خاندان اور جاننے والے۔

ٹیکنالوجی مسلسل نمائش اور بے بسی کا احساس پیدا کر کے تنہائی کو تیز کر سکتی ہے۔ مشترکہ فون کا استعمال رازداری کی کمی، جنریشن پاور گیپس اور نجی انکشاف کے لیے محدود متبادل جگہیں پیدا کرتا ہے، جو بچوں کو یہ محسوس کر سکتا ہے کہ ان کے پاس کہیں بھی نہیں ہے۔ یا تو آن لائن یا ذاتی طور پر - مدد حاصل کرنے کے لیے۔ پاکستان میں، جہاں جنسیت کے بارے میں کھلے عام بحث کو بدنام کیا جاتا ہے، بچوں کے پاس یہ بیان کرنے کے لیے زبان کی کمی بھی ہو سکتی ہے کہ کیا ہوا ہے، خاموشی کو تقویت دینے اور جذباتی انخلاء کو تقویت ملتی ہے۔

پیشہ ور والدین اس شدید درد، صدمے اور تکلیف کو بیان کرتے ہیں جو یہ جاننے کے بعد ہوتے ہیں کہ ان کے بچے کو ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ بہت سے والدین اپنے آپ کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں اور بعض صورتوں میں، یا تو ان کے بچے کی تکلیف کی وجہ سے اور/یا شرمندگی کی وجہ سے جو کمیونٹیز ان کا شکار ہوتی ہیں، اپنے آپ کو جسمانی طور پر نقصان پہنچانے کے خیالات رکھتے ہیں اور کبھی کبھار ایسا کرتے ہیں۔ کچھ والدین استحصال اور بدسلوکی کی وجہ سے کمیونٹی کے ہاتھوں ذلت محسوس کرنے کے بعد اپنے وقار کو بچانے کے لیے وہاں سے چلے جانے کا انتخاب کرتے ہیں۔ نقل مکانی کے نتیجے میں کمیونٹی اور معاش کا نقصان مزید پریشانی اور افسردگی کا باعث بن سکتا ہے۔ پاکستان میں والدین کے جذباتی ردعمل غم، جرم اور سماجی بے عزتی کے خوف سے تشکیل پاتے ہیں۔ بہت سے والدین الزام کو اندرونی طور پر پیش کرتے ہیں، یہ مانتے ہوئے کہ وہ اپنے بچے کی حفاظت کرنے میں ناکام رہے، جبکہ ساتھ ہی ساتھ کمیونٹی کے فیصلے سے بھی ڈرتے ہیں۔ یہ جذباتی ہنگامہ بچے کی مؤثر طریقے سے مدد کرنے کی ان کی صلاحیت کو خراب کر سکتا ہے، خاموشی اور تکلیف کے چکروں کو تقویت دیتا ہے۔

اسی طرح، بچوں کے خاندان، جن میں بہن بھائی بھی شامل ہیں، جنہیں ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا گیا تھا، اس استحصال یا زیادتی کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے اور ان کی کمیونٹی کے لوگ یہ کہہ کر ان کا فیصلہ کر سکتے ہیں:

انہوں نے اپنے بچے پر نظر نہیں رکھی، انہوں نے اپنے بچے کی مناسب پرورش نہیں کی، اسی لیے ایسا ہوا۔ (FW)

صفی اول کے کارکنان اور انصاف کے پیشہ ور افراد کے اشریوز یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کی مدد سے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے اثرات اس واقعے سے آگے بڑھتے ہیں۔ نقصان کا تجربہ بچوں کی روزمرہ زندگی، خاندانی تعلقات اور وسیع تر سماجی ماحول میں ہوتا ہے، جو اکثر جذباتی بہبود، حفاظت، تعلیم اور طویل مدتی مواقع کو متاثر کرتا ہے۔ یہ سیکشن بچوں اور خاندانوں پر تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور استحصال کے اثرات کا خاکہ پیش کرتا ہے جیسا کہ ان کی مدد کے لیے براہ راست کام کرنے والے پیشہ ور افراد نے بیان کیا ہے۔

سماجی انخلا، پریشانی اور تنہائی

جنسی استحصال اور بدسلوکی کے ابتدائی مظاہر میں سے ایک پیشہ ور افراد کا مشاہدہ بچوں کے رویے اور معمولات میں نمایاں تبدیلی تھی۔ استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچے غیر معمولی طور پر خاموش ہو سکتے ہیں، اپنے پیاروں سے الگ ہو سکتے ہیں یا سماجی طور پر خود کو الگ تھلگ کر سکتے ہیں۔ صفی اول کے کارکنان اور انصاف کے پیشہ ور افراد نے کھانے کی عادات میں خلل، اسکول میں ارتکاز میں کمی، روزمرہ کی سرگرمیوں میں دلچسپی میں کمی، ڈراؤنے خواب اور سونے میں دشواری کی بھی اطلاع دی۔

بہت سے معاملات میں، یہ رویے کی تبدیلیوں کو خاندانوں کے اندر غلط سمجھا گیا تھا۔ تعلیمی ناقص کارکردگی، سماجی کنارہ کشی یا چڑچڑاہٹ کو استحصال اور بدسلوکی کے ممکنہ اشارے کی بجائے نافرمانی یا کوشش کی کمی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، خاص طور پر ایسے سیاق و سباق میں جہاں بچوں کی ذہنی صحت اور جنسی استحصال کے بارے میں آگاہی محدود ہے۔ یہ غیر ارادی طور پر بچوں کے جذباتی بوجھ کو گہرا کر سکتا ہے اور گھر کے اندر اعتماد کو مزید کمزور کر سکتا ہے۔ خاندان کے ارکان کی طرف سے الزام بچے کو دوبارہ صدمہ پہنچا سکتا ہے، جیسا کہ ایک ماہر انصاف نے نوٹ کیا ہے

اگر بچہ محسوس کرتا ہے کہ جو کچھ ہوا اس کے لیے اسے مورد الزام ٹھہرایا جا رہا ہے۔ کہ یہ قصوروار کی غلطی نہیں تھی، بلکہ اس کی اپنی غلطی تھی۔ تو یہ جرم ہمیشہ کے لیے قائم رہتا ہے: 'میں وہاں کیوں گیا؟ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کسی کو کیوں نہیں بتایا؟' اس قسم کے تاحیات صدمے سے بچے کی جوانی میں ترقی متاثر ہوتی ہے۔ (JP)

اس کے نتیجے میں بچپن کے منفی تجربات بچے کی فلاح و بہبود کو شدید نقصان پہنچاتے ہیں، بشمول جرم، خود پر الزام، اضطراب، افسردگی اور مدد کی تلاش میں کمی، بار بار استحصال اور بدسلوکی کے خطرے میں اضافہ، اور یہاں تک کہ خودکشی بھی۔ اس کا اثر صنفی تعصب پر مبنی ہے: خاندانی عزت و غیرت کو خواتین کی جنسیت سے جوڑنے کی وجہ سے لڑکیوں کو شدید بدنامی، پابندیوں اور طویل مدتی نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس

کی صلاحیت میں خلل ڈال سکتا ہے۔ جیسا کہ ایک فرنٹ لائن ورکر نے وضاحت کی:

”

وہ اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیتے ہیں۔ عام طور پر، بچے کہتے ہیں، 'میں بڑا ہو کر ایسا بننا چاہتا ہوں'، لیکن ایسے بچے بالکل ایسا سوچنا چھوڑ دیتے ہیں۔ لہذا، صرف حال ہی برباد نہیں ہوتا، بلکہ بچے کا مستقبل بھی بگڑ جاتا ہے، کیونکہ وہ اس پر توجہ دینا یا اس میں سرمایہ کاری کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ بچے کے لیے مشاورت انتہائی ضروری ہے، اور والدین کے لیے بھی ضروری ہے۔ (FLW)

”

ایک نوعمر لڑکے کے معاملے پر غور کرنے والے ایک پیشہ ور نے نوٹ کیا کہ کس طرح استحصال اور بدسلوکی بنیادی طور پر اعتماد اور اعتماد کو ختم کر سکتی ہے:

”

اگر ایک 14 سالہ بچہ اعتماد کھو دیتا ہے... تو اس کی زندگی میں آنے والی بہت سی چیزیں مشکل ہو جاتی ہیں - معاشرے کا دباؤ، رشتہ داروں کا دباؤ، خاندان کا دباؤ۔ (FW)

”

خوف اکثر اس خیال سے بڑھ جاتا ہے کہ جنسی مواد اب بھی آن لائن گردش کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ یہ یقین کہ کوئی ویڈیو یا تصویر موجود ہے انتہائی بے چینی، اسکول سے اجتناب اور مسلسل بائپر ویچیلنس (مسلسل خوف اور حد سے زیادہ چوکنا پن) پیدا کر سکتا ہے:

”

بچے میں اتنا شدید خوف پیدا ہوا کہ اس نے سوچا کہ اگر وہ گھر سے چلا گیا تو لوگ اسے پہچان لیں گے، حالانکہ حقیقت میں وہ نہیں جانتے تھے، مجرم نے اسے بتایا تھا کہ 'میں نے یہ ویڈیو سب کو بھیجی ہے' اس خوف نے اس پر ایسا اثر ڈالا کہ اس نے پڑھائی چھوڑ دی، باہر جانے سے ڈرنے لگا، اور اسکول جانے سے بھی ڈرنے لگا۔ جن دنوں وہ غیر حاضر تھا، بعد میں وہ گھر سے چھپ گیا، لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ گھر سے باہر نہیں نکلا۔ کسی کونے میں، بازار یا پڑوس میں، کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ہم جماعت اسے دیکھیں۔ (FW)

”

والدین کو ان کے بچوں کے استحصال اور بدسلوکی کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے، ان کی بڑھی ہوئی رشتہ داری انہیں نظر انداز کر سکتی ہے، ان پر الزام لگا سکتی ہے یا انہیں مسترد کر سکتی ہے۔ مدد فراہم کرنے کے بجائے، جیسا کہ ایک پیشہ ور نے وضاحت کی:

”

معاشرہ اکثر ان کو نیچا دیکھتا تھا، ان پر الزام لگاتے ہوئے کہتا تھا کہ 'یہ تمہارے ساتھ ہوا ہے'۔ (FW)

”

پاکستان میں خاندانوں کو اکثر اجتماعی بدنامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ استحصال اور بدسلوکی کو نہ صرف مجرم کی ناکامی بلکہ والدین کی غفلت یا اخلاقی کمی کی عکاسی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ ماؤں کو غیر متناسب طور پر مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے، جو پدرانہ اصولوں کی عکاسی کرتے ہیں جو خواتین کو محدود اختیار یا مدد دیتے ہوئے خاندانی عزت و غیرت کی حفاظت کی ذمہ داری سونپتے ہیں۔ یہ الزام گھریلو تشدد، ترک کرنے یا طلاق تک بڑھ سکتا ہے، بچے کے ماحول کو مزید غیر مستحکم کر سکتا ہے۔ ایک پیشہ ور کے ذریعہ بیان کردہ ایک معاملے میں، بچے کی ماں کو ایک اضافی جذباتی بوجھ کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ خاندان کے افراد نے اس پر نظر انداز کرنے کا الزام لگایا، یہ کہتے ہوئے:

”

آپ اپنے بچوں کا خیال نہیں رکھتے، آپ ان پر توجہ نہیں دیتے۔ اس کے شوہر نے اس الزام کو مزید تقویت دیتے ہوئے اسے کہا، 'آپ کتنی نااہل ماں ہیں، آپ کے موجود ہوتے ہوئے اتنا سنگین واقعہ پیش آیا'۔ (FW)

”

ایک ماہر انصاف کے مطابق، ماں کو مورد الزام ٹھہرانا باپ کی طرف سے جسمانی تشدد اور طلاق تک جا سکتا ہے۔ خاندانی اور کمیونٹی کے وسیع ردعمل اکثر سپورٹ پر خاموشی کو ترجیح دیتے ہیں۔ قانونی ازالہ کے خواہاں خاندانوں کو سخت جانچ پڑتال، سماجی بائیکاٹ یا مقدمات واپس لینے کے دباؤ، تنہائی کو تقویت دینے اور احتساب کی حوصلہ شکنی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

خوف اور تحفظ کا فقدان

پیشہ ور افراد نے وسیع خوف کو تکنیکی سہولت والے استحصال اور بدسلوکی کا ایک عام نتیجہ قرار دیا۔ بچے نہ صرف مجرم کے سلسلے میں، بلکہ اسکول، خاندانی زندگی اور ان کی وسیع تر کمیونٹی میں بھی غیر محفوظ محسوس کر سکتے ہیں۔ خطرے کا یہ احساس ان کی مستقبل کا تصور کرنے یا استحکام کے احساس کو برقرار رکھنے

”

وہ محسوس کرتی رہی کہ اگر اس نے اطلاع دی تو اس کی شہرت کو نقصان پہنچے گا، یا اس کے گھر والوں کو بتایا جائے گا، اور اسے اس کے گھر والوں سے نقصان پہنچ سکتا ہے... پھر بھی، وہ اپنے خاندان سے دوبارہ رابطہ کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھی، اسے ڈر تھا کہ اگر وہ ان سے دوبارہ رابطہ کرتی ہے، تو پہلے ان کی بے عزتی اور شرمندگی ہو گی کہ یہ سب ان کی بیٹی کے ساتھ ہوا ہے، اور دوسرا، یہ سب کچھ اس خوف سے کہ شاید میں اسے قبول نہ کر رہا ہوں۔ (JP)

”

پیشہ ور افراد نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ بدنما داغ اکثر بچے سے آگے پورے گھر تک پھیلتا ہے۔ خاندانوں کو الزام، سماجی اخراج، اور کمیونٹی کے فیصلے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے:

”

بچہ محدود ہو جاتا ہے، اور خاندان بھی محدود ہو جاتا ہے، وہ انتہائی محدود ماحول میں رہنے لگتے ہیں، ذہنی طور پر ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں، وہ کسی سے اس پر بات نہیں کر سکتے، انہیں سہارے کی بجائے معاشرے کی طرف سے انکار کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہمدردی کے بجائے انہیں طعنے ملتے ہیں، اور یوں وہ ایک محدود، محدود جگہ میں رہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ (FW)

”

یہ اجتماعی بدنما خاموش رہنے، سماجی زندگی سے کنارہ کشی یا نمائش سے بچنے کے لیے مکمل طور پر نقل مکانی کے فیصلوں کو تشکیل دے سکتی ہے۔

طویل مدتی رکاوٹیں اور نقصان دہ سماجی ردعمل

پیشہ ور افراد نے بتایا کہ کس طرح بدنما داغ تعلیم، شادی کے امکانات، نقل و حرکت اور سماجی شمولیت پر دیرپا اثرات مرتب کر سکتے ہیں - خاص طور پر لڑکیوں کے لیے، جن کی جنسیت خاندانی عزت و غیرت سے بہت گہرا تعلق رکھتی ہے۔ پیشہ ور افراد نے اپنی زندگی بھر بدنظمی کے پائیدار اثرات کے بارے میں بات کی:

”

... بدنما داغ زندگی بھر ان کے ساتھ رہتا ہے، شادی، تعلیم اور والدین کو متاثر کرتا ہے۔ (JP)

”

بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی مسلسل گردش سے ہونے والے گہرے نقصان کے باوجود، پاکستانی قانون ڈیجیٹل سیکٹر پر اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے کچھ ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ خاص طور پر، آن لائن پلیٹ فارمز کو ایسے مواد کو بلاک کرنے یا ہٹانے کا پابند نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والوں کو حکام کو اس کی اطلاع دینے کی ضرورت ہے۔⁴³ یہ محدود ریگولیٹری فریم ورک ڈیجیٹل سروس فراہم کرنے والوں کو آن لائن بچوں کے جنسی استحصال اور جنسی زیادتی کی روک تھام میں فعال اتحادیوں کے طور پر پوزیشن دینے کے لیے موزوں نہیں ہے۔ اس کے بجائے، اس کا نتیجہ ایک ایسے نظام کی صورت میں نکلتا ہے جس میں پلیٹ فارمز کو ان کی خدمات میں بچوں کے لیے خطرات کی شناخت، تخفیف یا روک تھام کے لیے واضح طور پر ذمہ داری تفویض نہیں کی جاتی ہے۔ آن لائن تحفظ کے لیے بچوں کے حقوق پر مبنی نقطہ نظر کے لیے ڈیجیٹل سروس فراہم کنندگان پر مضبوط اور زیادہ فعال ذمہ داریوں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی خدمات کی ترقی اور آپریشن میں حفاظت کو بنیادی ڈیزائن کا حصہ بنانا (Safety by Design) کے اقدامات کو مربوط کریں۔ اس میں بچوں کے حقوق اور حفاظتی خطرات کا جائزہ لینا، عوامی مرئیات اور ناپسندیدہ رابطے کو محدود کرنے کے لیے بچوں کے استعمال کنندگان کے لیے رازداری کے لحاظ سے طے شدہ ترتیبات کو نافذ کرنا، بچوں کے جنسی یا استحصالی مواد کی نمائش کو کم کرنے کے لیے مواد کی سفارش کے نظام کے ارد گرد حفاظتی اقدامات کو مضبوط بنانا اور بچوں کے ذاتی ڈیٹا کو اکٹھا کرنا اور پروفائلنگ کو محدود کرنا، نیز خطرے سے متعلق واضح حفاظتی انتظامات کا تعین کرنا شامل ہے۔ ان حفاظتی اقدامات کو پلیٹ فارم کے ڈیزائن اور فن تعمیر میں شامل کرنے سے نقصان پہنچنے سے پہلے اسے روکنے میں مدد مل سکتی ہے، جنسی مواد کی گرومنگ، زبردستی اور غیر متفقہ تقسیم کے مواقع کو کم کرنے، اور بچوں کے لیے محفوظ ڈیجیٹل پلیٹ فارم پیدا کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

بدنامی، غیرت اور برادری کی سطح پر اثرات

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، پیشہ ور افراد نے زور دیا کہ استحصال اور زیادتی کے اثرات غیرت اور شرم سے منسلک سماجی اصولوں سے گہرے طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ بچے اور خاندان خوفزدہ ہو سکتے ہیں کہ انکشاف کرنے سے بے عزتی، سزا یا طویل مدتی ساکھ کو نقصان پہنچے گا، جس کی وجہ سے رپورٹ کرنا سماجی طور پر نقصان دہ محسوس ہوتا ہے۔ ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک لڑکی کا اعتماد بحال کرنے کے سست عمل کو بیان کیا جو زیادتی کے بعد اپنے خاندان کی طرف سے رد کیے جانے سے ڈرتی تھی:

43 See International Center for Missing and Exploited Children (2023). [Child Sexual Abuse Material: Model Legislation & Global Review](#), 67.

شدید جسمانی اور ذہنی صحت کے خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ صدمے کے جسمانی مظاہر، بشمول کھانے کے رویے میں تبدیلی کی وجہ سے وزن میں کمی، مشتعل ہو جانا اور بیہوش ہونا بھی پیشہ ور افراد نے دیکھا۔ پاکستان میں جنسی استحصال کے جسمانی نتائج اکثر انکشاف کے خوف، بدنامی یا بچوں کے لیے صحت کی سہولیات تک رسائی کی کمی کی وجہ سے طبی دیکھ بھال میں تاخیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ پیشہ ور افراد ایسی مثالوں کی وضاحت کرتے ہیں جہاں زندہ بچ جانے والوں کو صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات میں تاخیر سے لایا جاتا ہے، اگر بالکل بھی نہیں، فرانزک ثبوت جمع کرنے، بروقت علاج اور نفسیاتی حوالے سے مواقع کو محدود کرنا۔ نفسیاتی اثرات کو گہرے اور دیرپا کے طور پر بیان کیا گیا، جس میں اضطراب، افسردگی، جرم اور خودکو قصور وار سمجھنا شامل ہیں، جن کے نتیجے میں بعض صورتوں میں خودکشی کے خیالات یا کوششیں ہوتیں۔

گھریلو سطح کا معاشی تناؤ اور انصاف کی راہ میں رکاوٹیں۔

استحصال اور بدسلوکی کا اثر اکثر معاشی اور ادارہ جاتی ڈومینز تک پھیلتا ہے۔ ان لوگوں کے لیے جن کا ذریعہ معاش سماجی تعامل پر منحصر ہے، یہ واپسی تباہ کن معاشی اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر:

اگر باپ دکاندار ہے تو وہ اب اپنی دکان پر جانا نہیں چاہتا۔ اس وجہ سے ان کے معاشی حالات بھی خراب ہونے لگتے ہیں۔ کوئی کاروبار چلاتا ہے، اس ڈر سے کہ 'اگر ہمارے حالات سامنے آئے تو ہماری توہین ہو جائے گی'، پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (FW)

جبری ہجرت، بدنامی سے بچنے کے لیے کی گئی، اکثر والدین اور بچوں دونوں کے لیے سوشل نیٹ ورکس، معاشی مشکلات اور طویل نفسیاتی پریشانی کا نتیجہ ہے۔ ان خاندانوں کے لیے جو نقل مکانی پر مجبور ہیں، اس کے سنگین مالی اثرات ہو سکتے ہیں:

ہجرت کا مطلب ہے جائیداد کو کم قیمتوں پر فروخت کرنا، ملازمتوں یا کاروباروں کو ترک کرنا جن کو قائم کرنے کے لیے انہوں نے برسوں کام کیا، اور رشتہ داروں اور سماجی حلقوں کو پیچھے چھوڑنا۔ (JP)

کچھ خاندان لڑکیوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگا کر، انہیں سکول سے نکال کر، یا "عزت و غیرت کی بحالی (FW)" کے ذریعہ کم عمری یا جبری شادی کے لیے دباؤ ڈال کر جواب دیتے ہیں۔ والدین بچوں کو گھر سے باہر جانے کی اجازت نہ دے کر اور انہیں زندگی کے مواقع (JP) سے محروم کر کے ان کی تنہائی میں بھی حصہ ڈال سکتے ہیں۔ بدنامی کی وجہ سے، خاندان دوسری کمیونٹیز میں جانے کا فیصلہ کر سکتے ہیں جو بچوں کو رشتہ داروں، دوستوں اور واقف ماحول (JP) سے مزید الگ تھلگ کر سکتے ہیں۔ کچھ معاملات میں، والدین اپنے آپ کو بچے سے دور کر سکتے ہیں یا انہیں گھر سے باہر نکالنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ (FW) ایک جسٹس پروفیشنل نے ایک کیس کا ذکر کیا جہاں بچے کو خاندان کے ذریعہ جنسی استحصال اور بدسلوکی کے انکشاف کے نتیجے میں بے عزتی اور شرمندگی کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا۔ اس کی مثال ایک فرنٹ لائن ورکر نے دی ہے جس نے خاندانوں پر ان دباؤ کے اثرات کو یاد کیا:

وہ معاشرے کے دباؤ سے مجبور ہیں۔ اس وجہ سے، بچوں کی شادیوں کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں - جبری شادیاں - کیونکہ خاندان کہتے ہیں، 'ہمیں اپنی عزت و غیرت کی حفاظت کرنی چاہیے، اس لیے جلدی سے اس کی شادی کر دیں۔' یہ بہت عام بات ہے۔ (FW)

لڑکوں کو، جب کہ بدنامی بھی ہوتی ہے، خاموشی کی ایک مختلف شکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مردانگی کی ثقافتی توقعات انکشاف کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں، جس کی وجہ سے تمام بچوں پر قانون واضح طور پر لاگو ہونے کے باوجود لڑکوں کو جنسی استحصال کا شکار ہونے کے طور پر کم تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اس حقیقت سے مزید گہمیر ہوتا ہے کہ پاکستان میں ہم جنس کی جنسی سرگرمی کو جرم قرار دیا جاتا ہے،⁴⁴ جس سے لڑکوں کو بدنامی، مجرمانہ ذمہ داری یا بدسلوکی میں ملوث سمجھے جانے کے خوف کی وجہ سے رپورٹ کرنے کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔ لڑکوں کے ساتھ استحصال اور بدسلوکی کو اکثر کم کیا جاتا ہے، اس کی تردید کی جاتی ہے یا اسے تجربے کے طور پر تبدیل کیا جاتا ہے، جس سے صدمے کا کوئی ازالہ نہیں ہوتا اور طویل مدتی نفسیاتی نقصان کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

جسمانی اور نفسیاتی نتائج / اثرات

پیشہ ور افراد نے استحصال اور بدسلوکی کے متعدد جسمانی اثرات کو بھی بیان کیا۔ ذاتی طور پر بدسلوکی کے معاملات میں، انہوں نے عصمت دری کے جسمانی اثرات کا حوالہ دیا، بشمول غیر ارادی حمل، اسقاط حمل، جبری اسقاط حمل اور بعض صورتوں میں، بچے کی موت۔ لڑکیوں کے لیے، بدسلوکی کے نتیجے میں ہونے والے حمل غیر محفوظ اسقاط حمل، حمل کو زبردستی جاری رکھنے یا کم عمری کی شادی کا باعث بن سکتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کو

”

ہجرت کا مطلب ہے کہ کم قیمتوں پر فروخت کرنا، مزدوروں یا کاروباروں کو ترک کرنا جن کو قائم کرنے کے لیے برسوں کا کام کیا، اور انہوں نے سماجی حلقوں کو پیچھے چھوڑنا۔ (JP)

“

”

اس کا قبیلہ، کمیونٹی کے بااثر افراد اور مقامی رہنما، سبھی اس کی حفاظت کے لیے احتجاج کر رہے ہیں۔ (FW)

“

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح معاشی کمزوری اور سماجی درجہ بندی آپس میں ایک دوسرے کو آپس میں جوڑ سکتی ہے، جس سے مجرموں کو مالی مشکلات اور کمیونٹی کے اثر و رسوخ کا فائدہ اٹھا کر جوابدہی سے بچایا جا سکتا ہے۔ طاقت کا عدم توازن نہ صرف کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بنائے جانے کے امکانات کو بڑھاتا ہے بلکہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ڈرانے دھمکانے اور سماجی تنہائی کا شکار بھی کرتا ہے۔ جیسا کہ یہ کیس واضح کرتا ہے، یہ انصاف تک ان کی رسائی کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

پاکستان میں استحصال اور بدسلوکی کے خلاف خاندانوں کے ردعمل کی تشکیل میں معاشی کمزوری ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یومیہ اجرت پر انحصار کرنے والے گھرانوں کے لیے، چھوٹے کاروبار یا کمیونٹی کی بنیاد پر معاش، سماجی انخلاء کے فوری مالی نتائج ہو سکتے ہیں۔

اس کی روشنی میں، اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مجرم جان بوجھ کر کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو نشانہ بنا سکتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ مالی کمزوری خاندان کی انصاف کے حصول کی صلاحیت کو محدود کر سکتی ہے اور اگر استحصال اور بدسلوکی کا علم ہو جاتا ہے تو اس کے نتائج کو سنبھال سکتے ہیں۔ ایک معاملے میں، ایک مجرم نے خاندان کو ڈرایا اور خاندان کی معاشی مشکلات کا فائدہ اٹھا کر ان پر تصفیہ قبول کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ ایک اور پیشہ ور نے عدالت میں اس متحرک کو دیکھنے کا بیان کیا، جہاں بچے کا خاندان اکیلا کھڑا تھا، جب کہ مجرم حامیوں کے ایک بڑے گروپ کے ساتھ نمودار ہوا:

3. دیکھ بھال تک رسائی



انصاف کے پیشہ ور افراد اور صف اول کے کارکنان نے ان عوامل پر غور کیا جو متعلقہ صوبوں میں ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا شکار بچوں کی دیکھ بھال کی خدمات کے استعمال کو متاثر کر سکتے ہیں۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ مقدمات کے انتظام کا نظام اور خدمات کی فراہمی کا نظام پاکستان کے تمام صوبوں میں واضح طور پر مختلف ہوتا ہے۔ اگرچہ اس باب میں جن عوامل کی نشاندہی کی گئی ہے ان کا مقصد مکمل ہونا نہیں ہے، وہ ملک میں خدمات کی فراہمی میں اہم طاقتوں اور چیلنجوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ قانونی اور پالیسی کے تجزیے کا ڈیٹا بچوں کے لیے دستیاب طریقہ کار اور تحفظات پیش کرتا ہے جب وہ خدمات تک رسائی حاصل کرتے ہیں، جبکہ پیشہ ور افراد اور نوجوانوں کے ساتھ انٹرویوز ان خدمات کی فراہمی اور تاثیر، امید افزا طریقوں اور درپیش چیلنجوں کے بارے میں اہم نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔

ادارہ جاتی ڈھانچہ اور خدماتی نظام

الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ، جیسا کہ 2023 میں ترمیم کیا گیا، وسیع پیمانے پر فراہم کرتا ہے کہ حکومت متعلقہ ایجنسیوں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ مل کر، ایکٹ کے تحت جرائم کے متاثرین کی مدد کے لیے ایک طریقہ کار قائم کرے گی۔⁴⁵ تاہم، وفاقی قانون واضح طور پر ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کی بازیابی اور بحالی کا قابل نفاذ استحقاق قائم نہیں کرتا ہے، اور ان کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنائے گئے وقف امدادی پروگراموں کے محدود ثبوت موجود ہیں۔

حکومت اس وقت بہاولپور، لاہور، ملتان، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی اور پشاور کے سرکاری ہسپتالوں کے اندر کل 10 انسداد عصمت دری کے کرائسز سیل چلا رہی ہے۔⁴⁶ یہ مربوط خدمات مہیا کرتی ہیں، بشمول طبی علاج، نفسیاتی سماجی مشاورت، قانونی رہنمائی اور فرانزک سپورٹ۔⁴⁷ ان کا مینڈیٹ جنسی تشدد کا نشانہ بننے والے بچوں کی مدد تک پھیلا ہوا ہے، بشمول ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور موجودہ قانون سازی کے تحت بدسلوکی کے جرائم۔⁴⁸

بحالی اور بحالی کی خدمات کی فراہمی کے لیے متعلقہ چائلڈ پروٹیکشن فریم ورک اور میکانزم بھی صوبائی اور علاقائی سطح پر پائے جاتے ہیں۔ ایک مثالی مثال اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ ہے، جو بچے کے بہترین مفادات کے اصول کے مطابق تحفظ اور مدد کی ضرورت والے بچوں کے لیے انفرادی نگہداشت کے منصوبے تیار کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے، جن میں جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچے بھی شامل ہیں۔⁴⁹ اسی طرح کے فریم ورک میں بلوچستان چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ،⁵⁰ جو خطرے میں پڑنے والے یا استحصال اور بدسلوکی، تشدد، استحصال، نظرانداز اور بچوں کی اسمگلنگ سے بچ جانے والے بچوں کی روک تھام، تحفظ، بحالی اور انضمام کے لیے خدمات فراہم کرتا ہے۔ یہ میکانزم بھی قائم کرتا ہے جیسے کہ بچوں کے تحفظ کے یونٹس، ایک ریفرل سسٹم، ٹرانزٹ شیلٹرز، اور متاثرہ بچوں کے لیے نفسیاتی، قانونی اور طبی امداد کی خدمات۔ سندھ چائلڈ پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ،⁵¹ خیبرپختونخوا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر ایکٹ،⁵² گلگت بلتستان چائلڈ پروٹیکشن ریسپانس ایکٹ⁵³ اور پنجاب بے سہارا اور نظرانداز بچوں کا ایکٹ،⁵⁴ اگرچہ دائرہ کار محدود ہے، حفاظتی اقدامات بھی فراہم کرتے ہیں۔

مئی 2026 تک، پاکستان میں ملک بھر میں کل 46 ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹس تھے،⁵⁵ جن کو مزید کھولنے کا منصوبہ ہے۔ صوبائی حکام کے زیر انتظام، وہ بچوں پر تشدد، بدسلوکی، استحصال، نظر اندازی اور نقصان دہ طریقوں پر مشتمل مقدمات کے استقبال، رجسٹریشن، تشخیص، کیس کی منصوبہ بندی اور حوالہ دینے کے مرکز کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ براہ راست خدمات بھی فراہم کرتے ہیں، بشمول نفسیاتی مدد اور عارضی پناہ گاہ۔⁵⁶ تاہم، ضلع چائلڈ پروٹیکشن یونٹس زیادہ تر خیبر پختونخوا اور پنجاب میں مرکوز دکھائی دیتے ہیں، اور ان صوبوں میں بھی مکمل ضلعی کوریج حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ خیبرپختونخوا کے 37 اضلاع میں 21 یونٹس ہیں، جن میں فروری 2026 میں پانچ اضافی یونٹس کے لیے عوامی فنڈز کا اعلان کیا گیا تھا۔⁵⁷ مکمل صوبائی/علاقائی کوریج کی عدم موجودگی میں، ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا شکار بچوں کے لیے امدادی خدمات تک رسائی اضلاع اور صوبوں میں کافی مختلف ہو سکتی ہے۔ ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کی تعداد کو بڑھانے کے علاوہ، مسلسل تحفظ کے نتائج کو یقینی بنانے کے لیے خدمات فراہم کرنے والوں کے درمیان مضبوط ہم آہنگی اور خدمات کا بہتر معیار بھی ضروری ہے۔⁵⁸

45 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act](#), as amended in 2023, section 45(A).

46 UNICEF Pakistan (May 2026). Personal communication.

47 UN Women (2025). [How Pakistan's Anti-Rape Crisis Cells are transforming support for survivors](#).

48 Islamic Republic of Pakistan (2021). [Anti-Rape \(Investigation and Trial\) Act](#). Schedule I.

49 Islamic Republic of Pakistan (2018). [Islamabad Capital Territory Child Protection Act](#). Sections 2(1), 3, 5(a), 14.

50 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Balochistan Child Protection Act](#).

51 Islamic Republic of Pakistan (2011). [Sindh Child Protection Authority Act](#).

52 Islamic Republic of Pakistan (2010). [Khyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Act](#).

53 Islamic Republic of Pakistan (2017). [Gilgit-Baltistan Child Protection Response Act](#).

54 Islamic Republic of Pakistan (2004). [Punjab Destitute and Neglected Children Act](#).

55 District Child Protection Units nationwide at time of publication: Balochistan (11) Quetta, Pishin, Lasbela, Killa Saifullah, Chaman, Chagi, Naseerabad, Jaffarabad, Jhak Magsi, Sohbat pur, Hub; Sindh (3) Karachi East, Hyderabad, Sukkur; KP (21) Abbottabad, Bannu, Batagram, Buner, Charsada, Chitral, Dir Lower, Kohat, Mardan, Peshawar, Swabi, Swat, Kurram, Khyber, Bajour, North Waziristan, Orakzai, Mohmand, South Waziristan, Kohat, Lakki; Punjab (7) Hafizabad, Sargodha, Attock, Toba Take Singh, DG Khan, Muzaffargarh, Rajanpur; ICT (1) Islamabad; GB (1) Gilgit; AJK (2) Muzaffarabad, Rawalakot.

56 UNICEF Pakistan (March 2024). Personal communication.

57 LEAD Pakistan (2026). [CM KP approves establishment of new child protection units in five districts](#). UNICEF Pakistan (May 2026). Personal communication.

58 UNICEF Pakistan (March 2024). Personal communication.

خوف کے ماحول میں بچوں کے اعتماد اور اختیار کی بحالی

جب بچے اور ان کے اہل خانہ کو شدید بدنامی کا خوف ہو تو خاموشی خود کی حفاظت کی ایک شکل کے طور پر کام کر سکتی ہے۔ طبی اور انصاف کی ترتیبات میں بچوں کے خوف اور ہچکچاہٹ کو دور کرنے کے لیے پریکٹیشنرز نے بار بار محتاط، متعلقہ کام کو بیان کیا۔ ایک فرنٹ لائن ورکر نے وضاحت کی، "لڑکی مکمل معلومات دینے میں ہچکچا رہی تھی... آہستہ آہستہ، کچھ سیشن منعقد کرنے کے بعد، میں اس کا اعتماد جیتنے میں کامیاب ہو گیا۔" ایک ماہر انصاف نے اسی طرح نوٹ کیا:

”

لڑکیاں شاذ و نادر ہی پوری کہانی یا تمام ثبوت بتاتی ہیں۔ وہ اکثر اس کا صرف ایک حصہ بتاتی ہیں۔ (JP)

“

جزوی انکشاف کو بے ایمانی کے طور پر نہیں دیکھا گیا، بلکہ خوف اور غیر یقینی کی صورت میں ایک محتاط ردعمل کے طور پر دیکھا گیا۔ بچوں کا خوف اکثر متوقع خاندانی نتائج میں جڑا ہوا تھا۔ جیسا کہ ایک صف اول کے کارکنان نے یاد کیا، ایک لڑکی نے اظہار کیا:

”

وہ بہت غیرت مند آدمی ہیں، مجھے مار ڈالیں گے۔ (FW)

“

یہ بیان اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ کس طرح عزت و غیرت کے بارے میں خدشات اور خاندانی ردعمل انکشاف کے بارے میں فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں، بچوں کی ہچکچاہٹ نہ صرف صدمے سے بلکہ ان کے اپنے سماجی ماحول میں مزید نقصان کے بارے میں قابل اعتبار خدشات سے تشکیل پاتی ہے۔

پریکٹیشنرز نے بچوں کو محفوظ محسوس کرنے اور سننے کے چھوٹے لیکن معنی خیز مواقع پیدا کر کے جواب دیا۔ ملاقات کی جگہوں کے بارے میں انتخاب کی پیشکش - "آپ کہاں ملنا چاہیں گے؟ McDonald's؟ (JP)" ادارہ جاتی ترتیبات کی رسمیت اور دباؤ کو کم کرنے میں مدد کی۔ صنفی حرکیات کی حساسیت کو بھی ضروری قرار دیا گیا تھا:

”

وہ ہماری موجودگی میں بولنے میں آرام سے نہیں تھی اور وہ صرف خاتون ماہر نفسیات سے بات کرنا چاہتی تھی... ہم نے اس مطالبے کا احترام کیا۔ (FW)

“

اس طرح کی ترجیحات کا احترام کرنے سے اضطراب کو کم کرنے میں مدد ملی اور مزید کھلے رابطے میں مدد ملی۔ یہ مثالیں واضح کرتی ہیں کہ اس تناظر میں، بچوں پر مرکوز دیکھ بھال کا بصورت دیگر خوفزدہ کرنے والے نظاموں میں وقار، پیشین گوئی اور انتخاب کے احساس کو بحال کرنے سے قریبی تعلق ہے۔ نفسیاتی حفاظت نہ صرف طبی تکنیکوں کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے بلکہ طاقت کو دوبارہ تقسیم کرنے کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے - بچوں کو یہ تعین کرنے کی اجازت دیتا ہے کہ وہ کس سے بات کرتے ہیں، وہ کہاں بولتے ہیں اور مدد کی تلاش کے حصے کے طور پر انکشاف کیسے ہوتا ہے۔ ایسی پالیسیاں جو ان سماجی ثقافتی حرکیات کو نظر انداز کرتی ہیں، خاموشی کی غلط تشریح کرنے کا خطرہ لاحق ہوتی ہیں، بجائے اس کے کہ احتیاطی خود حفاظتی کے طور پر معاونت کی ترتیبات میں عدم تعاون۔

انصاف کے عمل کے دوران نفسیاتی تحفظ

انصاف اور دیکھ بھال تک رسائی نہ صرف طریقہ کار ہے بلکہ متعلقہ ہے۔ بچے بامعنی طور پر شرکت، تحفظ یا علاج کے اپنے حقوق کا استعمال نہیں کر سکتے جب تک کہ پہلے نفسیاتی تحفظ قائم نہ کیا جائے۔

تمام معاملات میں، پریکٹیشنرز نے جذباتی استحکام کو دیکھ بھال کے جزو کے طور پر نہیں، بلکہ اس شرط کے طور پر بیان کیا جو بعد میں انصاف کے عمل کو قابل عمل بناتی ہے۔ جذباتی استحکام کو بعض اوقات صحت یابی کے حق کے بجائے گواہی کے قابل بنانے کے لیے ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ پریکٹیشنرز کو اکثر بچے کے ساتھ پہلے رابطے پر شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا — "وہ انتہائی خوف میں تھی (FW)" اور، بعض صورتوں میں، خودکشی کا خیال:

”

وہ ایسی باتیں کہہ رہی تھی، 'میں مر جاؤں گی...' تو سب سے پہلا کام جو میں نے کیا وہ اسے پرسکون کرنا تھا۔ (FW)

“

نفسیاتی مدد کے بغیر، تفتیشی عمل اکثر رک جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک جسٹس پروفیشنل نے * نوٹ کیا:

”

اس سے پہلے کہ وہ واضح حساب دے سکے متعدد مشاورتی سیشنز کی ضرورت تھی۔ (JP)

“

نقصان کو بیان کرنے کی قابلیت - جو ظاہری عمل کا مرکز ہے - بچے کے جذباتی ضابطے پر منحصر تھی۔

کی خدمات کے حصول یا یہاں تک کہ بچوں کے تحفظ کے نظام کے ساتھ محض مشغولیت پر فوقیت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ نظام اور کمیونٹیز پر شہریوں کے اعتماد کی کمی کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ وہ استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے کے بعد انہیں اور ان کے بچے کو قبول کریں۔

الزام تراشی اکثر گھرانوں میں گردش کرتی رہتی ہے۔ ایک پریکٹیشنر نے مشاہدہ کیا، "والد عام طور پر کہتا ہے... یہ سب ماں کی غلطی ہے (JP)"، یہ بتاتا ہے کہ کس طرح ذمہ داری کو اندرونی طور پر ری ڈائریکٹ کیا جا سکتا ہے، اور اکثر مجرم کی طرف جانے کے بجائے اسے صنفی بنیادوں پر رکھا جاتا ہے۔ زیادہ پابندی والے جوابات میں، "لڑکیوں کو گھر میں قید کر دیا جاتا ہے۔ ان کے فون چھین لیے جاتے ہیں... تقریباً قیدیوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے (JP)"، مؤثر طریقے سے بدسلوکی کے بعد بچے پر اضافی پابندیاں لگاتے ہیں۔

اسی وقت، پریکٹیشنرز نے اس بات پر زور دیا کہ جب مناسب طریقے سے مشغول ہوں تو خاندان مضبوط اتحادی بن سکتے ہیں۔ کونسلنگ کی کوششیں اکثر حفاظتی شرائط میں والدین کی ذمہ داری کی اصلاح پر توجہ مرکوز کرتی ہیں: "وہ آپ کی بیٹی ہے... آپ کو اس کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ (FW)" ایک اور پریکٹیشنر نے عکاسی کی، "بچے کا پہلا سپورٹ سسٹم والدین ہیں... اگر والدین بچے کی حمایت نہیں کر رہے ہیں، تو آپ یا میں یہ کیسے کر سکتے ہیں؟" (FW)

یہ اکاؤنٹس اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ صدمے سے باخبر نگہداشت صرف بچوں پر توجہ نہیں دے سکتی۔ جہاں خاندانی رویوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، خدمات کے ساتھ مصروفیت ٹوٹ سکتی ہے۔ جہاں خاندانوں کو بدنامی اور خوف سے آگے بڑھنے میں مدد ملتی ہے، وہاں بچوں کی بحالی زیادہ پائیدار ہو جاتی ہے۔ ایسی مداخلتیں جو خاندانی سطح کی حرکیات کو حل نہیں کرتی ہیں، وسیع تر ادارہ جاتی اصلاحات کے اثرات کو محدود کرنے کا خطرہ ہے۔

سول سوسائٹی کی تنظیمیں ساختی طور پر کمزور نظام میں خدمات کے لیے ایک پل کا کام کرتی ہیں۔

کمیونٹی کی سطح پر، سول سوسائٹی کی تنظیمیں اور بین الضابطہ ٹیمیں اکثر ریاستی نظام کے اندر موجود خلاء کی تلافی کرتی ہیں۔ پریکٹیشنرز نے اضلاع میں خاندانوں کو مدد کے ساتھ منسلک کرنے کی وضاحت کی: "ہم تقریباً ہر ضلع میں ماہرین نفسیات کے حوالے سے خاندانوں کو جوڑتے ہیں۔ (FW)" پیچیدہ معاملات میں اجتماعی ہم آہنگی کی ضرورت ہوتی ہے: "اس کے لیے پوری ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے... ماہر نفسیات نے بہت اہم کردار ادا کیا۔" (FW)، اس خیال کو تقویت دیتے ہوئے کہ "یہ ٹیم ورک ہے۔ پوری ٹیم کو ایک ساتھ چلنا ہوگا۔ (JP)" یہ اکاؤنٹس اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ کس طرح بچوں کے تحفظ کے جوابات رسمی طور پر سرایت شدہ سروس پاتھ ویز کے بجائے رشتہ دار نیٹ ورکس پر انحصار کرتے ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ سول سوسائٹی کی تنظیموں کی مصروفیت قانونی کارروائیوں کے بند ہونے سے آگے بڑھ گئی: "ہمارا کام صرف انصاف کے حصول سے ختم نہیں ہوتا... ہم اسے فراہم کرتے رہیں گے۔ (FW)" پائیدار بحالی پر یہ زور بحالی اور دوبارہ انضمام کے بچوں کے

اگرچہ کچھ پریکٹیشنرز بچوں پر مبنی طریقوں کو استعمال کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں، عملی طور پر بچوں کی فلاح و بہبود کے خطرات کو قانونی طریقہ کار میں سہولت فراہم کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ بچوں کے حقوق کے نقطہ نظر سے، یہ ایک اہم پالیسی سوال اٹھاتا ہے: کیا نفسیاتی نگہداشت کو ایک داخلی حق کے طور پر اہمیت دی جاتی ہے، یا بنیادی طور پر قانونی نتائج کو محفوظ بنانے کے طریقہ کار کے طور پر؟ جیسا کہ ایک فرنٹ لائن ورکر نے وضاحت کی، تفتیشی ترجیحات کو اس وقت تک روک دیا گیا جب تک کہ بچہ خود کو مستحکم نہ محسوس کرے:

ہمارا پہلا قدم اس کی مشاورت شروع کرنا اور اس سے کوئی بھی تفتیشی سوال پوچھنے سے پہلے اسے معمول کی زندگی میں واپس آنے میں مدد کرنا تھا۔ (JP)

خصوصی پولیس اہلکاروں نے ادارہ جاتی ماحول کی اصلاح کرتے ہوئے خود کو قصوروار ٹھہرانے اور خوف کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ جیسا کہ ایک افسر نے ایک بچے کو بتایا:

یہ تھانہ تمہارے لیے ہے... تمہاری وجہ سے کچھ غلط نہیں ہوا۔ (JP)

اس طرح کے بیانات محض یقین دہانی کے طور پر کام نہیں کرتے بلکہ بچے سے اخلاقی ذمہ داری کو دوبارہ تفویض کرنے کی کوشش کے طور پر کام کرتے ہیں۔ تاہم، ان اکاؤنٹس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ انفرادی پریکٹیشنرز بچوں کو کچھ مدد فراہم کر سکتے ہیں، لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ آیا باقاعدہ انصاف کے عمل کے دوران بچوں کے لیے نفسیاتی تحفظ کو فعال کرنے کے لیے بچوں پر مرکوز عمل پورے نظام میں سرایت کر رہے ہیں۔

خاندانی رویے اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ آیا بچوں کے تحفظ کے پریکٹیشنرز کے ساتھ مشغولیت ممکن ہے۔

دیکھ بھال کرنے والے گیٹ کیپرز اور تحفظ کے ممکنہ ذرائع دونوں کے طور پر ابھرے۔ ابتدائی خاندانی ردعمل بعض اوقات خدمات اور بحالی کے راستوں تک رسائی کو محدود کر دیتے ہیں۔ کچھ معاملات میں، "خاندان نے لڑکی کو واپس [گھر] لے جانے سے انکار کر دیا" جب وہ اس کے ساتھ بدسلوکی (FW) کے بارے میں آگاہ ہوئے، اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ بدنامی داغ کس طرح حفاظتی جہتوں کو زیر کر سکتا ہے۔ کمیونٹی کے فیصلے کا خوف واضح تھا: "اگر ہم اس لڑکی کو واپس لاتے ہیں... ہمیں لوگوں کے طعنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (FW)" یہ ردعمل ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح ساکھ اور خاندانی عزت و غیرت کے بارے میں خدشات بچے کی فلاح و بہبود اور تحفظ

حقوق کے اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے، اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ صرف انصاف کے عمل سے حفاظت، فلاح یا وقار بحال نہیں ہوتا ہے۔

تاہم، سول سوسائٹی کی تنظیموں کے نیٹ ورکس پر انحصار ساختی خدشات کو جنم دیتا ہے۔ جہاں صدمے سے باخبر نگہداشت کا انحصار رشتہ دار خیر سگالی اور بیرونی تنظیموں پر ہوتا ہے، وہاں رسائی ناممکن اور پائیداری غیر یقینی ہو جاتی ہے۔ ریاستی اداروں کے ساتھ سول سوسائٹی کی تنظیموں کی سربراہی میں خدمات کے انضمام کو مضبوط کرنا، بشمول معیاری، صدمے سے آگاہ طریقوں، باضابطہ حوالہ جات کے راستے اور خصوصی این جی او سروس کی فراہمی کے لیے پائیدار ریاستی فنڈنگ، اس وسائل کے محدود تناظر میں اہم ہے۔

یہ ساختی نزاکت خاص طور پر ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے لیے وسیع پولیسنگ، نگرانی اور تفتیشی ردعمل کے مطالبات کے تناظر میں اہم بن جاتی ہے۔ اگرچہ پتہ لگانے اور نفاذ کے طریقہ کار کو مضبوط بنانے کو اکثر پیشرفت کے طور پر تیار کیا جاتا ہے، صدمے سے باخبر تحفظ کے نظام میں متوازی سرمایہ کاری کے بغیر شناخت میں اضافہ غیر ارادی نقصانات پیدا کرنے کے خطرات کا باعث بنتا ہے۔

جب تکنیکی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کی شناخت ڈیجیٹل مانیٹرنگ، پلیٹ فارم رپورٹنگ یا قانون نافذ کرنے والے آپریشنز کے ذریعے کی جاتی ہے لیکن ان کو بدنامی، خاندانی انتقامی کارروائیوں، تفتیش کے دوران دوبارہ ذہنی صدمے کا سامنا یا نفسیاتی نگہداشت تک محدود رسائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو مداخلت کے حفاظتی ارادے کو کمزور کیا جا سکتا ہے۔ ایسے سیاق و سباق میں، کھوج اکثر تحفظ سے پہلے ہو سکتی ہے۔ مربوط ریفرل پاتھ ویز، تربیت یافتہ عملے اور بحالی کی مستقل خدمات کے بغیر، بچوں کو مناسب مدد کے بغیر بار بار پوچھ گچھ، طویل قانونی عمل یا کمیونٹی کے ردعمل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

کمیونٹی پر مبنی خدمات کو مضبوط بنانا، ریفرل میکانزم کو باضابطہ بنانا اور پورے سسٹم میں صدمے سے آگاہ معیارات کو سرایت کرنا اس لیے تفتیشی صلاحیت کی کسی بھی توسیع کے ساتھ ہونا چاہیے۔ صرف شناخت سے تحفظ نہیں ہوتا۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا جواب دینے والے پیشہ ور افراد کی فلاح و بہبود

پیشہ ور افراد پر جذباتی نقصان: خطرناک صدمے اور تکلیف

پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا جواب دینے والے پیشہ ور افراد کو اہم نفسیاتی دباؤ کا سامنا ہے۔ بچوں کے صدمے، والدین کی پریشانی، مزید تشدد کے خطرات اور گرافک بدسلوکی کے مواد کی نمائش جذباتی تھکن اور تکلیف میں معاون ہے۔ ایک جسٹس پروفیشنل نے اس تجربے کو اس طرح بیان کیا:

”

ایک گہرا صدمہ پہنچانے والا تجربہ... ایسی راتیں تھیں جو ہم سو بھی نہیں سکتے تھے۔ ذہنی تناؤ بہت زیادہ تھا۔ (JP)

”

کیسز کی جذباتی قربت، خاص طور پر جب پیشہ ور افراد کے اپنے بچے یا بہن بھائی ہوتے ہیں۔ اثر کو تیز کرتا ہے۔ ایک فرنٹ لائن ورکر نے "پورا دن ایک بچے کے رونے کی آواز سننے" اور خودکشی کی دھمکی دینے والی لڑکی کے پیغامات وصول کرنے کو بیان کیا، مزید کہا:

”

تو یقیناً مجھ پر دباؤ پڑتا ہے... اگر میں اسے نہیں بچا سکتا تو پھر میں کیا کروں؟ تو، میری دماغی صحت پریشان ہو جاتی ہے، اس قسم کے معاملات میں بہت زیادہ پریشان ہوتی ہے... اگرچہ ہم صف اول کے کارکنان ہیں، ہم پھر بھی انسان ہیں۔ (FW)

”

یہ اکاؤنٹس پیشہ ور افراد کے اخلاقی اور جذباتی بوجھ کو نمایاں کرتے ہیں، خاص طور پر ان حالات میں جن میں غیرت پر مبنی تشدد یا خودکشی شامل ہے۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے واقعات کی گرافک اور پریشان کن نوعیت - خاص طور پر جنسی استحصال کے مواد کی نمائش - کو بار بار انتظام کرنا مشکل بتایا گیا۔ ایک پیشہ ور کی عکاسی:

”

یہاں تک کہ ذاتی طور پر میرے لیے بھی، ایسے معاملات کو بضم کرنا بہت مشکل تھا... میں کئی دنوں تک بے چین تھا۔ آخر کار، میں نے اپنے تناؤ کے مشیر سے مشورہ کیا۔ (FW)

”

جب کہ اس فرد نے مشاورت تک رسائی حاصل کی، انہوں نے تسلیم کیا کہ "یہ معاملات ہمارے لیے کبھی بھی 'معمول' نہیں ہوتے۔" ایک اور جسٹس پروفیشنل نے کہا، "یہ کیس اتنا پریشان کن تھا کہ میں نے ذاتی طور پر اس کے بعد دو دن تک غیر معمولی محسوس کیا۔"

یہ اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح صنفی اصول پیشہ ورانہ خطرے سے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ تحفظ، شہرت اور نقل و حرکت کے بارے میں خدشات بچوں کے تحفظ اور انصاف کے کردار میں کام کرنے والی خواتین کو درپیش دباؤ کو بڑھا سکتے ہیں۔

یہ تجربات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے جوابات وسیع تر سماجی حرکیات سے تشکیل پاتے ہیں۔ اس لیے تحفظ کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے نہ صرف طریقہ کار اور قوانین بلکہ کام کرنے کے حالات اور سماجی ماحول پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے جس میں پیشہ ور افراد کام کرتے ہیں۔

خاص طور پر، صرف ایک جواب دہندہ نے تناؤ کی رسمی مشاورت کا ذکر کیا، جو تجویز کرتا ہے کہ ساختی ذہنی صحت کی مدد کو منظم نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ کام کی شدت اور اسے برقرار رکھنے کے لیے صف اول کے کارکنان کے لیے دستیاب معاون میکانزم کے درمیان ایک ادارہ جاتی فرق کی نشاندہی کرتا ہے۔ مؤثر بچوں کے تحفظ کو برقرار رکھنے کے لیے اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ پیشہ ور افراد کو خود مدد اور نگرانی تک رسائی حاصل ہو۔ مناسب نفسیاتی تحفظات کے بغیر، جلنا اور پریشانی طویل مدتی صلاحیت کو کمزور کر سکتی ہے۔

صنف کی بنیاد پر خطرات اور نظامی بدنامی

خواتین پیشہ ور افراد نے اضافی خطرات اور سماجی بدنامی کو بیان کیا۔ ایک فرنٹ لائن ورکر نے عکاسی کی:

”

ذاتی طور پر، ایک خاتون ہونے کے ناطے... جب آپ کو آدھی رات کو پولیس اسٹیشن جانا پڑتا ہے... عورت ہونے کے ناطے، مجھے لگتا ہے کہ اس قسم کے مسائل ہیں۔ (FW)

“

توجہ طلب: حفاظتی خطرات اور انصاف کی راہ میں رکاوٹ

نفسیاتی دباؤ کے ساتھ ساتھ پیشہ ور افراد کو براہ راست دھمکیوں اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے تحقیقات کے دوران کمیونٹی کی مزاحمت کو بیان کیا جبکہ دیگر پیشہ ور افراد نے کمزوری پر زور دیا:

”

جب ہم چھاپے مارنے جاتے ہیں تو بعض اوقات پڑوسی جمع ہو جاتے ہیں اور ملزمان کو بچانے کے لیے ہم پر حملہ کرتے ہیں... ہم نے کئی بار ان کا سامنا کیا ہے۔ چیلنجز بہت بڑے ہیں۔ (FW)

“

”

ہمارا عملہ بہت کمزور ہے... بہت سے لوگ ہمارے عملے سے رابطہ کرتے ہیں اور انہیں پیچھے ہٹنے کی دھمکی دیتے ہیں... ہمارے عملے کو کسی قسم کی سیکیورٹی فراہم نہیں کی جاتی ہے۔ (FW)

“

اس طرح کے خطرات نہ صرف پیشہ ور افراد کی ذہنی تندرستی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ تحقیقات کی سالمیت میں بھی رکاوٹ ڈالتے ہیں، جیسا کہ ایک پیشہ ور بچے کو استحصال اور بدسلوکی کی اطلاع دینے میں معاونت کرتا ہے:

”

ہماری تنظیم کو براہ راست دھمکیاں موصول ہوئیں۔ آپ کیوں ملوث ہو رہے ہیں؟ یہ ایک مقامی خاندانی مسئلہ ہے... ہمیں دھمکیوں کی متعدد تہوں کا سامنا کرنا پڑا... اگر میں... محفوظ نہیں ہوں تو... میں متاثرہ سے انصاف کا وعدہ کیسے کر سکتا ہوں؟ (FW)

“

یہ اکاؤنٹس واضح کرتے ہیں کہ کس طرح کیسز وسیع تر طاقت کے ڈھانچے کے اندر کام کرتے ہیں، بشمول کمیونٹی کے دباؤ اور بیرونی مداخلت کے خلاف مزاحمت۔ اس لیے پیشہ ور افراد کی حفاظت کو یقینی بنانا احتساب کے عمل کو برقرار رکھنے سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔

4. انکشاف اور رپورٹنگ



کیا بات بچوں کو بولنے سے روکتی ہے یا انہیں ظاہر کرنے کے قابل بناتی ہے؟

مدد طلب کرنا یا باضابطہ طور پر استحصال اور جنسی استحصال یا جنسی زیادتی کی رپورٹنگ اکثر بچوں کے لیے ایک انتہائی پریشان کن عمل ہوتا ہے، جس میں خوف، بے یقینی اور شرمندگی ہوتی ہے۔ یہ سیکشن مقداری اور کوالٹیٹیو ڈیٹا میں نشاندہی کی گئی ہے۔ اہم رکاوٹوں کا خاکہ پیش کرتا ہے جو پاکستان میں بچوں اور ان کے خاندانوں کو ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو ظاہر کرنے اور رپورٹ کرنے سے روکتی ہیں۔

کمیونٹی کی بدنامی اور متاثرہ بچے کو مورد الزام ٹھہرانا خوف پیدا کرتا ہے جو بچوں اور ان کے خاندانوں کو خاموش کر دیتا ہے۔

سروے کے نتائج اس بات کو تقویت دیتے ہیں کہ کس حد تک شرمندگی اور بے یقینی بچوں کی استحصال اور بدسلوکی کو ظاہر کرنے کی خواہش کو تشکیل دیتی ہے۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال یا بدسلوکی کے 77 واقعات میں سے، 29 فیصد کو ظاہر نہیں کیا گیا کیونکہ بچے نے شرمندگی محسوس کی، جب کہ 30 فیصد کو ظاہر نہیں کیا گیا کیونکہ بچے کا کہنا تھا کہ وہ نہیں جانتے کہ مدد کے لیے کہاں جانا ہے یا کس کو بتانا ہے۔ یہ رکاوٹیں انٹرویوز میں بیان کردہ سماجی حقائق کی براہ راست عکاسی کرتی ہیں، جہاں خاموشی اکثر نہ صرف مجرموں کے خوف سے بلکہ کمیونٹی کے فیصلے کے خوف سے ہوتی ہے۔

شدید اور وسیع برادری کا بدناما داغ - جو بدناما داغ اور شرم کے تصورات سے قریب سے جڑا ہوا ہے - بچوں اور ان کے خاندانوں کو تکنیکی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی اطلاع دینے سے روکنے والی بنیادی رکاوٹ کے طور پر ابھرتا ہے۔ خاندانوں کو اکثر خوف ہوتا ہے کہ رپورٹنگ ان کی کمیونٹی میں استحصال اور بدسلوکی کا باعث بنے گی، جس کے نتیجے میں بچے اور وسیع تر خاندان دونوں کی بے عزتی ہوگی۔ کچھ معاملات میں، جب بدسلوکی کا علم ہوا تو خاندانوں کو مکمل طور پر نقل مکانی پر مجبور کیا گیا۔



یہ واقعات عام ہیں لیکن کم رپورٹ کیے جاتے ہیں۔ ان کی اطلاع نہیں دی جاتی ہے کیونکہ خاندانوں کو لگتا ہے کہ اس سے شرمندگی ہوگی۔ بعض اوقات مقدمات رپورٹ کیے جاتے ہیں اور بعد میں دباؤ یا تصفیہ کی وجہ سے واپس لے لیے جاتے ہیں۔ اکثر دھمکیاں شامل ہوتی ہیں، اور ہم ان مقدمات کو مزید آگے بڑھانے سے قاصر ہیں۔ (FW)



پاکستان میں غیرت پر مبنی بدنامی نہ صرف کمیونٹی کی سطح پر بلکہ خود اداروں کے اندر بھی کام کرتی ہے۔ پیشہ ور افراد نے نوٹ کیا کہ پولیس افسران، صحت کے کارکنان اور یہاں تک کہ قانونی ماہرین غیر شعوری طور پر مروجہ سماجی اصولوں کے مطابق اخلاقی فیصلوں کو دوبارہ پیش کر سکتے ہیں، جس سے بچوں کے اس خوف کو تقویت ملتی ہے کہ انکشاف تحفظ کے بجائے الزام کا باعث بنے گا۔

ڈسٹرپٹنگ ہارم انکشاف کی تعریف کرتا ہے کہ بچہ یہ بتاتا ہے یا یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ ان کا جنسی استحصال کیا گیا ہے یا ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ انکشاف کئی شکلیں لے سکتا ہے: کچھ بچے جو کچھ ہوا اس کے بارے میں واضح طور پر بات کر سکتے ہیں، جبکہ دوسرے روئے، جسمانی زبان یا دیگر غیر زبانی اشاروں میں تبدیلیوں کے ذریعے بالواسطہ طور پر اپنا اظہار کر سکتے ہیں۔ انکشاف ہمیشہ جان بوجھ کر نہیں ہوتا ہے۔ یہ حادثاتی، جزوی یا غیر واضح ہو سکتا ہے، اور شاذ و نادر ہی ایک بار کا واقعہ ہوتا ہے۔ زیادہ کثرت سے، یہ ایک جاری عمل کے حصے کے طور پر بتدریج سامنے آتا ہے، جس کی تشکیل بچے کے تحفظ، اعتماد اور تیاری کے بڑھتے ہوئے احساس سے ہوتی ہے۔ بدسلوکی کی اطلاع دینے میں باضابطہ حکام کو آگاہ کرنا شامل ہے کہ بدسلوکی ہوئی ہے: اس میں پولیس، بچوں کا تحفظ یا قانونی حکام شامل ہو سکتے ہیں۔

یہ سیکشن ایسے عوامل پر روشنی ڈالتا ہے جو انکشاف اور رپورٹنگ کے قابل بنا سکتے ہیں اور بچوں کے لیے مدد حاصل کرنے کے لیے محفوظ حالات پیدا کر سکتے ہیں، جیسے معاون خاندان۔ نمونے کے چھوٹے سائز کی وجہ سے، سروے کے نتائج بچوں کے انکشاف اور رپورٹنگ کے راستوں کی نشاندہی نہیں کر سکتے ہیں لیکن ایک نقطہ آغاز فراہم کرتے ہیں، خاص طور پر جب انہیں معیار کے نتائج کے تناظر میں سمجھا جاتا ہے۔

بچے کس کو ظاہر کرتے ہیں؟

سروے کیے جانے سے پہلے پاکستان میں 12-17 سال کی عمر کے بچوں کے درمیان تکنیکی سہولت کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے 77 واقعات میں سے، 57 فیصد کسی کے سامنے ظاہر نہیں کیے گئے تھے (N=45)۔ دوسرے لفظوں میں، نصف سے زیادہ واقعات میں، بچوں نے والدین، دوست، استاد یا کسی دوسرے قابل اعتماد شخص کو استحصال یا بدسلوکی کے بارے میں نہیں بتایا۔ جن لوگوں سے بچوں کی مدد کی توقع کی جا سکتی ہے وہ اکثر بدسلوکی سے بے خبر رہتے ہیں۔ سروے کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ استحصال اور بدسلوکی کا انکشاف کرتے وقت، وہ اپنے دوستوں کو بتاتے تھے (N=11)۔ اس کے بعد ایک بھائی یا بہن کے سامنے انکشاف ہوا (N=6)۔ یہ تلاش اس اہم کردار کو نمایاں کرتی ہے جو دوست یا ہم عمر ساتھی قابل اعتماد معاون ثابت ہو سکتے ہیں اور مدد کے ذرائع کے طور پر ادا کر سکتے ہیں۔ اگرچہ بچوں سے استحصال اور بدسلوکی کی روک تھام یا جواب دینے کی ذمہ داری برداشت کرنے کی کبھی توقع نہیں کی جانی چاہیے، نتائج اس بات کو یقینی بنانے میں اہمیت کا اظہار کرتے ہیں کہ بچے جانتے ہیں کہ جب کوئی دوست مدد طلب کرتا ہے تو کس طرح جواب دینا ہے اور قابل اعتماد بالغوں اور خدمات سے مدد کے لیے کہاں جانا ہے۔ مؤثر حفاظتی نظاموں کو بچوں کو انکشاف کے راستوں میں اہم بات چیت کرنے والے کے طور پر پہچاننا چاہیے، جب کہ اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ تحفظ کی ذمہ داری بالغوں اور اداروں کے ساتھ مضبوطی سے برقرار رہے۔

”

اگر تم نے وہ نہیں کیا جو میں کہتا ہوں تو میں تمہاری ماں سے کہوں گا کہ تم میری نافرمانی کرو۔ تمہاری ماں مجھ پر اس سے زیادہ بھروسہ کرتی ہے جتنا وہ تم پر بھروسہ کرتی ہے۔ (JP)

”

نوکرانی نے یہ زیادتی کئی بار جاری رکھی اور ویڈیو ریکارڈ کی، لڑکی کو یہ دعویٰ کر کے بلیک میل کیا کہ وہ اسے پہلے ہی TikTok پر اپ لوڈ کر چکی ہے۔ ایک اور گھریلو ملازم بھی بدسلوکی میں ملوث تھا اور مواد کے آن لائن فروخت ہونے کی اطلاع دی گئی تھی:

”

جب دوسری نوکرانی آئی تو اس نے بچے کو بھی تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا، یہ کہتے ہوئے کہ وہ واٹس ایپ میسجز، واٹس نوٹ اور ویڈیوز کے ذریعے پہلی نوکرانی سے رابطے میں ہے، اس نے بچے کو یہ پیغامات سننے پر مجبور کیا اور اسے دھمکی دی کہ تم میرے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم نے پچھلی نوکرانی کے ساتھ کیا، ورنہ میں تمہاری ماں کو بتا دوں گا۔ (JP)

”

ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک کیس بیان کیا جس میں ایک نوجوان لڑکی کو اس کے کزن کے ذریعہ ابتدائی طور پر تیار کیا گیا اور اس کا آن لائن استحصال کیا گیا، جس نے بعد میں اسے مسلسل بدسلوکی پر مجبور کرنے کے لیے نمائش کی دھمکیوں کا استعمال کیا۔ کسی محفوظ بالغ کی طرف رجوع نہ ہونے کی وجہ سے بدسلوکی بڑھ گئی اور بالآخر متعدد مجرموں میں شامل ہو گئے:

”

اس نے اس کی دیکھ بھال کرنے کا ڈرامہ کیا، پھر اس کی ویڈیوز کا استعمال کرتے ہوئے اسے بلیک میل کیا۔ وہ خوفزدہ ہو گئی اور اسے معلوم نہیں تھا کہ کس سے مدد مانگے۔ وہ بعد میں دوسرے کزنز اور دوستوں کو لے کر آیا، اور انہوں نے اجتماعی طور پر اس کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی۔ (FW)

”

یہ کیس واضح کرتا ہے کہ قابل اعتماد بالغوں کی جانب سے پہلے کی مداخلت کس طرح مزید نقصان کو روک سکتی تھی۔ تاہم، اس طرح کی مداخلت کا انحصار بچوں پر ہوتا ہے کہ وہ بدسلوکی کو ظاہر کرنے کے لیے کافی محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ ایسی چیز جو بدنما داغ اور خوف اکثر روکتی ہے۔

پیشہ ور افراد نے مسلسل بدنامی کو پاکستان میں جنسی استحصال کی تمام اقسام کی وسیع پیمانے پر کم رپورٹنگ کا ایک اہم محرک قرار دیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ باضابطہ انصاف کے نظام تک رسائی خود بچوں اور خاندانوں کو مزید نقصان پہنچا سکتی ہے، کیونکہ قانونی کارروائیوں سے معاشرے میں اکثر استحصال اور بدسلوکی نظر آتی ہے۔ لہذا خاندانوں کو انصاف کے ممکنہ فوائد کو ان طویل المدتی سماجی نتائج کے خلاف وزن کرنے کی مشکل پوزیشن میں رکھا گیا ہے جن کا سامنا ان کے بچے کو ایسے تناظر میں کرنا پڑ سکتا ہے جہاں جنسی استحصال کو خاندانی عزت و غیرت کو نقصان پہنچانے کے لیے سمجھا جاتا ہے۔ یہ حرکیات دیہی علاقوں اور چھوٹے شہروں میں خاص طور پر شدید ہیں، جہاں سوشل نیٹ ورکس مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں اور گمنامی محدود ہے۔ ایسی ترتیبات میں، نمائش کا خطرہ فوری طور پر ہوتا ہے، اور خاندانوں کو انصاف کے راستے کی بجائے رپورٹنگ کو اپنی ساکھ کے لیے ایک بڑا خطرہ سمجھ سکتا ہے۔

”

رپورٹنگ کے لیے بہت ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگ سسٹم پر بھروسہ نہیں کرتے؛ انہیں تھانوں میں ہراساں کیے جانے اور طویل عدالتی کارروائیوں کا خوف ہوتا ہے۔ اہل خانہ کو خدشہ ہے کہ اگر یہ بیٹی ہے تو اس کا مستقبل تباہ ہو جائے گا؛ اگر یہ بیٹا ہے تو اس کا مستقبل بھی خراب ہو جائے گا۔ (JP)

”

ماہرین کے مطابق یہ خدشات بے بنیاد نہیں ہیں۔ بچوں کو اکثر اس استحصال اور بدسلوکی کے لیے مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے جس کا انہیں نشانہ بنایا گیا تھا اور انہیں والدین یا کمیونٹی کے اراکین کے سامنے انکشاف کرنے سے "انتہائی خوفزدہ" کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ بدنما داغ نہ صرف بچوں کو خاموش کر دیتا ہے بلکہ مجرموں کے ذریعے اس کا فعال طور پر استحصال بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ بچوں کو انکشاف سے ڈر لگتا ہے، مجرم بدسلوکی کو بڑھانے کے لیے نمائش، بلیک میل یا شرمندگی کی دھمکیوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی قابل اعتماد بالغ فرد سے بات کرنے میں تاخیر اس لیے مجرموں کے لیے نقصان کو گہرا اور طول دینے کے مواقع پیدا کرتی ہے۔

انٹرویوز میں ایک بار بار چلنے والا موضوع والدین کے رد عمل اور سماجی نتائج کے خوف کا اسٹریٹجک استعمال تھا۔ مجرموں نے انکشاف کو روکنے اور تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے اکثر بچوں کی سزا، بدنامی یا شرمندگی کی توقع پر انحصار کیا۔ ایک پراسیکیوٹر نے ایک کیس بیان کیا جس میں ایک گھریلو ملازم نے اپنی ماں کو بتانے کی دھمکی دے کر ایک بچے کو جنسی مواد تیار کرنے پر مجبور کیا:

انکشاف اور رپورٹنگ میں کلیدی کردار کے طور پر خاندانی تعاون

جب بچے استحصال اور بدسلوکی کا انکشاف کرتے ہیں، تو دیکھ بھال کرنے والوں کا ردعمل اس بات کا تعین کرنے میں اہم ہوتا ہے کہ آیا انہیں مدد ملتی ہے یا نہیں اور آیا رپورٹ کی جاتی ہے۔ تاہم، پیشہ وروں نے نوٹ کیا کہ خاندان کی مدد اکثر نازک ہوتی ہے اور اس کے لیے اہم حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیشہ ور افراد نے سختی سے اشارہ کیا کہ بچے اور نوجوان اکثر اپنے والدین کو بدسلوکی کے بارے میں جاننے سے بچنے کے لیے بہن بھائی کی مدد سے مدد لیتے ہیں:

یہ شکایات عام طور پر ہوتی ہیں کہ یا تو کوئی دوست یا بہن مجھ سے کہہ رہی ہے، 'ایک نابالغ لڑکی ہے جسے میں جانتا ہوں جو اس سے گزر رہی ہے، میڈم براہ کرم ہماری رہنمائی کریں کہ اس کا پیچھا کیسے کریں، ہم والدین کو شامل نہیں کرنا چاہتے۔ (JP)

معاون خاندان بچوں کو رپورٹنگ کے عمل کو نیویگیٹ کرنے اور کمیونٹی کے دباؤ کو برداشت کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ اس دباؤ کی وجہ سے، بہت سے بچے اور ان کے اہل خانہ صرف اس وقت مدد طلب کرتے ہیں جب وہ شدید پریشانی کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور اب تنہا صورت حال کو سنبھالنے کے قابل نہیں رہتے ہیں۔

خاندان عام طور پر ہم سے مغلوب ہو کر آتے ہیں - ذہنی، جسمانی اور سماجی طور پر۔ اگر وہ خود اسے سنبھال سکتے تو وہ ہمارے پاس نہیں آتے۔ وہ تب آتے ہیں جب دباؤ ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ (JP)

ایک پیشہ ور کے ذریعہ یاد کردہ ایک مثال میں، بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی موجودگی نے مدد لینے کے فیصلے کو متاثر کیا۔ ایک 17 سالہ لڑکے جس پر مردوں کے ایک گروپ نے جنسی استحصال کا نشانہ بنایا تھا، اس نے اپنے والدین کے سامنے بدسلوکی کا انکشاف کیا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ اس زیادتی کی ویڈیو شیئر کی جائے گی۔ اس موقع پر بچوں کے والدین نے حکام سے تعاون کی اپیل کی۔ ایسی صورتوں میں، انکشاف حفاظت یا اعتماد کے ذریعے نہیں، بلکہ مزید نقصان کے خطرے کے تحت ہو سکتا ہے:

لیکن جب بچہ اس کے گھر پہنچا - جیسا کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ آن لائن تشدد اکثر جسمانی تشدد میں کیسے بدل جاتا ہے - وہاں، چار بالغ مردوں نے اس کی عصمت دری کی۔ بچے نے فرار ہونے کی کوشش کی، لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا اور اس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ اس کے ساتھ ان لوگوں نے اس کی ویڈیوز بھی ریکارڈ کیں۔ (JP)

پاکستان میں پدرانہ خاندانی ڈھانچے میں، بنیادی فیصلہ ساز کی حیثیت - اکثر باپ یا سب سے بڑے مرد رشتہ دار - کیس آگے بڑھنے یا نہ ہونے پر نمایاں طور پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مائیں انکشاف کی حمایت کر سکتی ہیں لیکن ان کے پاس خاندان کی وسیع تر رضامندی کے بغیر عمل کرنے کے اختیار کی کمی ہو سکتی ہے، جس سے گھرانوں میں صنفی طاقت کی حرکیات کو نمایاں کیا جا سکتا ہے۔ ایک کیس میں، ایک نوجوان لڑکی کو گیمنگ ایپلی کیشن کے ذریعے تیار کیا گیا اور بعد میں اسے بہتہ خوری، جنسی استحصال اور مالی استحصال کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے والد نے ہراساں کرنے کے بعد ہی مدد طلب کی:

جب اس نے بدسلوکی کا ذکر کیا تو اس کے چہرے پر آنسو بہنے لگے۔ اس کی جذباتی حالت اتنی شدید تھی کہ اسے بیان کرنا مشکل ہے۔ (JP)

قانونی مشورہ لینے کے لیے اپنی رضامندی کے باوجود، والد ابتدائی طور پر خاندان اور برادری کے اثرات کے خوف کی وجہ سے رسمی رپورٹنگ کرنے سے گریزاں تھے۔ ایک وکیل کی مسلسل حمایت کے ساتھ، اس نے بالآخر جرم کی اطلاع دینے کے لیے اپنی بیٹی کی حمایت کی۔ پیشہ ور افراد نے اس بات پر زور دیا کہ والدین کو استحصال اور بدسلوکی کی اطلاع دینے کے لیے قائل کرنا اکثر ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات کا جواب دینے کے لیے سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے:

والدین کو قائل کرنا کہ بدسلوکی کو روکنے اور مستقبل میں ہونے والے واقعات کو روکنے کے لیے رپورٹنگ ضروری ہے۔ اس میں وقت لگا، لیکن آخرکار وہ راضی ہو گئے۔ (FW)

باضابطہ رپورٹنگ باضابطہ رپورٹنگ میکانزم

الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کے تحت بچوں کے خلاف تمام جرائم کو قانونی طور پر "قابل شناخت" ⁵⁹ کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے، یعنی مجاز تفتیشی ایجنسی ایک مقدمہ درج کر سکتی ہے، پہلی معلوماتی رپورٹ تیار کر سکتی ہے، تفتیش شروع کر سکتی ہے اور مجسٹریٹ کی پیشگی منظوری کے بغیر مشتبہ افراد کو گرفتار کر سکتی ہے۔ کسی بھی دوسرے قابل شناخت جرم کی طرح، الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کے تحت ہونے والے جرائم کی باقاعدہ پولیس یونٹوں کو بھی اطلاع دی جا سکتی ہے۔ رپورٹیں زبانی یا تحریری طور پر کسی بھی مخبر کے ذریعہ کی جا سکتی ہیں اور پہلی معلوماتی رپورٹ کے اندراج کو جنم دیتی ہیں۔ ⁶⁰

کسی بھی دوسرے قابل شناخت جرم کی طرح، الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کے تحت ہونے والے جرائم کی باقاعدہ پولیس یونٹوں کو بھی اطلاع دی جا سکتی ہے۔ رپورٹیں زبانی یا تحریری طور پر کسی بھی مخبر کے ذریعہ کی جا سکتی ہیں اور پہلی معلوماتی رپورٹ کے اندراج کو جنم دیتی ہیں۔ ⁶¹

اس کے بعد یہ رپورٹ نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی کو بھیجی جانی چاہیے، کیونکہ پولیس کے باقاعدہ یونٹس کو اپنے طور پر سائبر کرائم کی تفتیش کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ ⁶²

مقدمات براہ راست مجسٹریٹس کے پاس بھی لائے جا سکتے ہیں۔ ⁶³ متبادل طور پر، تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی اطلاع چائلڈ پروٹیکشن ہیلپ لائن (1121) کے ذریعے یا ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کو دی جا سکتی ہے، جس سے قومی چائلڈ پروٹیکشن مقدمات کے انتظام کا نظام اور ریفرل سسٹم میں مقدمات درج کیے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی ایک وقف 24/7 ہیلپ لائن (1799) اور ایک آن لائن رپورٹنگ پورٹل چلاتی ہے۔ ⁶⁴

ان میکانزم کی موجودگی کے باوجود، سروے کیے گئے بچوں میں سے کسی نے بھی (n=0) ہیلپ لائنز، سماجی کارکنان اور پولیس سمیت باضابطہ راستوں کی اطلاع نہیں دی۔ ایک انصاف پسند پیشہ ور کے مطابق، پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتے ہوئے دیکھے جانے کو بھی بے عزتی کا ذریعہ سمجھا جا سکتا ہے، اور خاندانوں کو باضابطہ طور پر رپورٹ کرنے کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ ایک خاتون وکیل نے بتایا کہ اس بدنامی کا خوف ان کے اپنے خاندان میں بھی کتنا گہرا ہے:

رپورٹ کرنے کے فیصلے اکثر انتہائی جذباتی تناؤ کے تناظر میں کیے جاتے ہیں۔ ایک معاملے میں، ایک فرنٹ لائن ورکر نے ایک ایسے خاندان کی حمایت کی جس کے والد نے اپنے بیٹے کے استحصال اور بدسلوکی کی وجہ سے پیدا ہونے والے ذہنی صحت کے بحران کے بعد، عدالتی کارروائی کے دوران خودکشی کر کے مر گیا۔ اس نقصان کے باوجود ماں انصاف کے حصول کے لیے پرعزم رہی:

اس نے کہا، 'میرے بچے کے ساتھ ظلم ہوا ہے، اور کسی دوسرے بچے کو اس طرح کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔' اس عمل میں اس کے اعتماد نے ہمیں تیزی سے کام کرنے میں مدد کی - اور انصاف فراہم کیا گیا۔ (FW)

پیشہ ور افراد نے اس بات پر زور دیا کہ خاندانوں کے لیے طویل دباؤ کو برداشت کرنے کے لیے مستقل مدد - قانونی، عملی، نفسیاتی اور جذباتی - ضروری ہے۔ اس طرح کے تعاون کے بغیر، یہاں تک کہ ابتدائی طور پر حوصلہ افزائی کرنے والے خاندان بھی منقطع ہو سکتے ہیں، جو خاندانی مرکز پر مبنی مداخلتوں کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔

اس سیکشن میں پائے جانے والے نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے بارے میں خاموشی کے مرکزی محرک کمیونٹی کی بدنامی اور متاثرین پر الزام تراشی ہے۔ بے عزتی، سماجی اخراج اور بچوں کے مستقبل کے لیے طویل مدتی نتائج کا خوف انکشاف کرنے اور رپورٹنگ میں تاخیر کی حوصلہ شکنی کرتا ہے، جو اکثر استحصال اور بدسلوکی کو بڑھنے دیتا ہے۔ اگرچہ خاندانی تعاون انکشاف کرنے اور انصاف تک رسائی کے قابل بنانے میں فیصلہ کن کردار ادا کر سکتا ہے، لیکن خود خاندانوں کو بدنظمی اور خوف پر قابو پانے کے لیے مستقل رہنمائی، یقین دہانی اور تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ایسی مداخلتوں کی ضرورت ہوگی جو قانونی اصلاحات سے آگے بڑھ کر کمیونٹی کی سطح کے معمول کی تبدیلی، قابل اعتماد رپورٹنگ کے راستے اور بچوں اور ان کے خاندانوں کے لیے زندہ بچ جانے والے مرکز کی مدد کو شامل کریں۔

59 Islamic Republic of Pakistan (1898). [Code of Criminal Procedure](#), sections 4(f), 156(1), 190.

60 Ibid., section 154.

61 Islamic Republic of Pakistan (2025). [Act No. II of 2025 further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016](#), section 7.

62 Islamic Republic of Pakistan (2025). [Act No. II of 2025 further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016](#), section 7.

63 Islamic Republic of Pakistan. (1898). [Code of Criminal Procedure](#), Section 190.

64 National Cyber Crime Investigation Agency [Complaint Registration Form](#), accessed on 4 March 2026.



پولیس اسٹیشن جانا بذات خود ایک مسئلہ ہے۔ یہاں تک کہ بہت پڑھے لکھے گھرانوں میں بھی لڑکیاں محسوس کرتی ہیں کہ وہاں جانے کا خیال ہی خاندان کی بے عزتی کرتا ہے۔ (JP)



ایسا کوئی کلچر نہیں ہے جہاں لوگ آسانی سے تھانے جا کر مقدمہ درج کر سکیں۔ وہاں جانے کا سوچنا بھی خوف پیدا کرتا ہے۔ (JP)



پاکستان آن لائن چائلڈ ایبوز (یو سی او سی اے) کے انسداد کے لیے ایک خصوصی یونٹ قائم کر کے ان مسائل کو حل کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ عوامی طور پر دستیاب معلومات کے مطابق، یونٹ میں افسران کو صدمے سے باخبر اور صنفی حساس تحقیقات کی تربیت دی جاتی ہے۔⁶⁵ یونٹ کے قیام کے باوجود، پیشہ ور افراد کے انٹرویوز یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بے اعتمادی کئی باہم منسلک عوامل کی وجہ سے جاری ہے، جن میں رازداری کے بارے میں خدشات، متاثرین پر الزام تراشی کا رویہ، براساں کیے جانے کا خوف اور پولیس کی جانب سے بدعنوانی یا بے عملی کے بارے میں خدشات شامل ہیں۔ یہ خدشات کمیونٹی کی بدنامی کے ساتھ مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں، جیسا کہ ذیل میں وضاحت کی گئی ہے۔

پولیس کی طرف سے متاثرین پر الزام تراشی اور غیر حساس سلوک

پیشہ ور افراد نے اطلاع دی کہ جب بچے اور خاندان استحصال اور بدسلوکی کی اطلاع دینے کی کوشش کرتے ہیں، تو انہیں پولیس اور دیگر اہلکاروں کی طرف سے متاثرہ بچوں کو مورد الزام ٹھہرانے والے رویوں اور غیر حساس سوالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔



افسران ناشائستہ اور جارحانہ زبان استعمال کرتے ہیں، ایسی باتیں کہتے ہیں جیسے، 'وہ کسی کے ساتھ شامل رہی ہوگی۔' یہ رویہ ناقابل قبول ہے اور اسے جوابدہ ہونا چاہیے۔ (JP)



یہ تعاملات الگ تھلگ بد سلوکی کے بجائے وسیع تر سماجی رویوں کی عکاسی کر سکتے ہیں۔ پیشہ ور افراد نے نوٹ کیا کہ بچوں کے حقوق اور صدمے سے آگاہی پریکٹس میں لازمی تربیت کے بغیر، شکار پر الزام تراشی کے جوابات برقرار رہنے کا امکان ہے۔ کچھ معاملات میں، وہ بچے جنہوں نے پہلے ہیلپ لائنز کے ذریعے مدد

توجہ طلب: قانون نافذ کرنے والے ڈھانچے

الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے قوانین وفاقی تحقیقاتی ایجنسی کو سائبر کرائم ونگ کے ذریعے تکنیکی سہولت والے جرائم کی تحقیقات کا اختیار دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔⁶⁵

قواعد میں مزید کہا گیا ہے کہ سائبر کرائم ونگ کو ملک کے 15 سائبر کرائم رپورٹنگ سینٹرز پر ہیلپ ڈیسک قائم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ شکایات وصول کی جا سکیں اور تیز رفتار کارروائی کی سہولت کے لیے شکایت کے انتظام اور ٹریکنگ سسٹم کی تنصیب کو لازمی قرار دیا۔⁶⁶

جنوری 2025 میں، پارلیمنٹ نے باضابطہ طور پر سائبر کرائم ونگ کو ختم کر دیا اور اس کے عملے، بجٹ، اثاثوں اور ذمہ داریوں کو نئی تخلیق کردہ نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی کو منتقل کر دیا، جس نے سائبر کرائم کی تحقیقات کے کاموں کو پہلے وفاقی تحقیقاتی ایجنسی کے ذریعے انجام دیا تھا۔⁶⁷

پولیس پر اعتماد کی کمی بچوں اور ان کے اہل خانہ کو باضابطہ رپورٹ بنانے سے روکتی ہے۔

انٹرویوز کے دوران، صف اول کے کارکنان اور انصاف کے پیشہ ور افراد نے مسلسل پولیس پر اعتماد کی کمی کو ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی رپورٹنگ کے لیے ایک بڑی رکاوٹ کے طور پر شناخت کیا۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے قوانین وفاقی تحقیقاتی ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل کو سائبر کرائم ونگ کے اندر خواتین کی منصفانہ نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے مینڈیٹ دیتے تھے، بشمول یہ تقاضے کہ سائبر کرائم رپورٹنگ سینٹرز میں کم از کم 25 فیصد تفتیشی اور ہیلپ ڈیسک افسران خواتین ہوں۔⁶⁸ اگرچہ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی کے تحت صنفی نمائندگی کے تقابلی تقاضے قائم کیے گئے ہیں، ایسے حفاظتی انتظامات باقاعدہ پولیس اسٹیشنوں میں منظم طریقے سے نہیں ہیں، جنہیں بڑے پیمانے پر مردوں کے زیر اثر، تعزیراتی جگہوں کے طور پر سمجھا جاتا ہے جو

65 Islamic Republic of Pakistan (2018). [Prevention of Electronic Crimes Investigation Rules](#), section 3(1).

66 Ibid., sections 2(i), 6(1), 6(2); page 63 (Schedule III).

67 Islamic Republic of Pakistan (2025). [Act No. II of 2025 further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016](#), section 6.

68 Islamic Republic of Pakistan (2018). [Prevention of Electronic Crimes Investigation Rules](#), section 4(13).

69 National Commission on the Rights of the Child (2024). [Situation Analysis of Child Online Protection in Pakistan](#).

طلب کی تھی، ذاتی طور پر پولیس سٹیشنوں میں حاضر ہونے کے بعد مزید رپورٹنگ سے حوصلہ شکنی کی گئی:

”

انہوں نے اسے بتایا کہ اسے جسمانی طور پر آنا ہے۔ اس نے انکار کر دیا، کیونکہ اس کے ساتھ آخری بار کیا سلوک کیا گیا تھا۔ اس تجربے کے بعد، اس نے کبھی واپس نہ جانے کی قسم کھائی۔ (FW)

“

پیشہ ور افراد نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ان تجربات کو صنفی بنایا جا سکتا ہے، خاص طور پر لڑکیاں اخلاقی فیصلے اور ملوث ہونے کے مفروضوں کا شکار ہوتی ہیں۔

شکایات کے اندراج اور پیشہ ورانہ بدانتظامی میں ساختی اور طریقہ کار کی رکاوٹیں۔

روبوں کے ساتھ ساتھ، پیشہ ور افراد نے باضابطہ طور پر شکایات کے اندراج میں ساختی اور طریقہ کار کی رکاوٹوں کی اطلاع دی۔ پولیس کو پہلی معلوماتی رپورٹس کے اندراج میں بچکچاٹ کے طور پر بیان کیا گیا، جس کی وجہ سے تفتیش میں سمجھوتہ کرنے میں تاخیر ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں اہم ثبوت ضائع ہوتے ہیں۔

”

پہلا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ پولیس ایسے معاملات کو سنجیدگی سے نہیں لیتی... ان کی پہلی جہلت یہ ہے کہ وہ پہلی معلوماتی رپورٹ درج کرنے سے گریز کریں۔ قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے، اور اہم طبی قانونی ثبوت ضائع ہو جاتے ہیں۔ (JP)

“

ایک کیس میں، ایک 16-17 سالہ لڑکی کو اس وقت اغوا کیا گیا جب وہ اپنی بہن کے ساتھ ایک مذہبی پریکٹس میں شرکت کر رہی تھی۔ ایک مذہبی رہنما اور اس کے دوستوں کے ایک گروپ نے کئی ہفتوں تک لڑکی کے ساتھ جنسی استحصال کیا، اس زیادتی کو ویڈیو میں ریکارڈ کیا۔ اس کے بہن بھائیوں کو پولیس نے واپس لے لیا جب انہوں نے اس کی بازیابی کے لیے شدت سے مدد مانگی۔ فرنٹ لائن ورکر کے مطابق پولیس اور مجرم سماجی طور پر جڑے ہوئے تھے۔

پہلی معلوماتی رپورٹس کے اندراج میں تاخیر خاص طور پر ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات میں نقصان دہ ہوتی ہے، جہاں ڈیجیٹل شواہد کو تبدیل، حذف یا ضائع کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں پیشہ ور افراد تجویز کرتے ہیں کہ غیر رجسٹریشن کے لیے احتسابی طریقہ کار (مثال کے طور پر، قانونی ڈیوٹی کو نظرانداز کرنے کا ذمہ دار ہونا) اچھی طرح سے لاگو نہیں ہوتا ہے۔ یہ خاندانوں کو اپنے حقوق پر اصرار کرنے کی مزید حوصلہ شکنی کرتا ہے جب وہ لاعلم ہوتے ہیں یا ان کے پاس حکام کو جوابدہ ٹھہرانے کے لیے کم وسائل ہوتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر، وکلاء اکثر براہ راست مداخلت کرنے یا صرف رپورٹنگ کے عمل کو شروع کرنے کے لیے عدالتی احکامات حاصل کرنے پر مجبور ہوتے ہیں - ایک ایسا طریقہ جو بہت سے خاندانوں کے لیے مہنگا، سست اور ناقابل رسائی ہے۔

مزید پریشانی کی بات یہ ہے کہ کچھ پیشہ ور افراد نے ایسے معاملات بیان کیے جن میں پولیس افسران خود استحصال اور بدسلوکی میں ملوث تھے یا اپنے ذاتی یا پیشہ ورانہ نیٹ ورکس میں مجرموں کی حفاظت کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے تھے۔ یہ واقعات عوام کے اعتماد کو بری طرح مجروح کرتے ہیں اور اس تاثر کو تقویت دیتے ہیں کہ رپورٹنگ کے نتیجے میں انصاف نہیں ہوگا۔

”

خاندان کو معلوم تھا کہ شکایت کبھی بھی درج نہیں کی جائے گی، اس کے باوجود اس میں ملوث پولیس افسر کو کبھی گرفتار نہیں کیا گیا۔ (JP)

“

ایک اور معاملے میں، پولیس کی بے عملی نے مبینہ طور پر کئی دنوں تک بچے کے ساتھ بدسلوکی جاری رکھنے کی اجازت دی، اس کے باوجود کہ اس واقعے کے دوران ہی خاندان کے افراد مدد طلب کر رہے تھے:

”

کچھ مجرم سیاسی طور پر بااثر تھے یا پولیس سے جڑے ہوئے تھے۔ کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور بچے پر بار بار حملہ کیا گیا۔ (JP)

“

5. انصاف اور قانونی چارہ جوئی اور انصاف تک رسائی



تاخیر ابتدائی طریقہ کار کے مراحل سے پیدا ہونے کی اطلاع دی گئی تھی، بشمول تفتیش کے مرحلے کے دوران، کچھ مقدمات مکمل طور پر عدالت میں پیشرفت میں ناکام رہے۔ بعض صورتوں میں، انٹرویو لینے والوں نے ادارہ جاتی ناکامیوں کی طرف اشارہ کیا، بشمول پولیس بدعنوانی کے الزامات، معاون عوامل کے طور پر۔ مثال کے طور پر، ایک جسٹس پروفیشنل نے جنسی استحصال کے ایک کیس کو بیان کیا جس میں، ویڈیو شواہد کی موجودگی اور بار بار جبر کے الزامات کے باوجود، مجرم نے کارروائی کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے پولیس کے ساتھ مینہ طور پر ملی بھگت کی، بالآخر بچے کے خاندان کو اس عمل سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا:



وہاں ریکارڈ کی گئی ویڈیوز تھیں، ہم نے یہ بھی الزام لگایا کہ ملزم لڑکی کو بلیک میل کر رہا تھا اور کئی بار جنسی سرگرمیوں پر مجبور کر رہا تھا، اس لیے یہ سب چیزیں وہاں موجود تھیں، لیکن مجرم نے کیا کیا، اس نے پولیس کے ساتھ مل کر اس عمل میں بھرا پھیری کی۔ (JP)



انٹرویو لینے والوں کے مطابق، پاکستانی نظام عدل میں تاخیر مزید ساختی رکاوٹوں کی وجہ سے ہوتی ہے، بشمول کم عملہ والی عدالتیں، بار بار التواء اور وسیع تر طریقہ کار کی ناکاریاں، جس کے بارے میں انہوں نے اشارہ کیا کہ ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کو غیر متناسب طور پر متاثر کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس غیر متناسب اثرات کی وجوہات ابھی تک واضح نہیں ہیں، لیکن ان کا تعلق خصوصی بچوں کی عدالتوں کی کمی، قانون نافذ کرنے والے محدود اداروں اور بچوں سے متعلق مقدمات کو نمٹانے کی عدالتی صلاحیت سے ہو سکتا ہے۔⁷⁰ اور ایسے جرائم کی موروثی پیچیدگی، بشمول شواہد اکٹھا کرنے سے متعلق چیلنجز۔ تاہم، پیشہ ور افراد نے اہم علاقائی تغیرات کو اجاگر کیا: جہاں اسلام آباد کی عدالتیں ڈیجیٹل شواہد اور متعلقہ بین الاقوامی فریم ورک سے زیادہ واقفیت کا مظاہرہ کرتی ہیں، دوسرے خطوں کی عدالتوں میں ایسے مقدمات کو مؤثر طریقے سے نمٹانے کے لیے درکار تربیت اور وسائل کی کمی ہو سکتی ہے۔

عملی طور پر، انصاف کے متعدد پیشہ ور افراد کے مطابق، عدالتی عمل اکثر کئی سالوں تک جاری رہتا ہے، جس میں بچوں اور خاندانوں کو بار بار سماعتوں میں شرکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے خاندانوں کو کیس کی مزید پیروی نہ کرنے کا فیصلہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے، جیسا کہ ایک فرنٹ لائن ورکر نے انٹرویو کیا: "مقدمات کی سماعت کے بعد سماعت میں تاخیر ہوتی رہتی ہے۔ آخر کار، خاندان تھک جاتے ہیں اور کیس چھوڑ دیتے ہیں۔" کارروائی کو طول دینے کے ساتھ ساتھ، اس طرح کی تاخیر خاندانوں پر اہم جذباتی اور مالی دباؤ ڈالتی ہے، بچوں کو انصاف کی تلاش کو مزید نقصان سے بچانے کے لیے اپنی ترجیحات کو منتقل کرتی ہے۔ ایسے

یہ باب پاکستان میں باضابطہ انصاف کے نظام تک بچوں اور خاندانوں کی رسائی کو متاثر کرنے والی رکاوٹوں اور اہل کاروں پر خصوصی توجہ کے ساتھ، ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات پر نظام انصاف کے ردعمل کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ اس بات پر مزید توجہ مرکوز کرتا ہے کہ اس میں شامل ادارے اور پیشہ ور افراد کس طرح بچوں کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں، انہیں مزید نقصان سے بچاتے ہیں اور ان کے حقوق کو برقرار رکھتے ہیں، خاص طور پر بچوں پر مبنی طریقہ کار کے استعمال کے ذریعے۔ یہ اس بات کا بھی جائزہ لیتا ہے کہ قانونی فریم ورک اس طرح کے طریقہ کار کے لیے کس حد تک فراہم کرتا ہے۔

صف اول کے کارکنان، قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں اور انصاف پیشہ ور افراد کے انٹرویوز سے بچوں اور ان کے خاندانوں کو باضابطہ انصاف کی تلاش میں درپیش مستقل اور باہم مربوط چیلنجز کا انکشاف ہوا۔ ان میں طویل تاخیر، مالی رکاوٹیں اور بچوں پر مرکوز حفاظتی اقدامات کی کمی شامل ہے، بشمول غیر حساس اور بار بار پوچھ گچھ کی نمائش۔ اس طرح کے عوامل بچوں کے خوف اور اضطراب کو تیز کر سکتے ہیں اور دوبارہ ذہنی صدمے کا سامنا میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ یہ چیلنجز کمیونٹی کے رویوں سے مزید بڑھ جاتے ہیں جو شرم اور بدنامی پیدا کرتے ہیں، اکثر خاندانوں کو مقدمات اپنے انجام تک پہنچنے سے پہلے شکایات واپس لینے کا باعث بنتے ہیں۔ بہت سے خاندانوں کے لیے، نظام انصاف کے ساتھ منسلک ہونے کے منفی اثرات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہو سکتے ہیں، جو نظامی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیتے ہیں جو تحفظ، رازداری اور صدمے سے آگاہی کے طریقوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

انصاف کے نظام کا ردعمل سست، مہنگا اور بار بار سزا دینے والا ہے۔

طویل تحقیقات اور کارروائی

الیکٹرانک کرائمز کی روک تھام کے ایکٹ میں ان جرائم کی کارروائی کو تیز کرنے کے لیے وقف شدہ دفعات شامل ہیں جن کو یہ ریگولیٹ کرتا ہے، جس میں تفتیشی افسران کو 45 دنوں کے اندر تفتیش مکمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔⁷⁰ اس کے علاوہ، عدالتوں کو تین ماہ کے اندر مقدمات کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ جہاں یہ ٹائم فریم پورا نہیں ہوتا ہے، اس معاملے کو متعلقہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی توجہ میں لانا چاہیے۔⁷¹ تاہم، انٹرویو لینے والوں کے اکاؤنٹس سے پتہ چلتا ہے کہ ان قانونی ٹائم لائنز کا عملی طور پر ہمیشہ احترام نہیں کیا جاتا ہے، جو کہ ٹیکنالوجی کی سہولت والے استحصال اور بدسلوکی کا شکار ہونے والے بچوں کے لیے انصاف اور قانونی چارہ جوئی اور انصاف تک بروقت رسائی کو یقینی بنانے میں ان حفاظتی اقدامات کی تاثیر کے بارے میں خدشات پیدا کرتے ہیں۔ پیشہ ور افراد نے انصاف کے طریقہ کار کو مسلسل سست، پیچیدہ اور بوجھل قرار دیا، جو اکثر بچوں کو پہنچنے والے نقصان کو بڑھا دیتے ہیں۔

70 Islamic Republic of Pakistan (2016). The Prevention of Electronic Crimes Act, as amended in 2023, section 30(3).

71 Ibid., section 30(4).

72 UNICEF Pakistan (April 2026). Personal communication.

تشخیص پر منحصر ہے، جو کہ قانونی مدد فراہم کرتے وقت، خاص طور پر جنسی جرائم سے متعلق معاملات میں پسماندہ بچوں کو ترجیح دینا ہے۔⁷³

تاہم، جیسا کہ مندرجہ بالا اکاؤنٹس میں ظاہر ہوتا ہے، عملی طور پر قانونی نمائندگی تک رسائی خاندان کی نجی مشاورت کو محفوظ کرنے کی اہلیت سے بہت گہرا تعلق ظاہر کرتی ہے، جس سے یہ خدشات پیدا ہوتے ہیں کہ آیا یہ طریقہ کار درحقیقت ان لوگوں تک پہنچ رہا ہے جو اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس سلسلے میں، متعدد انٹرویو لینے والوں نے رپورٹنگ کے متبادل راستوں کی ضرورت پر روشنی ڈالی جو عوامی محافظوں تک رسائی کو آسان بنا سکتے ہیں: "ایک غیر جانبدار فوکل پرسن، پولیس سے الگ، خاندانوں کو مقدمات کی رپورٹ کرنے اور انہیں قانونی مدد سے جوڑنے میں مدد کر سکتا ہے۔" (JP)

قانونی فیس کے ساتھ ساتھ، ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کے خاندانوں کو اضافی مالی بوجھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بشمول نقل و حمل کے اخراجات، اجرت میں کمی اور انصاف کی کارروائی میں شرکت کے لیے کام سے بار بار دور ہونا۔ یومیہ اجرت کمانے والوں کے لیے، یہ مجموعی اخراجات مستقل شرکت کو ناممکن بنا سکتے ہیں۔ ایک انٹرویو لینے والے کے الفاظ میں: "خاندان روزانہ اجرت کے انتظام اور کیس کی پیروی کے درمیان پھنس گئے ہیں۔" (JP) "یہ نظامی چیلنجز ایک ساتھ مل کر پاکستان میں بچوں اور ان کے خاندانوں کے لیے باضابطہ انصاف تک رسائی میں اہم رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں، کم آمدنی والے خاندانوں کو چھوڑ کر نظامی عدم مساوات کو تقویت دیتے ہیں اور ممکنہ طور پر غیر رسمی بستیوں پر انحصار کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔"

بچوں مرکز توجہ رکھنے والے تحفظات کا فقدان

وفاقی حکومت، متعلقہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی مشاورت سے، پریزائیڈنگ افسران کو الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کے تحت مقدمات کی سماعت کرنے اور انہیں کمپیوٹر سائنسز، سائبر فرانزک، الیکٹرانک ٹرانزیکشنز اور ڈیٹا کے تحفظ کی خصوصی تربیت فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔⁷⁴ تاہم، صدمے سے باخبر یا بچوں کے مرکز کے طریقوں میں تربیت کے لیے کوئی مساوی ضرورت نہیں ہے۔ تکنیکی مہارت پر توجہ مرکوز کرنے سے صدارتی ججوں کو تکنیکی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے ناکافی طور پر تیار رہ جاتے ہیں، اس بات کا امکان بڑھ جاتا ہے کہ بات چیت کو غیر حساس طریقے سے سنبھالا جائے یا مناسب حفاظتی اقدامات کے بغیر کارروائی کی جائے۔

یہ چیلنج ایک جامع اور سرشار قانونی فریم ورک کی عدم موجودگی کی وجہ سے بڑھ گیا ہے جو اس بات کو ریگولیٹ کرتا ہے کہ جرم کا شکار ہونے والے بچوں کے ساتھ فرانزک انٹرویو کیسے کیے جائیں۔ موجودہ قوانین کا تقاضہ نہیں ہے کہ انہیں منظم طریقے سے

سیاق و سباق میں جہاں بار بار مشغولیت بدنامی اور سماجی دباؤ کو بڑھاتی ہے، انخلاء ہی واحد قابل عمل آپشن بن سکتا ہے۔ جیسا کہ ایک انٹرویو لینے والے نے وضاحت کی:

لڑکی اور اس کے گھر والے دوبارہ (عدالتی عمل) سے گزرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ انہوں نے پہلے ہی بہت کوششیں کیں، بہت سی دھمکیوں کا سامنا کیا اور بہت نقصان اٹھایا۔ وہ مزید اس کا پیچھا نہیں کر سکتے تھے۔ (JP)

انصاف تک رسائی میں مالی رکاوٹیں۔

انٹرویو کیے گئے پیشہ ور افراد میں سے، پاکستان میں انصاف کے عمل کو بڑے پیمانے پر مبہم اور قانونی نمائندگی کے بغیر تشریف لانا مشکل سمجھا جاتا تھا، جس کی اکثر ابتدا سے ہی صرف کارروائی شروع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کچھ انٹرویو لینے والوں نے نوٹ کیا کہ پبلک پراسیکیوشن کا نظام بہت زیادہ بوجھ سے بھرا ہوا ہے اور اس کے متضاد نتائج کی نشاندہی کی گئی ہے، جس کی وجہ سے بہت سے خاندانوں کو ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے متعلق رپورٹنگ اور پیشگی مقدمات کی پیروی کرنے کے لیے نجی وکلاء پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ قانونی نمائندگی کے بغیر رپورٹنگ کو تقریباً ناممکن قرار دیا گیا تھا، کیونکہ اس کے نتیجے میں بچوں اور خاندانوں کو نظام کے ساتھ مشغول ہونے کی کوشش کرنے پر ان سے منہ موڑ دیا جائے گا، برخاست کیا جائے گا یا مزید نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ صورت حال انصاف تک رسائی کو مؤثر طریقے سے پرائیویٹائز کرتی ہے اور اسے مالی ذرائع پر منحصر بناتی ہے۔ جیسا کہ ایک جسٹس پروفیشنل نے انٹرویو کیا: "اگر آپ اچھے وکیل کے متحمل نہیں ہو سکتے تو آپ کو انصاف کیسے ملے گا؟" (JP) ، جبکہ پرائیویٹ وکلاء کی خدمات حاصل کرنا پولیس کی مزاحمت سمیت رپورٹنگ کی راہ میں حائل موجودہ رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد کر سکتا ہے، لیکن یہ کام مہنگا ہے اور اکثر محدود مالی وسائل والے خاندانوں کی پہنچ سے باہر ہے: "بہت سے خاندان قانونی فیسیں برداشت نہیں کر سکتے، جس کی وجہ سے وہ قانونی نظام کی دراڑوں سے گزرتے ہیں۔" (JP) "انٹرویو کرنے والے پیشہ ور افراد نے اس بات پر زور دیا کہ نجی نمائندگی پر یہ انحصار نہ تو منصفانہ ہے اور نہ ہی پائیدار اور یہ گہری نظامی ناکامیوں کی عکاسی کرتا ہے۔"

درحقیقت، جوہیناٹل جسٹس سسٹم ایکٹ جرم کے شکار بچوں کو ریاست کے خرچ پر قانونی مدد کے حق کی ضمانت دیتا ہے،⁷⁵ بار میں کم از کم سات سال کھڑے ہونے والے وکیل کے ذریعہ فراہم کیا جائے⁷⁶ -رسائی قانونی معاونت اور انصاف اتھارٹی یا اس کے دفاتر میں سے کسی کی درخواست پر، اور اس کے بعد اہلیت کی

73 Islamic Republic of Pakistan (2018). [Juvenile Justice System Act](#), section 3(1).

74 Ibid., section 3(3).

75 Islamic Republic of Pakistan (2020). [Legal Aid and Justice Authority Act](#), sections 9(2), 9(4), 9(5).

76 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act, as amended in 2023](#), section 44.

سامنے بچے سے جرح کی جاتی ہے، وکلاء براہ راست، کبھی کبھار سخت سوالات پوچھتے ہیں۔ اگر وہ خود کو چھوٹا بچہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ غلطی، یا یہ کہ واقعہ کی اطلاع دینا ایک غلطی تھی اس سے جرم اور شرم کا گہرا احساس پیدا ہوتا ہے۔" (JP)

جبکہ بچوں کے خلاف برقی جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کے تحت ہونے والے جرائم کی سماعت عوام کے لیے بند ہونی چاہیے،⁷⁸ انٹرویو لینے والوں نے اشارہ کیا کہ بچوں کو اکثر ہجوم والے کمرہ عدالت میں، ملزمان اور عوام کے ارکان کی موجودگی میں گواہی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح کے حالات ان کی رازداری، حفاظت اور جذباتی بہبود کے احساس کو مجروح کرتے ہیں، اور عدالتوں میں بچوں کے لیے موزوں جگہوں کی کمی کی وجہ سے مزید پیچیدہ ہوتے ہیں: "بچہ کمرہ عدالت میں داخل ہوا اور انتہائی بے چین ہو گیا۔ کوئی محفوظ جگہ نہیں تھی۔" (JP)

آخر میں، پیشہ ور افراد نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ بعض صورتوں میں، ڈیجیٹل شواہد، خاص طور پر بچوں کے جنسی استحصال کا مواد، کھلی عدالت سمیت، کارروائی کے دوران بار بار دکھایا جاتا ہے۔ بچوں اور ان کے خاندانوں کے لیے، یہ بدسلوکی کے تسلسل کے مترادف ہو سکتا ہے، جس سے شرمندگی کے جذبات کو تقویت ملتی ہے اور کنٹرول میں کمی:



پہلے یہ ویڈیو صرف ماں نے دیکھی تھی۔ اب ہر کوئی اسے دیکھ رہا ہے - جج، وکلاء، عدالتی عملہ۔ اس بار بار سامنے آنے سے بچے کی ذہنی صحت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ (JP)



ان چیلنجوں کے جواب میں، عدالتی مشق کے ذریعے طریقہ کار کی رہنمائی تیار کی گئی ہے، جس میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے 2022 میں بچوں کے جنسی استحصال کے مواد سے متعلق کیسز کے لیے سروائیور سنٹرڈ گائیڈ لائنز جاری کی ہیں۔ گائیڈ لائنز فراہم کرتی ہیں کہ بچوں کو ملزم یا عدالتی ماحول کے سامنے نہیں آنا چاہیے اور ان کی گواہی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ریکارڈ کی جانی چاہیے۔ جہاں مقدمہ ڈیجیٹل شواہد پر مبنی ہے، استغاثہ کو بچے کو عدالت میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔⁷⁹ رہنما خطوط بند سماعتوں کو بھی لازمی قرار دیتے ہیں اور مقدمے کی سماعت کے دوران بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی نمائش پر پابندی عائد کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ رہنما خطوط تکنیکی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات میں بچوں پر مبنی کارروائی کی طرف ایک اہم قدم کی نمائندگی کرتے ہیں، اوپر والے اکاؤنٹس بتاتے ہیں کہ عملی طور پر ان کو منظم طریقے سے نافذ نہیں کیا گیا ہے۔ ان کو پابند قانون سازی میں شامل کرنا اور انہیں ملک کے تمام صوبوں تک پھیلانا اور بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی تکنیکی

خصوصی تربیت یافتہ پیشہ ور افراد کے ذریعے انجام دیا جائے، جس سے متضاد طریقوں اور غیر حساس سوالات سے پیدا ہونے والے دوبارہ ذہنی صدمے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ جب کہ انسداد عصمت درمی ایکٹ کے ذریعے کچھ تحفظات فراہم کیے گئے ہیں، جن میں بار بار پوچھ گچھ پر پابندی، انٹرویوز کی لازمی ریکارڈنگ اور ملزم کے ذریعے بچے سے براہ راست جرح پر پابندی شامل ہیں، یہ صرف عصمت درمی، بچوں کے جنسی استحصال کے مواد یا جنسی استحصال کے معاملات میں لاگو ہوتے ہیں، دیگر تکنیکی سہولت والے جرائم کو چھوڑ کر، جیسے آن لائن گرومنگ۔⁷⁷

تاہم، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ فراہم کردہ فرانزک انٹرویوز کو ریکارڈ کرنے کے عمل کو ابھی تک جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں اور نوعمریوں کے لیے صدمے سے آگاہی کے نقطہ نظر سے جانچا نہیں گیا ہے جس میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کا استعمال شامل ہے، جو کسی بالغ کے ذریعے ریکارڈ کیے جانے یا کیمروں کے استعمال کے لیے حساسیت کو بڑھا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ کسی ایک یا تمام بچوں کے لیے نہیں ہو سکتا، کچھ لوگوں کے لیے، کیمرے کی موجودگی کمزوری، شرمندگی یا مزید نمائش کے خوف کے جذبات کو جنم دے سکتی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے کہ لازمی ویڈیو ریکارڈنگ صدمے سے باخبر اصولوں کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، اس قسم کے استحصال اور بدسلوکی سے بچ جانے والوں کی نفسیاتی ضروریات کے ساتھ قابل اعتماد شواہد کی ضرورت کو ہر معاملے کی بنیاد پر متوازن کرتی ہے۔

کئی پیشہ ور افراد نے نوٹ کیا کہ اوپر بیان کردہ حفاظتی اقدامات کا نفاذ متضاد ہے اور اکثر منظم نفاذ کے بجائے انفرادی صوابدید پر منحصر ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں کارروائی کے دوران بچوں کے لیے دوبارہ زندہ ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں، بچوں کو متعدد بار پولیس، مجسٹریٹس اور عدالتوں کے سامنے اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا حساب دینا پڑتا ہے۔ جیسا کہ ایک انٹرویو لینے والے جسٹس پروفیشنل نے وضاحت کی، "ہر تکرار بچے کو دوبارہ صدمہ پہنچاتی ہے۔ (JP)" انٹرویو لینے والوں نے ان عملوں کی مخالفانہ اور معاندانہ نوعیت پر مزید روشنی ڈالی، جو بچوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہو سکتی ہے اور جرم اور شرمندگی کے پائیدار احساسات میں حصہ ڈال سکتی ہے:



ان کے طنزیہ تبصروں یا مسترد کرنے والے رویے نے اس عمل کو غیر ضروری طور پر مخالف بنا دیا۔ (JP)



"جب کسی بچے کو ایسے ماحول سے گزرنا پڑتا ہے تو اس سے مزید ذہنی تناؤ پیدا ہوتا ہے، پھر عدالتی کارروائی کے دوران، خاص طور پر ان کے بیان کی ریکارڈنگ کے دوران، صورتحال مزید سخت ہو جاتی ہے، عدالت میں ملزم اور ان کے وکیل موجود ہوتے ہیں، اور سب کے

77 Islamic Republic of Pakistan (2021). [Anti-Rape \(Investigation and Trial\) Act](#), section 14; schedule I.

78 Islamic Republic of Pakistan. (2016). [The Prevention of Electronic Crimes Act](#), as amended in 2023. Section 30C(1).

79 Islamic Republic of Pakistan (2022). [Criminal Appeal No.151/2020: Muhammad Shahzad Khaliq versus The State](#), paragraph 30.

”

کمیونٹی کے اس بے پناہ دباؤ کی وجہ سے - کچھ مذہبی اسکالرز ملوث ہوئے، کچھ مقامی گروپس اس میں شامل ہو گئے۔ [...] سب نے اعتراف کیا کہ واقعہ واقعی ہوا ہے، کسی نے اس سے انکار نہیں کیا، لیکن وہ سب اس بات پر متفق تھے کہ عدالتوں اور قانونی کارروائیوں سے گزرنا حل نہیں ہے، لہذا انہوں نے پارٹی کو سمجھوتہ کرنے پر مجبور کیا، ایک بار پھر، بہت ساری کالیں ہوئیں، اتنا دباؤ تھا کہ ان کے خاندان والوں کو بھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان کے خاندان والوں کو بھی پتہ نہیں چلا۔ گھروں... اس سماجی بدنامی سے بچنے کے لیے ہمیں اس کیس کو ایک سمجھوتے سے ختم کرنا پڑا۔ (JP)

”

ان حرکیات کو غیرت اور شرم کے ارد گرد گہرائی سے جڑے ہوئے سماجی ثقافتی اصولوں کے ساتھ عدالتی کارروائیوں کی عوامی نوعیت سے مزید تقویت ملتی ہے، جو خاندانوں کو کمیونٹی کی جانچ پڑتال اور طویل مدتی سماجی نتائج سے بے نقاب کرتی ہے، خاص طور پر لڑکیوں کے معاملات میں۔ شہرت کو پہنچنے والے نقصان، شادی کے امکانات اور خاندانی موقف کے بارے میں خدشات والدین کو غیر رسمی تصفیہ کے ذریعے ختم ہونے والی کارروائی کو ترجیح دینے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ ایک مثال میں، ایک انٹرویو لینے والے نے اس حقیقت پر افسوس کا اظہار کیا کہ ایک بچہ اور اس کا خاندان انصاف کی کارروائی سے دستبردار ہو گیا تھا، لیکن اس نے اس بے پناہ دباؤ کو تسلیم کیا جس کا انہیں سامنا تھا:

”

ہمارا سماجی تانے بانے بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے، خواہ استحصال ہو یا بدسلوکی آن لائن ہو یا ذاتی طور پر۔ جب ایسا کچھ ہوتا ہے تو پہلا ردعمل ہمیشہ ہوتا ہے، 'ہماری عزت و غیرت داؤ پر لگ گئی ہے، ہم بدنام ہوں گے۔' خاص طور پر اگر متاثرہ لڑکی ہے، تو دباؤ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے: 'کل اس کی شادی کرنی ہے، ہم معاشرے میں کیسے پیدا ہوں گے، ہم لوگ کیسے پیدا کریں گے،' ہم خود معاشرے میں کیسے چلیں گے؟ دباؤ، اور عموماً والدین کی پہلی کوشش سمجھوتہ کرنے کی ہوتی ہے۔ (FW)

”

انٹرویو لینے والوں نے وضاحت کی کہ بہت سے خاندانوں کے لیے سمجھوتہ یا خاموشی بقا کی حکمت عملی بن جاتی ہے۔ اگرچہ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ کے تحت بچوں کے خلاف جرائم کا تصفیہ فریقین کے درمیان نجی معاہدے کے ذریعے نہیں کیا جا سکتا،⁸⁰ مالی تصفیے اکثر پیش کیے جاتے ہیں اور یہ جاری

سہولتوں کی تمام اقسام پر غور کیا جانا چاہیے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ان کا مسلسل اطلاق کیا جائے۔

سماجی دباؤ کارروائی سے دستبرداری کا باعث بنتا ہے۔

الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایکٹ کے تحت ہونے والے جرائم کے لیے متاثرین اور گواہوں کے تحفظ کے لیے مخصوص نظام قائم کریں۔ یہ واضح کرتا ہے کہ اس نظام کو حفاظتی اقدامات کی ایک حد فراہم کرنی چاہیے، بشمول خصوصی حفاظتی انتظامات، شناخت کو چھپانا، ویڈیو کانفرنسنگ یا آڈیو ویڈیو لنکس کے ذریعے دور دراز سے گواہی، نقل مکانی، معقول مالی امداد، محفوظ مکانات اور دیگر ضروری حفاظتی اقدامات۔⁸⁰

ان میکانزم کے باوجود، واقعات کی اطلاع کے بعد خاندانوں کو اکثر مجرموں، ان کے حامیوں یا کمیونٹی کے بااثر افراد کی طرف سے براہ راست اور بالواسطہ دھمکیاں دی جاتی ہیں:

”

یہاں تک کہ اگر زیادتی کرنے والے کو گرفتار کر لیا جاتا ہے اور مقدمہ عدالت میں چلا جاتا ہے، تو ہمارا معاشرہ بہت زیادہ دباؤ ڈالتا ہے، اور لوگ عام طور پر شکار کے بجائے زیادتی کرنے والے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ (JP)

”

ان مسائل کو بڑھاتے ہوئے، متاثرین پر الزام لگانے والے رویوں کے نتیجے میں مقدمے سے پہلے مبینہ مجرموں کی رہائی، بچوں اور ان کے خاندانوں کو دھمکیوں کے بڑھتے ہوئے خطرات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے: "اگر لڑکی نے خود اپنی مرضی سے تصاویر شیئر کیں، تو ہائی کورٹ بعض اوقات ضمانت دیتا ہے۔ (JP)" اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرح کے رویے نہ صرف سماجی ردعمل کو تشکیل دے سکتے ہیں، بلکہ عدالتی فیصلہ سازی پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں، جس کے براہ راست مضمرات بچوں کی حفاظت پر پڑتے ہیں جب کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔

انٹرویو کرنے والے پیشہ ور افراد نے اس بات پر زور دیا کہ "معاف کرنے" یا "مفاہمت" کے لیے دھمکیاں، جبر اور سماجی دباؤ عام ہیں، اور بعض صورتوں میں مربوط کمیونٹی کی مداخلت میں اضافہ ہوتا ہے جس کا مقصد خاندانوں کو رسمی کارروائیوں کو ترک کرنے پر مجبور کرنا ہوتا ہے:

80 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act, as amended in 2023](#), section 30B(1).

81 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act, as amended in 2023](#), section 43(2).

د

کیونکہ اگر معاشرہ ان کا ساتھ دیتا تو یقیناً وہ کیس کو صحیح طریقے سے لڑتے، مجرم کو قرار واقعی سزا دلواتے، اور یہ مثال قائم کرتی کہ جو بھی ایسا فعل کرتا ہے اسے سزا مل سکتی ہے، اب اس معاملے میں جو کچھ ہوا، وہ معاشرے اور گھر والوں کے دباؤ پر صلح ہو گیا، کارروائی وہیں رک گئی۔ (FW)

”

اگرچہ بچوں پر مبنی عدالتی اصلاحات کی ضرورت ہے، اگر شکار پر الزام تراشی، جنسی جرائم سے متعلق بدنامی داغ اور غیرت اور شرم کے گرد گھیرا ہوا اصول تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے جوابات کو ان طریقوں سے تشکیل دیتے رہتے ہیں جو انصاف کے ساتھ مشغولیت کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں تو ان کے اپنے طور پر کافی ہونے کا امکان نہیں ہے۔

ڈیجیٹل شواہد کو محفوظ کرنا، جمع کرنا اور استعمال کرنا

الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ ڈیجیٹل شواہد کو جمع کرنے اور محفوظ کرنے کے لیے ایک جامع فریم ورک قائم کرتا ہے۔ یہ عدالتوں کو ڈیٹا کی تلاش، ضبطی، انکشاف اور ریٹل ٹائم ریکارڈنگ کے وارنٹ جاری کرنے کی اجازت دیتا ہے۔⁸² یہ ایکٹ نامزد افسران کو فوری تحفظ اور حصول کے احکامات جاری کرنے کا بھی اختیار دیتا ہے جہاں اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ شواہد میں ردوبدل، گم یا تباہ ہو سکتا ہے، بشرطیکہ عدالت کو بعد میں منظوری کے لیے 24 گھنٹے کے اندر مطلع کیا جائے۔⁸³ اس فریم ورک کو سپورٹ کرنے کے لیے، ایکٹ سروس فراہم کرنے والوں پر کم از کم ایک سال کے ڈیٹا کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ متعلقہ ٹریفک ڈیٹا اس مدت کے دوران تفتیشی مقاصد کے لیے قابل رسائی رہے۔⁸⁴

اگرچہ ڈیجیٹل شواہد - بشمول کال لاگز، سوشل میڈیا پیغامات، تصاویر اور ویڈیوز - اکثر ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات میں سزاؤں کو حاصل کرنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، پیشہ ور افراد نے موجودہ طرز عمل میں اہم خامیوں کی نشاندہی کی جو موثر استغاثہ اور بچوں پر مبنی انصاف دونوں کو کمزور کرتے ہیں۔

قانونی چارہ جوئی سے زیادہ قابل عمل دکھائی دے سکتے ہیں۔ یہ خاص طور پر کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے ہے جو سماجی بدنامی، دھمکی اور مالی دباؤ کے مشترکہ اثرات کا سامنا کر رہے ہیں، جیسا کہ ایک پیشہ ور کے انٹرویو نے وضاحت کی:

د

جب کہ ہم نے پوری کوشش کی کہ وہ اس کیس کو جاری رکھیں اور اس کی پیروی کریں، لیکن ان کی سماجی زندگی کو نقصان پہنچایا جا رہا تھا، لوگوں کو معلوم ہونا شروع ہو گیا تھا کہ ان کی بیٹی کسی ادارے میں ہے اور وہ وہاں کیوں ہے، ان کے گھر میں افواہیں شروع ہو گئیں، انہوں نے مقدمے سے پیچھے ہٹنا ہی بہتر سمجھا، دوسری طرف مالی فائدہ بھی ان کی نظر میں تھا، ان وجوہات کی بناء پر انہوں نے کیس کو ختم کر دیا۔ (FW)

”

اس طرح کی غیر رسمی تصفیوں کی برقراری نہ صرف نجی معاہدوں پر پابندی کے عملی نفاذ میں خلاء کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ خاندانوں اور ان کے قانونی نمائندوں کے درمیان بیداری پیدا کرنے کی ایک وسیع ضرورت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ (ٹیکنالوجی کی سہولت) بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات میں نجی معاہدے کیوں نا مناسب ہیں۔ سول تنازعات کے برعکس، بچوں کے خلاف جنسی استحصال اور بدسلوکی سنگین مجرمانہ جرم ہیں اور بچوں کے حقوق کی خلاف ورزیاں ہیں، اس لیے ایسے معاملات کو نجی مالیاتی انتظامات کے ذریعے حل کرنے سے بچے کو ہونے والے نقصان کو کم کرنے کا خطرہ ہوتا ہے، جب کہ مجرموں کو مجرمانہ ذمہ داری سے بچنے اور ممکنہ طور پر دوسرے بچوں کو نقصان پہنچانے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ بچے کے انصاف، معاونت کی خدمت اور قانونی چارہ جوئی اور انصاف تک رسائی کے حق کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے، خاص طور پر جہاں خاندانی فیصلے مالی مشکلات یا سماجی دباؤ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

درحقیقت، غیر رسمی تصفیے یا دستبرداری کو لچک یا عزم کی کمی سے تعبیر نہیں کیا جانا چاہیے؛ بلکہ، وہ سماجی تناظر اور نظام انصاف کے اندر عقلی فیصلہ سازی کی عکاسی کرتے ہیں جو نقصان کو کم کرنے کے بجائے بڑھاتا ہے۔

ان حرکیات کو چیلنج کرنے اور احتساب کی ضمانت دینے والے سنگین جرائم جیسی کارروائیوں کی پہچان کو تقویت دینے کی مسلسل کوششوں کے بغیر، بچے اور خاندان ممکنہ طور پر قانونی تحفظات سے قطع نظر، اوپر بیان کردہ دباؤ کا سامنا کرتے رہیں گے۔ اسی پیشہ ور نے اس بات پر زور دیا کہ، اگر خاندانوں کو ان کی برادریوں کی طرف سے بہتر تعاون حاصل ہوتا ہے، تو وہ مقدمات کی پیروی کرنے کا زیادہ امکان رکھتے ہیں، جس سے نہ صرف مجرموں کے لیے احتساب کو مضبوط بنانے میں مدد ملے گی بلکہ مستقبل میں ہونے والے جرائم کی روک تھام میں بھی مدد ملے گی:

82 Ibid., sections 33, 34, 39.

83 Ibid., section 31.

84 Ibid., sections 2(1)(xxviii), 32.

خوف اور بدنامی کی وجہ سے ڈیجیٹل شواہد کو حذف کرنا

بچے اور دیکھ بھال کرنے والے شدید خوف، شرمندگی اور جنسی استحصال سے متعلق بدنامی داغ کی وجہ سے پریشانی کے فوری ردعمل کے طور پر ڈیجیٹل شواہد کو حذف کر سکتے ہیں۔ یہ بدسلوکی کو ختم کرنے، تصاویر کی مزید گردش کو روکنے یا خاندان یا کمیونٹی کے اراکین کی طرف سے دریافت سے بچنے کی کوشش ہو سکتی ہے۔ پاکستان میں بہت سے خاندانوں کے لیے، شواہد کو مٹانے کو رکاوٹ کے بجائے تحفظ کے عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے، جو نقصان کو محدود کرنے کی عجلت اور اس طرح کے مواد کی واضح قدر سے آگاہی کی ممکنہ کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تاہم، پیشہ ور افراد نے مسلسل اس بات پر زور دیا کہ حذف شدہ ڈیجیٹل شواہد مقدمات کو تنقیدی طور پر کمزور کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بری ہو سکتے ہیں۔ فرنٹ لائن ورکر کے ذریعے واپس بلائے گئے ایک کیس میں، مجرم کو بنیادی طور پر ڈیجیٹل شواہد کی عدم موجودگی کی وجہ سے بری کر دیا گیا تھا:

”

خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے، متاثرین چیٹس اور ریکارڈز کو ڈیلیٹ کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے، وہ نادانستہ طور پر ان ثبوتوں کو تباہ کر دیتے ہیں جو بدسلوکی کرنے والے پر مقدمہ چلانے کے لیے درکار ہوتے ہیں۔ (FW)

“

کچھ پیشہ ور افراد نے ایسے خطرات کو کم کرنے کے لیے اصلاحی حکمت عملیوں پر انحصار کرنے کی وضاحت کی:

”

میں نے اس سے کہا کہ وہ اس کا نمبر ڈیلیٹ کرے لیکن چیٹس کے اسکرین شاٹس لے کر پرنٹ آؤٹ لے آئے۔ یہ ایک عمدہ قانونی نکتہ ہے جسے ہر کوئی نہیں جانتا۔ (FW)

“

اگرچہ اس طرح کے نقطہ نظر کچھ معاملات میں استغاثہ کی حمایت کر سکتے ہیں، وہ قانونی خدشات کو بھی بڑھاتے ہیں، کیونکہ رسمی تفتیشی طریقہ کار سے باہر ڈیجیٹل شواہد کی کچھ شکلوں کو بینڈل کرنا، خاص طور پر بچوں کے جنسی استحصال کا مواد، ممکنہ مجرمانہ ذمہ داری میں ملوث افراد کو بے نقاب کر سکتا ہے۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ اکاؤنٹس تجویز کرتے ہیں کہ ڈیجیٹل شواہد کو محفوظ رکھنے کا بوجھ بچوں یا ان کے خاندانوں پر پیشہ ور افراد کے ذریعے مؤثر طریقے سے ڈالا جا سکتا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے اس بنیادی ذمہ داری کو بچوں اور ان کے خاندانوں پر منتقل کرنے سے انصاف کی پیروی کرنے کی صلاحیت نقصان کی صورت میں نہیں بلکہ اس بات پر بنتی ہے

کہ آیا ڈیجیٹل شواہد ایسے افراد کے ذریعہ محفوظ کیے گئے ہیں جو گھبراہٹ اور عجلت کے لمحات میں اس کا انتظام کرنے کے لیے نہ تو تربیت یافتہ ہیں اور نہ ہی معاون ہیں۔ یہ نقطہ نظر پولیس کی صلاحیت میں ممکنہ حدوں کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے: اگرچہ ڈیجیٹل مواد کو صارف کے آلے سے حذف کیا جا سکتا ہے، پھر بھی اسے فرانزک تجزیہ کے ذریعے یا آن لائن پلیٹ فارمز اور سروس فراہم کرنے والوں سے ڈیٹا حاصل کر کے بازیافت کیا جا سکتا ہے۔ جہاں اس طرح کی بحالی نہیں ہوتی ہے، اس سے پولیس کی صلاحیت یا ٹیکنالوجی کمپنیوں کے ساتھ تعاون میں سنگین خامیوں کی نشاندہی ہوتی ہے جسے صلاحیت سازی کے پروگراموں کے ذریعے حل کرنے کی ضرورت ہے اور بصورت دیگر مستند دعووں کے خاتمے کو روکنے کے لیے مناسب وسائل مختص کیے جانے کی ضرورت ہے۔

جسمانی شواہد کے مقابلے میں ڈیجیٹل شواہد کو کم سمجھا جاتا ہے۔

پیشہ ور افراد نے رپورٹ کیا کہ ڈیجیٹل شواہد کو اکثر جسمانی یا فرانزک شواہد کے لیے ثانوی سمجھا جاتا ہے، جو ایسے معاملات میں انصاف کی کارروائی شروع کرنے میں ایک اہم رکاوٹ پیدا کرتا ہے جہاں جسمانی رابطے کے ساتھ زیادتی کا الزام یا ثابت نہیں ہوتا ہے۔ ایک وکیل نے ایک کیس بیان کیا جس میں پولیس نے وسیع ڈیجیٹل شواہد کے باوجود شکایت درج کرنے سے انکار کر دیا:

”

انہوں نے کہا، 'ہم سب جانتے ہیں کہ یہ چیٹس آپ نے خود بنائی ہوں گی۔' یہ ہمارے سسٹم کی ایک بڑی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ ڈیجیٹل شواہد کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی جس کا وہ حقدار ہے۔ (JP)

“

یہ اکاؤنٹ تجویز کرتا ہے کہ تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے ذاتی طور پر بدسلوکی کے مقابلے میں واضح طور پر کم سنگین سمجھا جا سکتا ہے، جس کے نتیجے میں ظاہری توقعات کی تشکیل ہوتی ہے۔ اس لیے غیر رابطہ نقصان کے لیے جسمانی یا فرانزک ثبوت پر زور کو اس تصور کی عکاسی کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، ڈیجیٹل شواہد کے ساتھ اکثر رعایت اس لیے نہیں کی جاتی کہ اس میں امکانی قدر کی کمی ہوتی ہے، بلکہ اس لیے کہ اس میں جو نقصان ہوتا ہے اسے مستقل طور پر مساوی قانونی ردعمل کی ضمانت کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔

یہ ڈیجیٹل شواہد (بشمول ٹیکسٹس، چیٹس، تصاویر اور ویڈیوز بلکہ مالیاتی لین دین کے ریکارڈ وغیرہ) کی تشخیص اور قابل قبولیت پر پولیس فورسز اور انصاف کے پیشہ ور افراد کے اندر ابدائی صلاحیت پیدا کرنے کی کوششوں کی ضرورت کی طرف اشارہ کرتا ہے، خاص طور پر ان بنیادی تاثرات کو حل کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کے ساتھ جو ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے استحصال اور جنسی استحصال کی سنگینی کو کم کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی کوششوں کے ساتھ ڈیجیٹل شواہد کو سنبھالنے کی تربیت اور

میڈیا اور میسجنگ پلیٹ فارمز کے ذریعے تیزی سے پھیل سکتا ہے، یہاں تک کہ ایک خلاف ورزی بھی بچے کے وقار اور حفاظت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ یہ خدشات اس اعتماد کو بری طرح ختم کر دیتے ہیں کہ رپورٹنگ بچوں کو مزید نقصان سے بچائے گی، اس طرح باضابطہ انصاف کے نظام کے ساتھ مشغولیت کو محدود کرنے کے خاندانوں کے فیصلوں میں حصہ ڈالے گی۔

معاوضے تک رسائی

معاوضے تک رسائی پسماندگان کے لیے انصاف کے حق کا ایک لازمی عنصر ہے، جو انہیں پہنچنے والے نقصان کی پہچان اور مادی ازالہ دونوں فراہم کرتا ہے۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ عدالتوں کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ تکنیکی سہولت والے جرائم کے متاثرین کے لیے معاوضے کا حکم دے، ان کے حق پر کوئی تعصب کیے بغیر، دی گئی رقم سے زیادہ نقصانات کی وصولی کے لیے دیوانی علاج کی پیروی کے لیے۔⁸⁷ اس مخصوص شق کے علاوہ، فوجداری ضابطہ فوجداری عدالتوں کو یہ ہدایت کرنے کا اختیار دیتا ہے کہ سزا پر عائد جرمات کا اطلاق کسی مجرمانہ جرم کے نتیجے میں ہونے والے کسی نقصان، چوٹ، ذہنی اذیت یا نفسیاتی نقصان کے معاوضے کے طور پر، یا استغاثہ سے متعلقہ اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کیا جائے۔⁸⁸

اس کے علاوہ، ہیومن رائٹس ریلیف اینڈ ریولونگ فنڈ، جس کی نگرانی وزارت انسانی حقوق کرتی ہے، کا مقصد انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے متاثرین بشمول بچوں کے جنسی استحصال سے متعلق جرائم، طبی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ہنگامی مالی امداد تک رسائی فراہم کرنا ہے۔ متاثرین کو دستیاب زیادہ سے زیادہ رقم 10,000 روپے ہے۔⁸⁹ تاہم، یہ نسبتاً معمولی رقم طبی اور نفسیاتی خدمات کی مکمل رینج کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہو سکتی ہے جن کی بچوں کو (ٹیکنالوجی کی سہولت) جنسی استحصال اور بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اگرچہ انٹرویوز کے دوران معاوضے کے بارے میں کوئی براہ راست سوالات نہیں پوچھے گئے، پیشہ ور افراد نے ایسے معاملات پر بات نہیں کی جن میں باضابطہ نظام انصاف کے ذریعے مالی معاوضے کی پیروی کی گئی تھی یا ان سے نوازا گیا تھا، ایک قانونی ڈھانچہ موجود ہونے کے باوجود جو ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کو اس طرح کے علاج کے لیے اجازت دے گا۔

مضبوط پروٹوکول کے ساتھ ہونا چاہیے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ علم اور صلاحیت میں کوئی بھی اضافہ ایسے حفاظتی اقدامات سے مماثل ہے جو متعلقہ بچوں کے حقوق اور بہبود کا مناسب طور پر تحفظ کرتے ہیں۔

حراست کے سلسلے میں خلاف ورزی اور ثبوت کا غلط استعمال

ڈیجیٹل شواہد جمع کرنے والے مجاز افسران کو اس کی سالمیت کو برقرار رکھنے اور تحویل کے سلسلے کو برقرار رکھنے کے لیے مناسب تکنیکی اقدامات کا استعمال کرنا چاہیے، اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کے پاس موجود ڈیٹا کو کسی دوسرے شخص یا عوام کے لیے ظاہر نہ کیا جائے۔⁸⁵ مجاز افسران جو کسی دوسرے شخص کے بارے میں ذاتی معلومات پر مشتمل مواد یا ڈیٹا تک رسائی رکھتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ اس طرح کے انکشاف سے اس کی رازداری پر سمجھوتہ یا نقصان پہنچنے کا امکان ہے، اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی سزا تین سال تک قید ہے۔⁸⁶

ان قانونی تحفظات کے باوجود، یہ خوف کہ حساس معلومات یا بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کو خفیہ طور پر ہینڈل نہیں کیا جائے گا، ایک اہم تشویش کے طور پر ابھرا۔ پیشہ ور افراد نے ایسی مثالیں بیان کیں جن میں بصری شواہد کو پولیس نیٹ ورکس میں منتقل کیا گیا تھا یا بصورت دیگر غلط طریقے سے استعمال کیا گیا تھا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ایسے شواہد کو پرنٹ، کاپی، ڈیجیٹل طور پر شیئر کیا جا سکتا ہے یا تحقیقات اور ٹرائلز کے دوران متعدد پیشہ ور افراد غیر ضروری طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر، کئی وکلاء نے جان بوجھ کر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ بصری ثبوت کے اشتراک کو محدود کرنے کی اطلاع دی تاکہ مزید نمائش کے خطرے کو کم کیا جا سکے: "ثبوت کو کم سے کم لوگوں کے پاس رہنا چاہیے۔ بصورت دیگر، بچے کا مواد گردش کرتا رہے گا۔ (JP)" کچھ پیشہ ور افراد نے نقصان کو کم کرنے کے لیے فعال کوششوں کو بیان کیا، جیسے رسائی کو سختی سے کنٹرول کرتے ہوئے ثبوت جمع کرنا:

”

میں اسے اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ میرے پاس آنے والا مجرمانہ مواد غیر ضروری طور پر مردوں کے قانون نافذ کرنے والے اداروں تک نہ پہنچے۔ (JP)

“

تاہم، یہ طرز عمل معیاری تکنیکی یا طریقہ کار کے تحفظات کے طور پر ظاہر نہیں ہوتے ہیں، جیسے کہ خفیہ کردہ اسٹوریج، بلکہ ثبوت کے غلط استعمال کو محدود کرنے کے لیے انفرادی صوابدید پر انحصار کرتے ہیں۔ ایک ایسے تناظر میں جہاں لیک ہونے والا مواد سوشل

85 Ibid., sections 35(3), 35(4).

86 Ibid., section 41.

87 Ibid., section 45.

88 Islamic Republic of Pakistan (1898). [Code of Criminal Procedure](#), sections 545(a), 545(b).

89 PAHCHAAN (2023). Personal communication.

6. روک تھام کی کوششیں اور مواقع



ایک وقف شدہ قومی پالیسی فریم ورک کی عدم موجودگی کے باوجود، کئی سرکاری اداروں نے بچاؤ پر مبنی اقدامات نافذ کیے ہیں جن کا مقصد ڈیجیٹل پلیٹ فارم میں بچوں کے تحفظ کو مضبوط بنانا ہے۔

نیشنل کمیشن آن دی رائٹس آن دی چائلڈز ایکشن پلان -2023-2026 میں دھونس، ڈیجیٹل حفاظت اور بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے بارے میں آگاہی مہمات شامل ہیں۔⁹³ یہ تحقیق اور مداخلتوں کے لیے مقامی شراکت قائم کرنے کے لیے اپنی حکمت عملی کے حصے کے طور پر تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے بارے میں ایک پالیسی بریف تیار کرنے کے لیے بھی فراہم کرتا ہے۔⁹⁴ فروری 2024 میں، قومی کمیشن نے، یونیسف اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی تکنیکی مدد سے، پاکستان میں چائلڈ آن لائن پروٹیکشن کی صورتحال کا تجزیہ شائع کیا جس میں روک تھام سے براہ راست متعلق مسائل اور چیلنجوں کا خاکہ پیش کیا گیا۔ رپورٹ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ، اگرچہ کمپیوٹر کی تعلیم زیادہ تر اسکولوں میں نصاب کا حصہ ہے، لیکن طالب علموں کو ٹیکنالوجی کے استعمال سے منسلک خطرات کے بارے میں خاطر خواہ طور پر آگاہ نہیں کیا جاتا ہے، اور نہ ہی انہیں منظم طریقے سے یہ سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح آن لائن اور ذاتی طور پر خود کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس نے مزید اشارہ کیا کہ بہت سے اساتذہ کے پاس اس سلسلے میں مناسب علم یا مہارت نہیں ہے۔⁹⁵ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ صوبائی حکومتیں بہتر ڈھانچہ کے لیے بچوں کے تحفظ کی پالیسیاں اپنائیں اور ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے کے لیے روک تھام اور ردعمل کی کوششوں کو مربوط کریں۔⁹⁶

ادارہ جاتی رابطہ کاری کا طریقہ کار بھی قائم کیا گیا ہے، حالانکہ ان کی آپریشنل حیثیت غیر یقینی ہے۔ جنوری 2021 میں، وفاقی محتسب نے بچوں کے خلاف سائبر کرائمز کی روک تھام اور کنٹرول سے متعلق ایک قومی ٹاسک فورس بنائی، جس نے قانون نافذ کرنے والے اداروں، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی اور اراکین پارلیمنٹ سمیت اہم متعلقہ فریقین کو اکٹھا کیا۔⁹⁷ ٹاسک فورس میں آگاہی پیدا کرنے والی ذیلی کمیٹی شامل تھی، جس نے تعلیمی نصاب میں تبدیلیوں کو فروغ دینے اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی اور دیگر اداکاروں کے ذریعے چلائی جانے والی میڈیا مہموں کو مربوط کرنے کے لیے کام کیا۔ تاہم، پاکستان میں چائلڈ آن لائن پروٹیکشن کے حالات کے تجزیے نے اس حقیقت پر افسوس کا اظہار کیا کہ ٹاسک فورس "غیر فعال" تھی، اور اسے دوبارہ فعال کرنے کی سفارش کی گئی۔⁹⁸ مئی 2025 میں بچوں کے حقوق سے متعلق کمیٹی کو بھیجے گئے ایک مواصلت میں، حکومت پاکستان نے کہا کہ ٹاسک

بچوں کو جنسی استحصال اور بدسلوکی سے بچانے کے لیے وسیع تر سماجی اور نظامی عوامل کی مضبوط سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے جو بچوں کے خلاف تشدد کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے لیے مجرموں کے محرکات، وہ کس طرح جرم کرتے ہیں اور بچوں کو نقصان پہنچانے کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے طریقوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ نقصان پہنچانے والی تحقیق میں مجرموں یا مجرموں کی بصیرت شامل نہیں ہے۔ تاہم، یہ علاقہ اس بات کو سمجھنے کے لیے ایک اہم عنصر بنی ہوئی ہے کہ ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو کیسے روکا جائے۔ اعداد و شمار کئی نمونوں کو ظاہر کرتے ہیں کہ مجرم کیسے کام کرتے ہیں۔ اگرچہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی حکمت عملی بدل سکتی ہے، لیکن یہ نتائج روک تھام کے لیے علاقوں کی شناخت کے لیے ایک اہم نقطہ آغاز بنی ہوئی ہیں۔

پالیسی اور ادارہ جاتی اقدامات

پاکستان کے پاس کوئی مخصوص قومی پالیسی نہیں ہے جو خاص طور پر ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے کے لیے ہو۔ تاہم، متعلقہ وعدے اور حفاظتی اقدامات وسیع تر پالیسی فریم ورک اور اقدامات کی ایک حد میں مل سکتے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بچوں کے خلاف تشدد کے خاتمے سے متعلق پہلی عالمی وزارت کانفرنس کے دوران، پاکستان نے بچوں کے تحفظ کے قوانین کو مضبوط اور بہتر طریقے سے نافذ کرنے کا عہد کیا، جن میں آن لائن جنسی استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے کے قوانین بھی شامل ہیں۔⁹⁰ یہ عزم ڈیجیٹل پلیٹ فارم میں بچوں کے لیے تحفظات کو مضبوط بنانے کی ضرورت کے بڑھتے ہوئے اعتراف کی عکاسی کرتا ہے اور مستقبل کی پالیسی کی ترقی کے لیے ایک اہم بنیاد فراہم کرتا ہے، موجودہ لیکن بکھری ہوئی پالیسی اور قانون سازی کے فریم ورک کی تعمیر۔

مثال کے طور پر، انسانی حقوق پر قومی پالیسی کا فریم ورک 2022-2027 بڑے پیمانے پر تمام بچوں کو ہر قسم کے تشدد اور بدسلوکی سے بچانے کے لیے اقدامات کو اپنانے کا مطالبہ کرتا ہے، بشمول جنسی استحصال، بچوں کے جنسی استحصال کے مواد اور سوشل میڈیا۔ اور سائبر سے متعلق جرائم، اور تعلیمی نصاب میں انسانی حقوق کے انضمام کو فروغ دیتا ہے۔⁹¹ تاہم، فریم ورک دائرہ کار میں عمومی ہے اور مخصوص احتیاطی اقدامات کو متعین نہیں کرتا ہے۔ اسی طرح، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن کی طرف سے شروع کی گئی نیشنل سائبر سیکیورٹی پالیسی 2021 (اس پالیسی کا فروری 2026 تک کا تازہ ترین اعادہ) آن لائن بچوں کے تحفظ یا ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی پر توجہ نہیں دیتی۔⁹²

90 Government of Pakistan (2024). [Government pledge: Pakistan](#).

91 Islamic Republic of Pakistan, Ministry of Human Rights (2022). [National Policy Framework on Human Rights 2022-2027](#), 14-15.

92 Islamic Republic of Pakistan, National Commission on the Rights of the Child (2024). [Situation Analysis of Child Online Protection in Pakistan](#), 68.

93 Islamic Republic of Pakistan, National Commission on the Rights of the Child (2023). [Action Plan 2023-2026](#), 2.

94 Ibid., 9.

95 Islamic Republic of Pakistan, National Commission on the Rights of the Child (2024). [Situation Analysis of Child Online Protection in Pakistan](#), 81.

96 Ibid., 96.

97 The News International (2021). [Task force constituted to curb cybercrimes against children](#).

98 Islamic Republic of Pakistan, National Commission on the Rights of the Child (2024). [Situation Analysis of Child Online Protection in Pakistan](#), 69.

پیشہ ور افراد کی عینک کے ذریعے روک تھام کی کوششیں۔

مسئلہ کو غلط انداز میں بیان کرنا

پاکستان میں پیشہ ور افراد نے بچوں اور والدین میں کم ڈیجیٹل خواندگی کے ساتھ تیزی سے ڈیجیٹل توسیع کے نتیجے کے طور پر ٹیکنالوجی کی سہولت سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو مستقل طور پر تیار کیا۔ سمارٹ فونز کی بڑھتی ہوئی دستیابی، سوشل میڈیا کی جلد نمائش اور والدین کی محدود نگرانی کو بار بار مرکزی ڈرائیور کے طور پر شناخت کیا گیا۔ اس فریمنگ کے اندر، بچوں کو ناجربہ کاری کی وجہ سے خاص طور پر کمزور حالت میں رکھا گیا تھا، اور والدین تکنیکی تبدیلی کو منظم کرنے کے لیے ناکافی طور پر تیار تھے۔ جیسا کہ ایک پیشہ ور نے وضاحت کی:

”

بچوں کو سیل فون کے استعمال اور سوشل میڈیا ٹولز کے بارے میں آگاہی کی ضرورت ہے۔ انہیں سکھایا جانا چاہیے کہ وہ نجی چیزیں، یہاں تک کہ پیغامات یا تصویریں بھی شیئر نہ کریں۔ (FW)

“

یہ تعمیر بنیادی طور پر ڈیجیٹل اسپیسز میں بچوں کے رویے کے اندر خطرہ رکھتی ہے نہ کہ مجرمانہ ارادے، ساختی حالات یا سماجی ثقافتی اصولوں میں جو جنسی زیادتی یا استحصال کو قابل بناتے ہیں۔ یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ بچپن کے بارے میں کس طرح دقیانوسی تصورات، جنس اور روک تھام کے بارے میں رسک فریم خیالات: بچے سادہ لوح ہیں، ٹیکنالوجی فطری طور پر خطرناک ہے اور رویے کی اصلاح اور نگرانی کے ذریعے نقصان کو کم کیا جا سکتا ہے۔ پابندی والے اقدامات پر زور جیسے کہ اسکولوں میں فون پر پابندی - "پرنسپلز نے... کلاس اسٹڈیز کے دوران بچوں کے لیے سیل فون کے استعمال پر مکمل پابندی لگا دی" اس طرح کے استدلال سے خطرات کو سنبھالنے کی ذمہ داری بچوں پر منتقل ہو جاتی ہے جن پر حقیقت میں ان کا بہت کم کنٹرول ہوتا ہے کیونکہ یہ اکثر پوشیدہ نظام، سماجی اور طاقت کے ڈھانچے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

فورس ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے لیکن اس نے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔⁹⁹ فروری 2026 تک ٹاسک فورس کی حیثیت غیر واضح رہی۔

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی قیادت میں ڈیجیٹل خواندگی اور آگاہی کے اقدامات کے ذریعے روک تھام کی کوششوں کو بھی آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ ان میں تعلیمی ترتیبات میں طلباء، اساتذہ اور والدین کے لیے ڈیجیٹل خواندگی کے سیمینار اور پروگرام شامل ہیں،¹⁰⁰ یونیسف، بچوں کے حقوق کے قومی کمیشن اور ٹیلی نار پاکستان جیسے متعلقہ فریقین کے تعاون سے تعلیمی مہمات،¹⁰¹ اور دیگر متعلقہ فریقین کے درمیان یک ٹاک جیسے پلیٹ فارمز کے ساتھ مل کر ٹرینرز کی ورکشاپس کی تربیت۔¹⁰² اس کے علاوہ، اتھارٹی کی ویب سائٹ والدین، اساتذہ اور بچوں کے لیے بیداری پیدا کرنے والی گائیڈ بکس پیش کرتی ہے جو بچوں کے جنسی استحصال کے مواد، آن لائن گرومنگ اور سوشل میڈیا کے محفوظ استعمال جیسے موضوعات پر روشنی ڈالتی ہے۔¹⁰³ یہ بچوں کے لیے دوستانہ ویڈیو کلیپس بھی فراہم کرتا ہے جو بلیک میل، سائبر دھونس اور ڈیجیٹل رازداری جیسے مسائل کو حل کرتے ہیں،¹⁰⁴ نیز ویڈیو وسائل جن کا مقصد والدین کو اپنے بچوں کی آن لائن حفاظت میں مدد کرنا ہے۔¹⁰⁵

ابھی حال ہی میں، وزارت انسانی حقوق اور عالمی ادارہ صحت کے ساتھ وسیع تر پالیسی بات چیت سامنے آئی ہے جس نے نومبر 2025 میں متعلقہ شراکت داروں اور ماہرین کے ساتھ مشاورت شروع کی ہے تاکہ انسپائر فریم ورک کی بنیاد پر بچوں کے خلاف تشدد کی روک تھام سے متعلق ایک اسٹریٹجک ایکشن پلان تیار کیا جا سکے۔¹⁰⁶ یہ فریم ورک آن لائن استحصال کو بچوں کے خلاف جنسی تشدد کی ایک شکل کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور محفوظ ماحول کے قیام، والدین اور نگہداشت کرنے والوں کی مدد کو مضبوط بنانے، ردعمل اور معاون خدمات کو بڑھانے، اور تعلیم اور زندگی کی مہارتوں کو فروغ دینے پر مرکوز ہے۔¹⁰⁷

اسٹریٹجک ایکشن پلان کی ترقی ان تمام ستونوں میں ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے کے اقدامات کو مزید منظم طریقے سے مربوط کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے، بشمول مصنوعی ذہانت سے پیدا ہونے والے بچوں کے جنسی استحصال کے مواد جیسے ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹنے کے لیے فعال اقدامات۔

99 Committee on the Rights of the Child (2025). [Replies of Pakistan to the list of issues in relation to its report submitted under article 12 \(1\) of the Optional Protocol to the Convention on the Rights of the Child on the sale of children, child prostitution and child pornography](#). CRC/C/OPSC/PAK/RQ/1, paragraph 35.

100 Islamic Republic of Pakistan, National Commission on the Rights of the Child (2024). [Situation Analysis of Child Online Protection in Pakistan](#), 66.

101 See, for instance, UNICEF Pakistan (2024). [Making the Internet Safer for Every Child](#).

102 See, for instance, Islamic Republic of Pakistan, Pakistan Telecommunication Authority (2026). [PTA Conducts Training of Trainers Program on Safe and Responsible Social Media Use](#); Islamic Republic of Pakistan, Pakistan Telecommunication Authority (2024). [PTA Launches Training Program to Enhance Child Online Protection and Digital Safety](#).

103 Islamic Republic of Pakistan, Pakistan Telecommunication Authority (accessed on 16 February 2026). [Awareness Content: Guidebooks](#).

104 Islamic Republic of Pakistan, Pakistan Telecommunication Authority (accessed on 16 February 2026). [Awareness Content: Children](#).

105 Islamic Republic of Pakistan, Pakistan Telecommunication Authority (accessed on 16 February 2026). [Awareness Content: Parents](#).

106 World Health Organization (2025). [WHO and Pakistan initiate consultations to protect 112 million children from violence](#).

107 See World Health Organization (2016). [INSPIRE: seven strategies for ending violence against children](#).

کہ ایک فرنٹ لائن پروفیشنل نے براہ راست زور دیا: "پہلی غفلت والدین کی ہے۔" ایک اور مثال میں، ایک پولیس افسر نے کہا:

”

بچوں کی پرورش بنیادی طور پر والدین کی ذمہ داری ہے۔۔۔
نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے یہ جرم ہوا، اگر مناسب نگرانی ہوتی
تو یہ واقعہ رونما نہ ہوتا۔ (FW)

”

یہ فریمنگ مجرمانہ رویے یا وسیع تر ساختی حالات کے بجائے خاندانی نگرانی میں خطرے کا پتہ لگاتی ہے۔ جب کہ والدین بلاشبہ بچوں کی زندگیوں میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، بنیادی طور پر والدین کی لاپرواہی کے نتیجے میں استحصال اور بدسلوکی کو پیش کرنا اس رپورٹ میں نمایاں کردہ استحصال اور بدسلوکی کے اکاؤنٹس میں سامنے آنے والی پیچیدہ حرکیات کو آسان بناتا ہے۔ یہ دیکھ بھال کرنے والوں پر غیر حقیقی بوجھ ڈالتا ہے - خاص طور پر معاشی مشکلات، کام کے طویل اوقات اور محدود ڈیجیٹل خواندگی کے تناظر میں۔ مزید برآں، اس سے ان خاندانوں میں شرمندگی کو تقویت دینے کا خطرہ ہے جن کے بچوں کا استحصال کیا گیا ہے، ممکنہ طور پر انکشافات کی حوصلہ شکنی اور نقصانات کو روکنے میں ناکامی کا الزام والدین پر ڈال کر مدد کی تلاش میں ہے۔

بات چیت اور نگرانی کے درمیان تقابل

پیشہ ور افراد کی ایک چھوٹی تعداد نے اعتماد، کھلے پن اور مواصلات پر مرکوز رشتہ دارانہ طریقوں پر زور دیا۔ جیسا کہ ایک انصاف پسند پیشہ ور کی طرف سے شناخت کیا گیا ہے، بچوں اور نوجوانوں کو اپنے جوانی میں منتقلی کے دوران والدین کو محفوظ جگہ فراہم کرنے کی ضرورت ہے:

”

بچوں کو کم از کم اپنے والدین کے ساتھ بیٹھنے، معیاری وقت گزارنے اور ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اسے کھل کر شیئر کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ (JP)

”

اسی طرح، قانون نافذ کرنے والے ایک پیشہ ور نے دلیل دی کہ انکشاف جذباتی قربت پر منحصر ہے: بچوں کو ہونا چاہیے:

”

اُن کی پرورش۔۔۔ ان کے اتنے قریب کہ اگر ایسا کوئی حادثہ پیش آتا ہے، تو بچے کھلے دل سے اپنے والدین کے ساتھ اس کا اشتراک کر سکتے ہیں۔ (FW)

”

آگاہی اور الزام دہی کے درمیان توازن رکھنا

انٹرویوز کے دوران، پیشہ ور افراد نے آن لائن خطرات کے بارے میں بچوں کو تعلیم دینے پر زور دیا۔ تاہم، اس تعلیم کو اکثر نسخے کی شرائط میں بیان کیا گیا تھا اور اس بات پر توجہ مرکوز کی گئی تھی کہ بچوں کو کیا نہیں کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر، ایک پیشہ ور نے بچوں کو پڑھانے پر روشنی ڈالی:

”

۔۔۔ کوئی بھی نامناسب پیغامات شیئر نہ کریں۔۔۔ خاص طور پر لڑکیوں کے ساتھ، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تصویروں میں ترمیم اور غلط استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (FW)

”

اگرچہ آگاہی پیدا کرنا روک تھام کا ایک اہم جزو ہے، لیکن روک تھام میں بچوں کے کردار پر زور تشویش کو جنم دیتا ہے۔ اس سے یہ خطرہ ہوتا ہے کہ شکار کا نتیجہ بچوں کے انتخاب سے ہوتا ہے نہ کہ مجرم کی بھرا پھیری یا جبر سے۔ یہ فریمنگ پیشہ ور افراد کے اپنے کیس کی تفصیل کے ساتھ تناؤ میں ہے، جس میں بڑے پیمانے پر گرومنگ، زبردستی، بھتہ خوری اور اعتماد کا غلط استعمال شامل ہے۔ ایسے سیاق و سباق میں، نقصان کو روکنے کے لیے صرف آگاہی ہی ناکافی ہوتی۔

سروے کے نتائج اس مفروضے کو مزید پیچیدہ بناتے ہیں کہ صرف ڈیجیٹل مہارتیں حفاظتی ہیں۔ جب کہ بچوں نے مختلف آن لائن حفاظتی مہارتوں کے حامل ہونے کی اطلاع دی ہے، ہمارے شماریاتی تجزیے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ٹیکنالوجی کی سہولت والے جنسی استحصال یا بدسلوکی کا نشانہ بننے کے امکانات کو کم نہیں کرتے۔ یہ جزوی طور پر سروے میں ماپی گئی مخصوص مہارتوں کی عکاسی کر سکتا ہے، لیکن یہ مہارت پر مبنی روک تھام کے لیے ساختی حدود کا بھی مشورہ دیتا ہے۔ بہت ساری عام طور پر فروغ دینے والی حکمت عملی - جیسے رابطوں کو مسدود کرنا یا رازداری کی ترتیبات کو ایڈجسٹ کرنا - ایسے رد عمل والے اقدامات ہیں جو نقصان شروع ہونے کے بعد ہی عمل میں آتے ہیں۔

جب روک تھام کے پیغامات کی توجہ بنیادی طور پر بچوں کے رویے پر ہوتی ہے، تو یہ مجرموں کے ذریعے استعمال کیے جانے والے ہتھکنڈوں اور وسیع تر سماجی ثقافتی حرکیات کو مبہم کر سکتا ہے - بشمول بدنامی اور صنفی اصول - جو استحصال کو آسان بناتے ہیں۔ اگر ان کو چیلنج نہ کیا جائے تو اس طرح کے بیانیے استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں میں خود کو قصوروار ٹھہرانے اور خاموشی اختیار کرنے کا خطرہ رکھتے ہیں۔

والدین کو بنیادی نگہبان / محافظ کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

والدین کو ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے خلاف دفاع کی مرکزی لائن کے طور پر مستقل طور پر رکھا گیا تھا۔ انٹرویوز میں ایک غالب موضوع یہ تھا کہ روک تھام بنیادی طور پر والدین کی نگرانی اور ذمہ داری پر منحصر ہے۔ جیسا

اسی طرح، ایک اسکول کے پروگرام میں بچوں کو تنہا مردوں کے قریب جانے سے منع کیا گیا / خبردار کیا گیا۔

”

... چاہے اس کی دہلیز پر، چاہے ٹیوشن کے لیے، چاہے اسکول میں، چاہے مدرسے میں - اس بات کے امکانات ہیں کہ بچے کے ساتھ زیادتی ہو سکتی ہے۔ (FW)

”

اگرچہ چوکسی اہم ہے، اجنبی فرد سے خطرے کا تصور پر یہ زور یا تو سروے کے نتائج یا کوالٹیٹو اکاؤنٹس کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ نہیں ہوتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ استحصال اور بدسلوکی میں اکثر معروف بالغ افراد، ہم عمر افراد یا قابل اعتماد اتھارٹی شخصیات شامل ہوتی ہیں۔

نامعلوم مجرموں پر زیادہ زور دینا بچوں کے سماجی اور ادارہ جاتی ماحول میں خطرات کو مبہم کر سکتا ہے۔ یہ اس بات کو بھی زیر غور لاتا ہے کہ ٹیکنالوجی کس طرح معروف اداکاروں کے استحصال اور بدسلوکی کی سہولت فراہم کرتی ہے، بشمول زبردستی، ہتھ خوری اور جبری خاموشی کے لیے تصاویر کا استعمال۔ اجنبیوں سے بچنے کی روک تھام پر توجہ مرکوز کر کے، بوجہ دوبارہ بچوں پر ڈال دیا جاتا ہے اور توجہ کو رشتہ داری کے ہتھکنڈوں اور ساختی کمزوریوں سے ہٹایا جا سکتا ہے۔

روک تھام کے طور پر پابندی اور کنٹرول

روک تھام کی حکمت عملی اکثر پابندی پر مرکوز تھی۔ ایک چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے مشورہ دیا، "ایک مخصوص عمر کا بچہ سوشل میڈیا استعمال نہیں کر سکتا... والدین کے کچھ قانون کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ صرف بڑی عمر کا خاندان کا کوئی فرد ہی نگرانی کر سکتا ہے۔ (FW) "قانون نافذ کرنے والے ایک اور پیشہ ور نے دلیل دی کہ والدین کو پاس ورڈز اور ایپ انسٹالیشنز کو کنٹرول کرنا چاہیے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ٹیلیگرام جیسی ایپلی کیشنز " ... زیادتی کے امکانات کو بڑھاتی ہیں۔ (FW) "

یہ تجاویز تحفظ سے زیادہ شرکت کے نمونے کی عکاسی کرتی ہیں۔ اگرچہ پابندیاں بعض نمائشوں کو کم کر سکتی ہیں، لیکن حد سے زیادہ ممنوعہ نقطہ نظر بچوں کو ڈیجیٹل مشغولیت اور مہارت کی نشوونما کے فوائد سے محروم کرنے کا خطرہ ہے۔ وہ چھپانے کی حوصلہ افزائی بھی کر سکتے ہیں جو بچے سزا یا الزام سے ڈرتے ہیں وہ اپنی آن لائن بات چیت کو چھپا سکتے ہیں یا استحصال اور بدسلوکی کی اطلاع دینے سے گریز کر سکتے ہیں۔ یہ قانون سازی اور عملی طور پر ایک مشکل توازن ہے۔

خاص طور پر، پیشہ ور افراد کی ایک اقلیت نے اس منطق کو چیلنج کیا۔ جیسا کہ ایک قانون نافذ کرنے والے افسر نے دلیل دی، "پابندی لگانا طریقہ نہیں ہے... ہم کیا پابندی لگاتے رہیں گے؟ تعلیم ہی اصل حل ہے۔ (FW) " یہ سیکٹر کے اندر کنٹرول، باختیار بنانے اور مشترکہ ذمہ داری کے درمیان مناسب حقوق پر مبنی توازن کے بارے میں کچھ اندرونی بحث کی تجویز کرتا ہے۔

اگرچہ نقصانات کو کم کرنے کے لیے مثبت، کھلے والدین اور بچوں کے تعلقات بنانے کی اہمیت کی کچھ سمجھ ہوتی ہے، لیکن اس طرح کے رشتہ دارانہ طریقے نگرانی پر مبنی حل کے مقابلے میں کم عام تھے۔ اس کے برعکس، بہت سے پیشہ وروں نے والدین کو ڈیجیٹل رویے کی نگرانی اور کنٹرول کرنے کی ضرورت پر توجہ مرکوز کی:

”

اگر آپ سوشل میڈیا کے ان کے استعمال پر نظر نہیں رکھیں گے تو... اس طرح بچے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (FW)

”

ایک اور معاملے میں، والدین کو مشورہ دیا گیا تھا کہ "اپنی بیٹی پر کڑی نظر رکھیں تاکہ اسے دوبارہ خطرناک سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے روکا جا سکے۔ (FW) "

یہ بیانیے استحصال کو بچوں کے "گمراہ ہونے" کے نتیجے میں ڈھالتے ہیں، جو جبر، بیزا پھیری یا اعتماد کے غلط استعمال کو تسلیم کرنے کے بجائے شکار پر الزام تراشی کو تقویت دیتے ہیں۔ مواصلات پر مبنی اور نگرانی پر مبنی روک تھام کے درمیان فرق اس بات میں گہرے تناؤ کی عکاسی کرتا ہے کہ ذمہ داری کو کس طرح تصور کیا جاتا ہے - چاہے حفاظت اعتماد اور مکالمے کے ذریعے کی گئی ہو، یا کنٹرول اور پابندی کے ذریعے۔ نگہداشت کرنے والوں اور پریکٹیشنرز کو جبر یا بدسلوکی کی علامات کو پہچاننے میں مدد کرنا، اور استحصال اور بدسلوکی کے بارے میں ان طریقوں سے بات چیت کرنا جو بدناما داغ اور شکار پر الزام تراشی کو کم کرتے ہیں، بچوں کے لیے انکشاف کرنا یا مدد حاصل کرنا آسان بنا سکتا ہے۔ روک تھام کی حکمت عملیوں کو بنیادی طور پر نگرانی یا پابندی پر انحصار کرنے کے بجائے خطرات کو سمجھنے اور مدد حاصل کرنے کے لیے بچوں کو باختیار بنانا چاہیے، جو اعتماد کو کمزور کر سکتا ہے اور نقصان دہ تجربات کو مزید زیر زمین چلا سکتا ہے۔

مجرم کی تعمیر: اجنبی فرد سے خطرے کے تصور کی داستان

جیسا کہ اس تحقیق میں پایا گیا ہے، بچوں کو ٹیکنالوجی کی سہولت سے جنسی استحصال یا کسی ایسے شخص کے ذریعہ بدسلوکی کا نشانہ بننے کا زیادہ امکان ہے جسے وہ پہلے سے جانتے ہیں۔ تاہم، اس بات پر بحث کرتے وقت کہ بچوں کو کن لوگوں سے محفوظ رکھا جانا چاہیے، پیشہ ور افراد اکثر نامعلوم یا مشکوک افراد کا حوالہ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک پیشہ ور نے مشورہ دیا کہ بچوں کو:

”

اجنبیوں یا مشکوک افراد سے دور رہو... اور کسی ایسے شخص سے بات کرنا بند کرو جو جنسی استحصال کا شبہ ظاہر کرتا ہو۔ (JP)

”

آگاہی، بدنامی اور خاموشی

بیداری پیدا کرنا تمام انٹرویوز میں مسلسل تجویز کردہ روک تھام کی حکمت عملی تھی۔ ایک افسر نے وضاحت کی، "لوگ اکثر اس مسئلے کی سنگینی سے ناواقف ہوتے ہیں... زیادہ تر کیسز کو خاموش کر دیا جاتا ہے - چھپا دیا جاتا ہے، حذف یا برخاست کر دیا جاتا ہے۔ (FW) ایک اور نے مشاہدہ کیا، "والدین جسمانی حفاظت کے بارے میں آگاہی رکھتے ہیں لیکن آن لائن حفاظت کے بارے میں نہیں۔ (FW) پیشہ ور افراد نے اسکول کے نصاب میں آن لائن گرومنگ اور استحصال پر مواد کو یکجا کرنے کی وکالت کی:

”

ایک موضوع ہونا چاہیے... جس میں ہم اپنے بچوں کو آگاہ کریں: آن لائن گرومنگ کیا ہے، آن لائن ٹرپنگ کیا ہے۔ (FW)

”

تاہم، جنسی استحصال کی بحث ثقافتی طور پر حساس رہتی ہے۔ جیسا کہ ایک پیشہ ور نے تسلیم کیا:

”

ہماری ثقافت میں، ہمارے پاس شرم کا یہ تصور ہے... مائیں... اکثر اسے ایک ممنوع موضوع کے طور پر رکھتی ہیں۔ (JP)

”

خاموشی کا یہ کلچر ایسے حالات پیدا کرتا ہے جن سے مجرم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بدنامی، عزت و غیرت پر مبنی اصولوں اور متاثرہ بچوں کو مورد الزام ٹھہرانے والے رویوں کو حل کیے بغیر، صرف آگاہی کے اقدامات ہی پہلے کے انکشاف، ادارہ جاتی مشغولیت یا بامعنی روک تھام میں ترجمہ کرنے کے لیے جدوجہد کر سکتے ہیں۔

روک تھام کی توجہ کو مجرموں اور نظاموں کی طرف منتقل کرنا

اعداد و شمار کئی نمونوں کو ظاہر کرتے ہیں کہ مجرم کیسے کام کرتے ہیں۔ اگرچہ مجرموں کی حکمت عملی وقت کے ساتھ بدل سکتی ہے، لیکن یہ نتائج روک تھام کے لیے علاقوں کی شناخت کے لیے ایک اہم نقطہ آغاز بنی ہوئی ہیں۔ تمام انٹرویوز میں جب تکنیکی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی بنیادی وجوہات یا روک تھام

کا ذکر کیا گیا تو، مجرموں پر محدود توجہ مرکوز تھی ان کے پروفائلز، حکمت عملی اور محرکات یا ان کو فعال کرنے والے نظام۔ چند پیشہ ور افراد نے طاقت کے غلط استعمال، سماجی ثقافتی اصولوں، کثیر شعبوں میں تعاون یا انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والوں اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی ذمہ داریوں پر تبادلہ خیال کیا۔ روک تھام کی داستانیں بنیادی طور پر والدین اور بچوں پر مرکوز ہیں، جن میں مجرموں کے جوابدہی یا ساختی اہل کاروں کی بہت کم جانچ ہوتی ہے۔

مواد کی تلاش اور خاتمہ - الیکٹرانک جرائم (روک تھام) قانون توجہ طلب:

الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ واضح طور پر کہتا ہے کہ آن لائن پلیٹ فارمز اور دیگر خدمات فراہم کرنے والے کسی بھی ذمہ داری سے مشروط نہیں ہیں کہ وہ ایسے مواد یا مواد کی نگرانی یا انکوائری کریں جو ان کی خدمات کے ذریعے ہوسٹ، کیش، ٹرانسمٹ یا دوسری صورت میں دستیاب ہوں۔¹⁰⁸ اگرچہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو غیر قانونی مواد کے بارے میں شکایات جمع کرانے کے لیے صارفین کو آسانی سے قابل رسائی طریقہ کار فراہم کرنا چاہیے اور ایسی شکایات کو سنبھالنے کے لیے ایک موثر اور شفاف طریقہ کار کو برقرار رکھنا چاہیے،¹⁰⁹ موجودہ فریم ورک فعال پتہ لگانے اور بلاک کرنے کے حل کو تعینات کرنے کے لیے محدود ترغیب فراہم کرتا ہے، خاص طور پر غیر قانونی تھرڈ پارٹی مواد کے لیے آن لائن پلیٹ فارمز کو جوابدہ رکھنے کے لیے اعلیٰ حد کو دیکھتے ہوئے

درحقیقت، الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ سروس فراہم کنندگان کو ان کے سسٹمز پر غیر قانونی سرگرمی یا مواد کے لیے دیوانی اور فوجداری ذمہ داری سے بچاتا ہے، سوائے اس کے کہ جہاں انہیں طرز عمل کا مخصوص علم ہو اور جان بوجھ کر اسے سہولت فراہم کرنے میں مدد کی ہو۔¹¹⁰ اس طرح کے علم اور ارادے کو ثابت کرنے کی ذمہ داری اس شخص پر عائد ہوتی ہے جو اس کا الزام لگاتا ہے: اسے مخصوص مواد یا طرز عمل کی شناخت کرنی چاہیے، بشمول اکاؤنٹ URLs، IDs، اعلیٰ درجے کے ڈومینز، IP پتے یا دیگر متعلقہ شناخت کنندگان، اور واضح طور پر دعویٰ کی قانونی بنیاد بیان کریں۔¹¹¹ یہ تقاضے شکایت کنندگان پر ایک اہم طریقہ کار کا بوجھ ڈالتے ہیں، جس سے تکنیکی درستگی کی سطح کا مطالبہ کیا جاتا ہے جسے پورا کرنا کچھ صارفین کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔

108 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act](#), as amended in 2023, section 38(5).

109 Islamic Republic of Pakistan (2025). [Act No. II of 2025 further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016](#), section 3 (New Chapter 1B, section 25).

110 Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act](#), as amended in 2023, section 38(1).

111 Ibid.

کمیونٹی سپورٹ کی کمی کا فائدہ اٹھانا: مجرم اکثر سماجی اصولوں، بدنامی اور ممنوعات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بچوں کو ان پر عمل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ مثالوں میں والدین کو مجرم کے ساتھ بچے کے تعاملات کے بارے میں بتانے کی دھمکی دینا شامل ہے، خاص طور پر اگر بچے نے مجرم کے ساتھ جنسی مواد کا آن لائن اشتراک کیا ہو۔ یہاں تک کہ جب بچوں کو ایسے حالات میں مجبور کیا جاتا ہے جس میں سماجی طور پر ناقابل قبول رویہ شامل ہو سکتا ہے اور مجرم انہیں بے نقاب کرنے کی دھمکی دیتے ہیں، یہ ضروری ہے کہ بچے یہ جان لیں کہ انہیں استحصال اور بدسلوکی میں ان کے سمجھے جانے والے کردار کے لیے الزام یا سزا کے بجائے مدد اور تحفظ ملے گا۔

بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کا غیر متفقہ اشتراک: کسی بچے کی جنسی تصاویر یا ویڈیوز کا اشتراک کرنے کی دھمکیاں بھی مجرموں کے ذریعہ استعمال ہونے والا ایک عام حربہ ہے۔ آسانی سے قابل رسائی تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI) کے آلات کے ظہور نے مجرموں کے لیے بچوں کی جعلی (اور تیزی سے حقیقت پسندانہ) جنسی تصاویر اور ویڈیوز بنانا پہلے سے کہیں زیادہ آسان بنا دیا ہے۔ اگرچہ بچوں کی جنسی تصاویر کے غیر متفقہ اشتراک کے بارے میں بحث اکثر خود ساختہ مواد پر مرکوز رہی ہے، لیکن یہ دلیل کچھ پرانی ہو گئی ہے، کیونکہ اب کوئی بھی بچوں کی حقیقت پسندانہ لیکن جعلی جنسی تصویریں بنا سکتا ہے۔ یہ پیش رفت پلیٹ فارمز سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس مواد کی تخلیق اور پھیلاؤ کو براہ راست روکیں اور سخت کھوج لگانے اور ہٹانے کی پالیسیوں اور میکانزم کو نافذ کریں، جبکہ نظام انصاف کو بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی تخلیق اور پھیلانے کو مناسب اور فوری طور پر مجرمانہ بنانے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں پیشہ ورانہ نقطہ نظر آگاہی اور والدین کی شمولیت کے ذریعے روک تھام کے لیے مضبوط عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم، غالب حکایات بچوں کو بے ہودہ اداکاروں کے طور پر تیار کرتی ہیں جن کے لیے روپے کی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے اور والدین نگرانی کے لیے ذمہ دار بنیادی دربان کے طور پر۔ اگرچہ یہ عناصر اہم ہیں، کنٹرول اور نگرانی پر زیادہ انحصار مجرمانہ حکمت عملیوں کو دھندلا دیتا ہے اور شکار پر الزام لگانے والی حرکیات کو تقویت دیتا ہے۔ روک تھام میں توازن بحال کرنے کے لیے تحفظ پسند، نگرانی کے لیے بھاری نقطہ نظر سے اس کی طرف منتقل ہونے کی ضرورت ہوتی ہے جو تعلیم کو بااختیار بنانے کے ساتھ جوڑتا ہے، بدنامی داغ کو دور کرتا ہے، قابل اعتماد تعلقات کو مضبوط کرتا ہے اور مجرموں کے احتساب کو مرکز بناتا ہے۔ صرف پیشہ ورانہ تصورات کو ٹیکنالوجی کی سہولت والے استحصال اور بدسلوکی کی زندہ حرکیات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے سے روک تھام کی حکمت عملی مؤثر طریقے سے اس میں خلل ڈال سکتی ہے۔

ان رکاوٹوں کے باوجود، الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ غیر قانونی آن لائن مواد کو ہٹانے کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ یہ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کو اس طرح کے مواد تک رسائی کو ہٹانے یا روکنے کا اختیار دیتا ہے، یا اس سلسلے میں احکامات جاری کرنے کا اختیار دیتا ہے، جہاں وہ عوامی اخلاقیات کے مفاد میں یا ایکٹ کے تحت ہونے والے جرائم کے سلسلے میں ایسی کارروائی کو ضروری سمجھتا ہے۔¹¹² سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو "فحش یا فحش" غیر قانونی مواد کو آن لائن ہٹانے یا بلاک کرنے کی ہدایت بھی کر سکتی ہے۔¹¹³ بچوں کے جنسی استحصال کے مواد سے متعلق معاملات میں، دکھایا گیا بچہ کا سرپرست مواد کو ہٹانے، تباہ کرنے یا بلاک کرنے کے لیے براہ راست پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کو درخواست دے سکتا ہے۔¹¹⁴ اس اتھارٹی کو بھیجے گئے کسی بھی بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کو بھی تفتیشی مقاصد کے لیے نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی کو منتقل کیا جائے گا۔¹¹⁵ تاہم، یہ فریم ورک بالآخر سرپرستوں اور عوامی حکام پر ہٹانے کو محفوظ بنانے کی بنیادی ذمہ داری ڈالتا ہے، آن لائن پلیٹ فارمز کے لیے بچوں کے تحفظ کی مضبوط اور زیادہ فعال ذمہ داریوں کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

یہ عدم توازن ایک اہم روک تھام سے متعلق کمزوریاں تجویز کرتا ہے۔ مرتکب افراد کی طرف توجہ مرکوز کرنے میں یہ بات شامل ہوگی کہ لوگ کس طرح اخلاقی ضابطوں، اختیارات کے عہدوں اور قابل اعتماد ماحول کا استحصال کرتے ہیں - بشمول اسکول، مذہبی ادارے اور کمیونٹی کی جگہیں۔ اس کے لیے محفوظ رپورٹنگ کے راستوں کو مضبوط کرنے کی بھی ضرورت ہوگی تاکہ "کیسز کو چھپایا جائے، حذف کیا جائے، یا خارج کیا جائے۔ (FW)" ابتدائی مداخلت صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب بچے اور خاندان استحصال اور بدسلوکی کا انکشاف کرتے وقت بدنامی داغ اور الزام سے محفوظ محسوس کریں۔

طاقت کی حرکیات یا معاشی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے: مجرم بچوں پر ان کے پاس موجود کسی بھی قسم کا فائدہ اٹھاتے ہیں تاکہ وہ ان پر عمل کرنے پر مجبور ہوں۔ اس میں بچے اور ایک بالغ یا اقتدار میں کسی کے درمیان طاقت کی حرکیات کا فائدہ اٹھانا، رقم اور تحائف کی پیشکش، دھوکہ دہی کا استعمال یا دھمکیوں اور خوف کا اطلاق شامل ہے۔ معاشی کمزوری بچوں کو نشانہ بنائے جانے کا زیادہ امکان بنا سکتی ہے، کیونکہ مجرم ایسے حالات کا استحصال کرتے ہیں جہاں خاندانوں کو مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

¹¹² Ibid., section 37(1).

¹¹³ Islamic Republic of Pakistan (2025). [Act No. II of 2025 further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016](#), section 3 (New Chapter 1B, section 2R(f)).

¹¹⁴ Islamic Republic of Pakistan (2016). [Prevention of Electronic Crimes Act](#), as amended in 2023, section 22(2).

¹¹⁵ Islamic Republic of Pakistan (2016). Ibid., section 30D; Islamic Republic of Pakistan (2025). [Act No. II of 2025 further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016](#), section 8.

7. نتیجہ



اس لیے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ایک جامع، کثیر شعبوں والے ردعمل کی ضرورت ہے جو تکنیکی حل سے بالاتر ہو۔ قانونی فریم ورک کو مضبوط کرنا، خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانا، تمام شعبوں میں ہم آہنگی کو بڑھانا اور نقصان دہ سماجی اصولوں سے نمٹنا یہ سب ایک مؤثر ردعمل کے ضروری اجزاء ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، انکشاف کے لیے محفوظ ماحول پیدا کرنا، بچوں کو علم اور مدد کے ساتھ باختیار بنانا، اور مجرموں کے لیے جوابدہی کو یقینی بنانا استحصال اور بدسلوکی کے چکر کو روکنے کے لیے اہم ہیں۔

پاکستان میں تیزی سے ڈیجیٹل توسیع مواقع اور خطرہ دونوں پیش کرتی ہے۔ مضبوط تحفظات، جوابدہی کے طریقہ کار اور سماجی معمول کی تبدیلی کے بغیر، مجرموں کو آن لائن اور ذاتی دونوں جگہوں پر بچوں کا استحصال کرنے تک رسائی حاصل ہوگی۔ اس رپورٹ کے نتائج اصلاحات کی رہنمائی کے لیے واضح ثبوت کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اس شواہد کو مربوط، مناسب طریقے سے وسائل کی کارروائی میں ترجمہ کرنا اب ایک فوری پالیسی ضروری ہے۔ ان مثبت اقدامات اور چیلنجوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ رپورٹ شواہد پر مبنی سفارشات کے ساتھ ختم ہوتی ہے جو کہ اپریل 2026 میں اسلام آباد میں قومی ماہرین اور متعلقہ فریقین کے ساتھ ورکشاپ کی گئی تھیں اور ان کی توثیق کی گئی تھی۔

پاکستان میں تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے بارے میں تفصیلی تفہیم پیش کرنے کے لیے، اس رپورٹ میں بچوں اور نوجوانوں، والدین، صف اول کے کارکنان، انصاف کے پیشہ ور افراد اور قانون نافذ کرنے والے افراد سمیت متعدد نقطہ نظر پیش کیے گئے۔

نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ابھرتا ہوا یا الگ تھلگ مسئلہ نہیں ہے، بلکہ ایک بڑے پیمانے پر اور گہرے طور پر سرایت شدہ بچوں کے تحفظ کا چیلنج ہے۔ Disrupting Harm مطالعہ نے نتائج کی ایک حد کی نشاندہی کی ہے جن پر فوری پالیسی توجہ کی ضرورت ہے۔

اس رپورٹ کے نتائج اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور بدسلوکی کوئی الگ تھلگ یا خالصتاً ڈیجیٹل رجحان نہیں ہے، بلکہ یہ وسیع تر سماجی، ثقافتی اور ساختی سیاق و سباق میں گہرائی سے جڑی ہوئی ہے۔ ٹیکنالوجی استحصال اور بدسلوکی کو فعال کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے - رابطہ، جبر، ریکارڈنگ اور تقسیم کی سہولت فراہم کرتی ہے - لیکن بدسلوکی کے ڈرائیور ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے آگے بڑھتے ہیں۔ مجرم بچوں کو نشانہ بنانے اور کنٹرول کرنے کے لیے موجودہ عدم مساوات، سماجی اصولوں اور نظامی خلاء کا استحصال کرتے ہیں۔

8. سفارشات



بصیرت 1

پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کا جنسی استحصال اور بدسلوکی کوئی الگ تھلگ ڈیجیٹل رجحان نہیں ہے بلکہ تشدد کے وسیع تناظر کا حصہ ہے جسے سماجی، خاندانی اور تعلیمی ماحول میں سرایت کیا جا سکتا ہے۔ روک تھام کے پروگراموں کے لیے اس حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ بچوں کے خلاف اس قسم کے تشدد کا ارتکاب کیسے کیا جاتا ہے، اور تحقیق اور کمیونٹی کی مشاورت میں اہم سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ موثر مداخلتوں کی نشاندہی کی جا سکے جو کمیونٹی کے متعدد سطحوں پر لاگو کیے جا سکتے ہیں (یعنی خاندان، اسکول، کمیونٹی گروپس، سروس فراہم کرنے والے اور پالیسی)۔ پاکستان میں نقصان کے نتائج میں خلل ڈالنا اس بات پر زور دیتا ہے کہ ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو مؤثر طریقے سے ان مداخلتوں کے ذریعے حل نہیں کیا جا سکتا جو صرف ڈیجیٹل حفاظتی مہارتوں یا آن لائن نگرانی پر مرکوز ہیں۔ سروے کے اعداد و شمار بچوں کے آن لائن گزارنے کے وقت، یا ان کی ڈیجیٹل مہارتوں، اور ٹیکنالوجی کے ذریعے فراہم کردہ جنسی بدسلوکی کے ان کے سامنے آنے کے درمیان کوئی خاص تعلق نہیں دکھاتے ہیں، اور یہ ڈسٹرپٹنگ ہارم پروجیکٹ میں حصہ لینے والے ممالک میں زیادہ تر نتائج کی عکاسی کرتا ہے۔

اس کے بجائے، اس کے لیے ایک مربوط ردعمل کی ضرورت ہے جو بچوں کے تحفظ کے نظام کو مضبوط کرے، خاندان، تعلیم اور سماجی ڈھانچے میں ڈیجیٹل حفاظت اور جسمانی خود مختاری کو سرایت کرے، بچوں پر مبنی انصاف کو یقینی بنائے اور مجرموں کو جوابدہ ٹھہرائے - جبکہ سماجی اصولوں سے خطاب کرتے ہوئے جو خاموشی اور استثنیٰ کو قابل بناتے ہیں۔

1. استحصال کے قابل بنانے والے بنیادی حالات پر توجہ دیں۔

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، سوشل ویلفیئر ڈویلپمنٹ (تمام صوبے)، تعلیم (تمام صوبے)، صحت (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

ان بنیادی حالات کو حل کریں جو مجرموں کو بچوں کا استحصال کرنے کے قابل بناتی ہیں، بشمول بدناما داغ، طاقت کے غیر مساوی تعلقات اور احتساب کی کمی، مربوط نظام پر مبنی نقطہ نظر کے ذریعے۔ ان کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں۔

- سماجی اور رویے کی تبدیلی کے پروگراموں میں سرمایہ کاری کریں تاکہ بدنامی کی حوصلہ شکنی انکشاف کو دور کیا جا سکے، بشمول عزت و غیرت پر مبنی بدسلوکی کا خوف، اور متاثرین کو مورد الزام ٹھہرانا۔
- واضح طور پر بیان کردہ کرداروں کے ذریعے متعلقہ فریقین کو شامل کریں، بشمول اساتذہ، والدین، مذہبی رہنما، کمیونٹی لیڈر، نوجوان، میڈیا اداکار، پولیس، پراسیکیوٹر اور عدلیہ۔
- متعلقہ فریقین کے ساتھ مل کر ثقافتی طور پر مناسب، شواہد سے باخبر مداخلتوں کو ڈیزائن کرنے کے لیے کام کریں جو دوبارہ ذہنی صدمہ کا سامنا کو کم کریں اور کمیونٹی کی سطح پر جوابدہی کو مضبوط کریں۔
- جامع نقطہ نظر کو اپنائیں جو متنوع اور ایک دوسرے سے جڑے ہوئے نقصانات کو حل کریں، بشمول:
 - صنفی نقصانات، جیسے کہ بہتہ خوری اور جبری شادی لڑکیوں کو متاثر کرتی ہے۔
 - لڑکوں کو متاثر کرنے والے استحصال اور بدسلوکی کی بدنامی اور کم شناخت
 - متنوع جنسی رجحانات، صنفی شناخت اور اظہار، اور معذور بچوں کو درپیش نقصانات
 - فرنٹ لائن سروس فراہم کنندگان کی صلاحیت کو لازمی، معیاری، مسلسل اور باقاعدگی سے جانچی جانے والی تربیت کے ذریعے مضبوط بنائیں اور صدمہ سے آگاہ اور صنفی حساس طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے انکشاف کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو پہچاننے اور ان کا جواب دیں۔ اس کا اطلاق تمام متعلقہ شعبوں پر ہونا چاہیے، بشمول انصاف، پولیس، سماجی خدمات اور دیگر فرنٹ لائن جواب دہندگان۔
- ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے لیے موجودہ چائلڈ پروٹیکشن اور چائلڈ میرچ کی روک تھام کے فریم ورکس کے لیے روک تھام اور رسپانس سسٹم کو ہموار کرنا تاکہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچا جا سکے اور پائیداری کو بہتر بنایا جا سکے۔
- روک تھام کی کوششوں کو تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے ڈرائیوروں کی مزید تلاش سے مکمل کیا جانا چاہیے، بشمول دھکیلنے اور کھینچنے کے عوامل جو طلبہ کو تشکیل دیتے ہیں۔ اس میں ساتھیوں کے ذریعے کیے جانے والے استحصال اور بدسلوکی کا قریب سے جائزہ بھی شامل ہونا چاہیے تاکہ روک تھام اور بحالی کے لیے زیادہ مؤثر اور اہدافی طریقوں سے آگاہ کیا جا سکے۔
- الیکٹرونک پرنٹ اور ڈیجیٹل میڈیا کے ساتھ شراکت دار، فنڈڈ اور اسٹریٹجک تعاون کے ذریعے:
 - بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے بارے میں اخلاقی رپورٹنگ کو فروغ دینا، بشمول بین الاقوامی معیارات کی بنیاد پر سیکٹر بھر کے رہنما خطوط اور پیشہ ورانہ معیارات کی ترقی اور نفاذ، جو واضح طور پر شکار پر الزام لگانے کی ممانعت کرتے ہیں، مناسب اصطلاحات کے استعمال کو یقینی بناتے ہیں اور بچوں کی شناخت کی حفاظت کرتے ہیں۔ رپورٹنگ کو کسی

تجویز 3: والدین کے پروگرام تیار کریں۔

متعلقہ: منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی وزارت، یونیسف غذائیت کے ماہر، انسانی حقوق کی وزارت، یونیسف چائلڈ پروٹیکشن

والدین اور بچوں کے درمیان اعتماد اور بات چیت کو مضبوط بنانے اور نقصان دہ سماجی ثقافتی اصولوں سے نمٹنے کے لیے ثقافتی طور پر مناسب، حقوق پر مبنی والدین کے پروگرام تیار کریں۔ ان کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں۔

- مختلف سیاق و سباق میں علم، رویوں، ڈیجیٹل خواندگی اور مدد کے متلاشی رویوں کو سمجھنے کے لیے دیکھ بھال کرنے والوں اور بچوں کے ساتھ ابتدائی تحقیق کریں۔
- پھر موجودہ بچوں کے تحفظ، سماجی بہبود اور کمیونٹی پر مبنی ڈھانچے کے اندر والدین کے پروگراموں کو تیار اور انضمام کریں تاکہ پائیداری اور پیمانے کو یقینی بنایا جا سکے:
- بچوں کی ڈیجیٹل حفاظت اور آن لائن مشغولیت کو سپورٹ کرنے کے لیے نگہداشت کرنے والوں کی صلاحیت پیدا کریں، بشمول آن لائن نقصانات کو نیویگیٹ کرنے کے لیے عملی رہنمائی۔
- انکشافات کا جواب دینے کے لیے معاون، غیر فیصلہ کن طریقوں سے رہنمائی فراہم کریں جو خوف، شرم اور الزام کو کم کرتے ہیں۔
- بچوں کی خودمختاری اور سکون کی سطحوں کو تسلیم کرتے ہوئے تعلقات، جنسیت اور آن لائن تجربات پر کھلے مواصلات کو فروغ دیں۔
- والدین کے اقدامات کو اسکول پر مبنی پروگراموں (مثلاً، سماجی اور جذباتی سیکھنے کے فریم ورک) کے ساتھ ترتیب دیں تاکہ مستقل مزاجی کو یقینی بنایا جا سکے اور حفاظتی ماحول کو تقویت ملے، نیز پالیسیوں اور خدمات کی ترقی کے دوران کمیونٹی کی شمولیت کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

تجویز 4: ڈیٹا، تحقیق اور صلاحیت سازی میں سرمایہ کاری کریں۔

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، سوشل ویلفیئر ڈویلپمنٹ (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، پاکستان بیورو آف سیٹسٹکس

- حکومت کی زیرقیادت مربوط طریقوں کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا جواب دینے کے لیے ثبوت کی بنیاد اور ادارہ جاتی صلاحیت کو مضبوط بنائیں۔ ان کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں۔
- استحصال اور بدسلوکی کی اس شکل کی نوعیت اور دائرہ کار پر جاری ڈیٹا اکٹھا کرنے اور تحقیق کی حمایت کریں، بشمول مصنوعی ذہانت سے پیدا ہونے والے بچوں کے جنسی استحصال کے مواد اور ٹیکنالوجی کی سہولت سے بہتہ خوری جیسے ابھرتے ہوئے خطرات۔

ایسے فریمنگ سے گریز کرنا چاہیے جس سے بچے کی ذمہ داری ہو یا اس میں ایسی تفصیلات شامل ہوں جو شناخت کا باعث بنیں۔

• زندہ بچ جانے والوں پر مبنی بیانیے کو فروغ دیں۔

تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے بارے میں بیداری پیدا کریں۔

• ان غلط فہمیوں کو چیلنج کریں کہ جنسی تشدد صرف جسمانی ہوتا ہے۔

تجویز 2: بچوں کے لیے تعلیمی اقدامات کو مضبوط بنائیں

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، تعلیم (تمام صوبے)، اکیڈمیا، سول سوسائٹی کی تنظیمیں

بچوں اور نوعمروں کو علم اور ہنر آراستہ سے تعلیمی اقدامات کرنے اور موجودہ پروگراموں کو تقویت دیں جو ان کے حقوق، بہبود اور محفوظ تعلقات کی حمایت کرتے ہیں۔ ان کوششوں میں درج ذیل میں شامل ہونا چاہیے۔

- صحت مند تعلقات، رضامندی، جسمانی خودمختاری اور جنسیت پر عمر کے لحاظ سے مناسب، حقوق پر مبنی تعلیم کو قومی اور صوبائی نصاب میں شامل کریں، سماجی اور جذباتی سیکھنے کے فریم ورک کے ساتھ۔
- ان تصورات کو ڈیجیٹل پلیٹ فارم تک پھیلان، بشمول آن لائن تعاملات میں جبر، گرومنگ اور استحصال کو سمجھنا۔
- ڈیجیٹل خواندگی کی تعلیم کے ساتھ اس کی تکمیل کریں جو بچوں کی قابلیت کو بڑھاتی ہے:
- آن لائن تعاملات کا تنقیدی جائزہ لیں۔
- استحصال یا بدسلوکی والے رویوں کو پہچانیں اور رپورٹ کریں۔
- ضرورت پڑنے پر مدد حاصل کریں۔

• واضح طور پر ٹارگٹ گروپس کی وضاحت کریں (مثال کے طور پر، عمر کے گروپ، اسکول میں بمقابلہ اسکول سے باہر بچے) اور تعلیمی حکام میں ترسیل کی ذمہ داری تفویض کریں۔

• پیشگی خدمت اور خدمت میں تربیت کے ذریعے اساتذہ کی صلاحیت کو مضبوط بنائیں، بشمول حساس مباحثوں کو آسان بنانے اور انکشافات کا جواب دینے کے بارے میں رہنمائی۔

• سیکھنے کو تقویت دینے اور گھر اور اسکول کے ماحول میں مسلسل پیغام رسانی کو فروغ دینے کے لیے والدین اور دیکھ بھال کرنے والوں کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بنائیں۔

• اس بات کو یقینی بنائیں کہ پیغام رسانی اس بات کو تقویت دیتی ہے کہ بچے استحصال اور بدسلوکی کو روکنے کے لیے ذمہ دار نہیں ہیں، جبکہ انہیں ان کے حقوق کے علم اور اپنے یا اپنے ساتھیوں کے لیے دستیاب سپورٹ سسٹم سے آراستہ کریں۔

بصیرت 2

پاکستان میں ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے اثرات بدسلوکی کے لمحے سے کہیں زیادہ ہیں۔ یہ بچوں کی شناخت، مستقبل، خاندان اور سماجی تعلق کو نئی شکل دیتا ہے۔ نقصان دہ نتائج خوف، بدنامی، صنفی اصولوں اور معاشی کمزوری سے پیدا ہوتے ہیں۔ زندہ بچ جانے والے، خاندان پر مشتمل اور معمول کے مطابق تبدیلی کے ردعمل کے بغیر، بدسلوکی ختم ہونے کے بعد بھی نقصان برقرار رہتا ہے۔ نتائج واضح کرتے ہیں کہ تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے کے لیے ایسے ردعمل کی ضرورت ہوتی ہے جو نفسیاتی نقصان، بدنامی، معاشی رکاوٹوں اور نظام کی صلاحیت کو دور کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کو ان کی زندگی بھر دوبارہ زندہ نہ کیا جائے۔

تجویز 1: بچوں کے تحفظ کے نظام کو مضبوط بنائیں

متعلقہ: سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، ایجوکیشن (تمام صوبے)، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، نیشنل کمیشن آن دی رائٹس آف چائلڈ، نیشنل سائبر ایمرجنسی ریسپانس ٹیم اور دیگر چائلڈ پروٹیکشن پارٹنرز

آن لائن اور ذاتی طور پر بدسلوکی اور استحصال کے راستوں کے درمیان تسلسل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لیے بچوں کے تحفظ کے نظام کو مضبوط بنائیں۔ کوششوں میں ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے متعلق ایک وقف قومی پالیسی فریم ورک کی ترقی شامل ہونی چاہیے، جس میں ڈسٹرپنگ ہارم فائڈنگز اور دیگر ڈیٹا سے آگاہ کیا جائے، تاکہ بچاؤ، تحفظ اور ردعمل میں ایک مربوط اور مربوط نقطہ نظر فراہم کیا جاسکے، موجودہ بکھرے ہوئے بچوں کے تحفظ، انسانی حقوق اور سائبرسیکیورٹی فریم ورک میں موجودہ خلا کو دور کیا جاسکے۔

• اس کو کلیدی قومی اور صوبائی پالیسی فریم ورک میں تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے واضح انضمام سے مکمل کیا جانا چاہیے، بشمول:

• قومی سائبر سیکیورٹی پالیسی کا اگلا تکرار

• بچوں کے تحفظ کی پالیسیاں

• بچوں کے ایکشن پلان کے حقوق پر قومی کمیشن

• قومی تربیتی نصاب اور معیاری آپریٹنگ طریقہ کار کو تیار اور نافذ کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ فرنٹ لائن سروسز پر قسم کی تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا جواب دے سکتی ہیں، بشمول:

- بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے متعلق موجودہ قومی مطالعات اور فریم ورک کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بنائیں تاکہ نقل سے بچا جاسکے اور موازنہ کو مضبوط کیا جاسکے۔
- تحقیق کے لیے فنڈز اور وسائل مختص کریں (بشمول پروگرام کے شریک ڈیزائن)، اور سروس صارفین کے ساتھ روک تھام اور ابتدائی مداخلت کے پروگراموں کی نگرانی اور جائزہ لیں۔
- قومی، صوبائی اور ضلعی سطحوں پر کرداروں، ذمہ داریوں، ٹائم لائنز اور کوآرڈینیشن میکانزم کا خاکہ پیش کرنے والا ایک واضح نفاذ کا فریم ورک تیار کریں۔
- متعلقہ قانونی فریم ورک (مثال کے طور پر، انسداد عصمت دری قانون، جوینائل جسٹس سسٹم ایکٹ) کو پروگرام کے ڈیزائن اور نفاذ کے اندر شامل کریں تاکہ احتساب اور نفاذ کو مضبوط کیا جاسکے۔
- ملک بھر میں منصفانہ رسائی اور نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے ملک کے تمام حصوں میں وکندریقت کے ساتھ ساتھ بجٹ سازی، ادارہ سازی اور صلاحیت سازی کی حکمت عملیوں سمیت پائیداری اور پیمانے کے منصوبے تیار کریں۔
- خدمات کی آگاہی اور ان کے (ایٹیک) کو بہتر بنانے کے لیے مواصلات اور مداخلتوں کی مرئیت کو مضبوط بنائیں۔

- بچوں اور خاندانوں کے ساتھ کام کرنے والے تمام پیشہ ور افراد کی صدمے سے آگاہ اصولوں کو لاگو کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ تربیت یافتہ ماہر نفسیات اس میں شامل ہیں:
- بچوں کے تحفظ کے یونٹ
- تفتیشی ٹیمیں۔
- خصوصی عدالتیں

تجویز 3: صنفی جوابی اور جامع پروٹوکول تیار کریں

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، یونیسیف سماجی اور رویے کی تبدیلی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

- بچوں کے تحفظ کے نظام میں صنفی جوابی اور جامع پروٹوکول کو ڈیزائن اور لاگو کریں تاکہ ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے منسلک خطرات کو دور کیا جا سکے۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:
- محفوظ اور رازدارانہ خدمات قائم کریں جو لڑکوں کی طرف سے انکشاف کرنے کی حوصلہ افزائی کریں، بدنما اور پابندی والے صنفی اصولوں کو پہچانیں۔
- شناخت اور رسپانس پروٹوکولز میں صنفی مخصوص ڈیجیٹل خطرے کے تحفظات کو مربوط کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ آن لائن بدسلوکی کا ذاتی طور پر نقصان کے ساتھ ساتھ منظم طریقے سے جائزہ لیا جائے۔
- بچوں اور نوجوانوں کو خدمات کے ڈیزائن میں شامل کریں تاکہ اس بات کی عکاسی کی جا سکے کہ مختلف صنفی کس طرح آن لائن خطرات کا تجربہ کرتی ہیں اور نیویگیٹ کرتی ہیں۔

تجویز 4: متاثرین پر الزام تراشی اور کمیونٹی کے رویوں پر توجہ دیں۔

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، یونیسیف سماجی اور طرز عمل میں تبدیلی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اور ریگولیٹری اتھارٹی

- بچوں کی بحالی کو کم کرنے کے لیے کمیونٹی کی سطح پر متاثرین کو مورد الزام ٹھہرانے والے رویوں کا ازالہ کریں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:
- بچوں کے تحفظ اور انصاف کے نظام میں جنسی استحصال کے جواب کے طور پر شادی پر پابندی کے قانون کے موثر قومی نفاذ اور نگرانی کو یقینی بنائیں۔
- شواہد سے آگاہ سماجی اور رویے میں تبدیلی کے پروگرام اور آگاہی مہمات تیار کریں اور ان پر عمل درآمد کریں جو کہ:
- تشدد کی حمایت کرنے والے نقصان دہ رویوں اور طرز عمل کا ازالہ کریں (آن لائن اور آف لائن دونوں)

- جنسی مقاصد کے لیے آن لائن گرومنگ
- جنسی استحصال
- بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی پیداوار اور/یا اشتراک
- بچوں کے جنسی استحصال کی لائیو سٹریمنگ
- مصنوعی ذہانت سے چلنے والے نقصانات
- بروقت، رازدارانہ اور جامع جوابات کو یقینی بنانے کے لیے ریفرل کے راستوں کو مضبوط بنائیں، بشمول چائلڈ پروٹیکشن مقدمات کے انتظام کا نظام اور ریفرل سسٹم - صوبائی اور علاقائی تکنیکی/صلاحیت سازی کے پیکیجز: ہنگامی طبی دیکھ بھال
- جنسی اور تولیدی صحت کی خدمات
- فرانزک ثبوت جمع کرنا
- رازداری اور صدمے سے باخبر مشق کے تحفظات

تجویز 2: ذہنی صحت اور نفسیاتی بحالی میں سرمایہ کاری کریں۔

متعلقہ: منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی وزارت، تحفظ اطفال (تمام صوبے)، محکمہ سماجی بہبود (تمام صوبے)، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی، سول سوسائٹی کی تنظیمیں بشمول: پہچان (پنجاب)؛ بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف سائیکاکٹری اینڈ بیہیویرل سائنسز؛ منشیات اور منشیات کی تعلیمی خدمات برائے انسانیت (دانش) (بلوچستان)؛ اور انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی (IRC) (بلوچستان)

- مربوط فوری اور طویل مدتی، صدمے سے آگاہ ذہنی صحت اور نفسیاتی مدد تک رسائی کو وسعت دیں جو بچوں اور ان کے خاندانوں کے لیے مفت ہے۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:
- ملک گیر رسائی کو یقینی بناتے ہوئے معیاری تربیت اور طریقوں کے ساتھ خصوصی، صنفی حساسیت اور صدمے سے آگاہ بچوں کے ماہر نفسیات کا ایک گروپ تیار کریں۔ اس میں شامل ہوسکتا ہے:
- صدمے سے باخبر نگہداشت اور بچوں کی نفسیات کی خصوصی تربیت کو شامل کرنے کے لیے ترقی نصاب کو اپنانا
- غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے دیہی اور زیر خدمت علاقوں تک خدمات تک رسائی کو بڑھانا
- تمام نظاموں میں دماغی صحت کی مدد کو مربوط کریں، بشمول:
- چائلڈ پروٹیکشن مقدمات کے انتظام کا نظام
- قانون کا نفاذ اور انصاف کے عمل
- تعلیم اور صحت کا نظام

3 بصیرت

پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کو انکشاف اور رپورٹنگ میں متعدد رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پیشہ ور افراد کے مطابق، کمیونٹی کی بدنامی، بے عزتی کا خوف اور متاثرین پر الزام تراشی بچوں اور ان کے خاندانوں کو مدد طلب کرنے سے سختی سے حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ پیشہ ور افراد تجویز کرتے ہیں کہ یہ خدشات ساختی اور ادارہ جاتی چیلنجوں سے بڑھتے ہیں، بشمول پولیس کی غیر فعالی یا طریقہ کار میں تاخیر کی مثالیں۔ سرکاری اور غیر سرکاری شراکت داروں کے لیے، یہ نتائج بچوں پر مرکوز، صنف کے لحاظ سے حساس، خاندان پر مبنی اور کمیونٹی سے باخبر طریقوں کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں جو بچوں کو مزید نقصان سے بچانے کے ساتھ ساتھ انکشاف کو محفوظ اور رپورٹنگ کو قابل رسائی بناتے ہیں۔ صرف قانونی اصلاحات پر توجہ مرکوز کرنے والی مداخلتیں اس وقت تک ناکام ہو جائیں گی جب تک کہ ان اقدامات کے ساتھ جوڑا نہ بنایا جائے جو بدنامی داغ، ادارہ جاتی طریقوں، اور محفوظ اور عالمی طور پر قابل رسائی رپورٹنگ کے راستوں کو حل کرتے ہوں۔ ان طریقوں کے بغیر جو بدنامی داغ اور بحالی کی بنیادی وجوہات کو حل کرتے ہیں، بدسلوکی ختم ہونے کے بعد بھی نقصان برقرار رہتا ہے۔

تجویز 1: مدد کی تلاش اور رپورٹنگ کے لیے ایک محفوظ ماحول بنائیں

متعلقہ: وزارت انسانی حقوق، زینب الرث، رسپانس اینڈ ریکوری ایجنسی، چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

ایسا ماحول بنائیں جہاں بچے مدد حاصل کرنے اور باضابطہ امدادی خدمات کے ساتھ مشغول ہونے میں محفوظ محسوس کریں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- نقصان دہ سماجی اصولوں کو حل کرنے کے لیے ایک جامع سماجی اصولوں کے ایجنڈے کے ساتھ موافقت کریں جو خاموشی کو جنم دیتے ہیں، بشمول عزت و غیرت پر مبنی بدنامی داغ، متاثرہ بچے کو مورد الزام ٹھہرانا اور ساکھ کو نقصان پہنچانے کا خوف، پائیدار، ثقافتی بنیادوں پر سماجی اور رویے میں تبدیلی کے اقدامات کے ذریعے۔

- اس بات پر روشنی ڈالیں کہ قصورواروں کے ذریعے بچوں پر جبر کرنے اور ان پر قابو پانے کے لیے کس طرح بدنامی کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔
- بچوں کے لیے مدد حاصل کرنے کے لیے محفوظ جگہوں کو فروغ دیں۔
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام پیغام رسانی بچوں، خاندانوں، اساتذہ، کمیونٹی اور مذہبی رہنماؤں، اور دیگر ذمہ داروں کے ساتھ محفوظ اور اخلاقی مشاورت کے ذریعے تیار کی گئی ہے۔
- خاندان پر مرکوز مداخلتوں کو مضبوط بنائیں، بشمول:
 - انکشاف کے بعد الزام، تشدد اور ترک کرنے کو کم کرنے کے لیے خاندانی مشاورت اور ثالثی کی خدمات
 - نگہداشت کرنے والوں کے لیے ٹارگٹڈ سپورٹ - خاص طور پر مائیں - جنہیں غیر متناسب سماجی اور خاندانی دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

تجویز 5: برن آؤٹ کو کم کرنے کے لیے فرنٹ لائن پروفیشنلز کی مدد کریں۔

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، صحت (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

برن آؤٹ کو روکنے کے لیے فرنٹ لائن پروفیشنلز اور سروس فراہم کرنے والوں کے لیے بہتر کام کے حالات فراہم کریں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- زیرچہ نگرانی کیسز کو سنبھالنے کے لیے کافی عملہ ریسورسنگ
- ان کے لیے نگرانی، نفسیاتی سماجی مدد اور جلنے سے بچاؤ کے اقدامات کو ادارہ جاتی بنائیں:
- بچوں کے تحفظ کے کارکن
- صحت کے پیشہ ور افراد
- قانون نافذ کرنے والے اہلکار
- عدلیہ کے ارکان
- پیشہ ور افراد کی مدد کے لیے تربیت اور معاونت فراہم کریں تاکہ ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات کا انتظام کریں جن میں شامل ہیں:
- ساتھیوں کے ذریعے ہونے والا استحصال اور بدسلوکی
- بدنامی
- دھمکیاں
- عزت و غیرت پر مبنی نقصان

- متعلقہ حکام (مثلاً تحقیقاتی اداروں، ریگولیٹری ایجنسیوں اور نجی شعبے) کے درمیان کوارڈینیشن کو بہتر بنائیں تاکہ تیزی سے ردعمل اور مواد کو ہٹایا جا سکے۔
- کم مرئیت اور کنفیوژن کو دور کرنے کے لیے رپورٹنگ کے اختیارات اور عمل کے بارے میں عوامی بیداری میں اضافہ کریں کہ مدد کہاں سے لی جائے۔

نوٹ: رپورٹنگ سسٹمز میں سرمایہ کاری کو ترجیح دی جانی چاہیے سفارش 1 ایک محفوظ قابل ماحول کو یقینی بنانے کے لیے تاکہ رپورٹنگ کے نتیجے میں بچوں کو مزید نقصان نہ پہنچے۔

تجویز 3: ایک مربوط ملٹی سیکٹر ردعمل تیار کریں۔

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، سوشل ورک (تمام صوبے)، تعلیم (تمام صوبے)، صحت (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

مربوط، حکومتی زیرقیادت طریقوں کے ذریعے تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کو روکنے اور اس کا جواب دینے کے لیے نظام کی وسیع صلاحیت کو مضبوط کریں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- تمام شعبوں (بچوں کے تحفظ، قانون کے نفاذ، تعلیم، صحت اور انصاف، نجی، کمیونٹی اور مذہبی شعبے) میں واضح طور پر بیان کردہ کرداروں، ذمہ داریوں اور کوارڈینیشن میکانزم کے ساتھ ایک قومی نفاذ کا فریم ورک قائم کریں۔
- جوابات کو موجودہ قانونی فریم ورک کے ساتھ ہم آہنگ کریں، بشمول انسداد عصمت دری قانون اور جونیئل جسٹس سسٹم ایکٹ، اور ٹیکنالوجی کی سہولت والے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات میں نفاذ کو مضبوط بنائیں۔
- مقدمات کے انتظام کا نظام کو وسیع اور ادارہ جاتی بنائیں، مناسب انسانی وسائل (مثلاً، ماہر نفسیات، سماجی کارکنان، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ڈیٹا پرسنل) اور کمیونٹی پر مبنی سپورٹ نیٹ ورکس کے انضمام کو یقینی بنائیں۔
- پولیس، پراسیکیوٹرز، عدلیہ، صحت کے کارکنوں اور سماجی کارکنوں کے لیے صدمے سے آگاہ، بچوں کے لیے حساس اور صنفی ردعمل کے طریقوں پر جاری، عملی تربیت فراہم کریں۔
- بدانتظامی، تاخیر اور رازداری کی خلاف ورزیوں سے نمٹنے کے لیے نگرانی اور جوابدہی کے طریقہ کار کو مضبوط بنائیں

- کمیونٹیز کو شامل کریں، بشمول والدین، اساتذہ، مذہبی رہنما اور نوجوان، ان مداخلتوں کو مشترکہ ڈیزائن میں شامل کریں جو انکشاف کے لیے معاون ردعمل کو فروغ دیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ صدمے سے باخبر دماغی صحت کے پریکٹیشنرز اور بچوں کے تحفظ کے پیشہ ور افراد:

- انکشاف کے لمحے سے بچوں کی مدد کریں۔
- رپورٹنگ، خدمات تک رسائی اور انصاف کے عمل کے دوران ان کے ساتھ رہیں
- کیس بند ہونے کے بعد سپورٹ (دوبارہ) انضمام
- قانونی، نفسیاتی اور مقدمات کے انتظام کا نظام کو مضبوط بنانا، بشمول:
- خاندانوں کے لیے عملی ساتھ
- نگہداشت کرنے والوں کے لیے صنفی حساس رہنمائی مدد کی تلاش کے بارے میں فیصلہ سازی میں معاونت کے لیے

تجویز 2: رپورٹنگ کے راستوں کی رسائی کو بہتر بنائیں

متعلقہ: وزارت انسانی حقوق، زینب الرٹ، رسپانس اینڈ ریکوری ایجنسی، چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

اس بات کو یقینی بنائیں کہ رپورٹنگ کے موجودہ راستے بچوں، نوجوانوں اور خاندانوں کے لیے محفوظ طریقے سے استحصال اور بدسلوکی کا انکشاف کرنے اور مدد حاصل کرنے کے لیے قابل رسائی ہیں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- ہر قسم کے استحصال اور بدسلوکی کے لیے واضح راستے کے ساتھ، 1121 چائلڈ ہیلپ لائن جیسے موجودہ پلیٹ فارمز پر تعمیر کرتے ہوئے، ایک متحد، اچھی طرح سے مشہور قومی رپورٹنگ میکانزم کو مضبوط بنائیں۔
- یقینی بنائیں کہ رپورٹنگ کے اختیارات خفیہ، بچوں کے لیے دوستانہ اور صنف کے لحاظ سے حساس ہیں، اور آن لائن اور ذاتی طور پر پلیٹ فارمز پر گمنام چینلز کو شامل کریں۔
- رپورٹنگ کے طریقہ کار کو بروقت، مربوط جوابات سے جوڑیں، بشمول نفسیاتی مدد، مقدمات کے انتظام کا نظام اور بدسلوکی والے مواد کو محفوظ طریقے سے ہٹانا۔

بصیرت 4

پاکستان کو ایک معیاری چائلڈ پروٹیکشن مقدمات کے انتظام کا نظام اور ریفرل سسٹم (تکنیکی پیکجز، معیاری آپریٹنگ طریقہ کار، گائیڈ لائنز اور قابل نفاذ صدمے سے آگاہ ریفرل پاتھ وے) قائم کرنا چاہیے جو ہر ضلع میں ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا شکار ہونے والے بچوں کے لیے فوری طور پر نفسیاتی مدد اور مربوط مقدمات کے انتظام کا نظام کو یقینی بنائے۔ یہ یقینی بنانے کے لیے اہم ہے کہ ردعمل کے طریقہ کار بچوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے بجائے مدد فراہم کرتے ہیں۔ ان طریقوں کے بغیر جو بدنما داغ اور بحالی کی بنیادی وجوہات کو حل کرتے ہیں، بدسلوکی ختم ہونے کے بعد بھی نقصان برقرار رہتا ہے۔ یہ بچوں کی باضابطہ امدادی خدمات تک رسائی اور ان کی تاثیر کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔

تجویز 1: ایک قانونی استحقاق کے طور پر صدمے سے باخبر خدمات کو شامل کریں

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، وزارت قانون و انصاف، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

ٹیکنیکل سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کے لیے ایک قانونی استحقاق کے طور پر صدمے سے متعلق خدمات کو شامل کریں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- صوابدیدی خدمات کی بجائے بحالی اور بحالی کو قابل نفاذ حقوق کے طور پر تسلیم کرنے کے لیے وفاقی اور صوبائی فریم ورک میں ترمیم کریں۔
- نفاذ کے اصولوں اور بچوں کے تحفظ کے ضوابط کے اندر مفت، صدمے سے آگاہ اور غیر امتیازی معیارات کو مرتب کریں۔
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ پولیس شکایت درج کروانے پر نفسیاتی مدد تک رسائی مشروط نہیں ہے۔

تجویز 2: مقدمات کے انتظام کا نظام اور سپورٹ سروسز کی جغرافیائی کوریج کو وسعت دیں اور برابر کریں۔

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

تمام جغرافیائی خطوں میں مقدمات کے انتظام کا نظام اور سپورٹ سروسز تک رسائی کو وسعت دیں اور برابر کریں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- مکمل قومی کوریج حاصل کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کے قیام کو تیز کریں۔

- صوبوں میں خدمات کے معیار میں برابری کو یقینی بنانے کے لیے کم از کم سروس کے معیارات تیار کریں۔
- موبائل اور/یا سیٹلائٹ ٹروما سے باخبر ٹیموں کو غیر محفوظ اور دور دراز علاقوں تک پہنچنے کے لیے فنڈ دیں۔

تجویز 3: انصاف کے عمل میں نفسیاتی تحفظ کو ادارہ جاتی بنائیں

متعلقہ: وزارت داخلہ، محکمہ داخلہ (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

انصاف کے عمل میں نفسیاتی تحفظ کو بنیادی ضرورت کے طور پر ادارہ جاتی بنائیں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کے لیے پہلے سے تفتیشی نفسیاتی استحکام کے جائزوں کی ضرورت ہوتی ہے، جو تربیت یافتہ صدمے سے باخبر ماہر نفسیات کے ذریعے کروائے جاتے ہیں۔

- جرم کا شکار ہونے والے بچوں کے ساتھ فرانزک انٹرویو کرنے کے لیے ایک جامع قانونی اور طریقہ کار کا فریم ورک قائم کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ انٹرویو خاص تربیت یافتہ پیشہ ور افراد کے ذریعے منظم طریقے سے بچوں پر مرکوز اور صدمے سے آگاہی کے طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں۔
- صدمے کے مشیروں کو سوالات تیار کرنے، تکلیف کی علامات کو پہچاننے اور بچے کی صورتحال، ترجیحات اور ضروریات بشمول ان کی جنس، عمر اور خاندانی ماحول کے مطابق تعاملات کو ڈھالنے میں تفتیش کاروں کی مدد کرنی چاہیے۔

تجویز 4: بکھرنے سے بچنے کے لیے ریفرل کے راستوں کو مضبوط کریں۔

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، پولیس (تمام صوبے)

دیکھ بھال کے تسلسل کو یقینی بنانے اور دوبارہ صدمے کو کم کرنے کے لیے ریفرل سسٹم کو مضبوط اور باضابطہ بنائیں۔

Efforts اس میں شامل ہونا چاہیے:

- باضابطہ، تحریری انٹر-ایجنسی ریفرل پروٹوکول کو منسلک کرنا: سائبر کرائم یونٹس
- بچوں کے تحفظ کے یونٹ
- انسداد عصمت دری کرائسس سیل
- نجی شعبہ
- متعلقہ این جی اوز
- میڈیا

5 بصیرت

پاکستان نے الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 کے ذریعے آن لائن نقصانات سے نمٹنے کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں، جو کہ اہم سزاؤں کے ساتھ آن لائن گرومنگ اور بچوں کے جنسی استحصال کے مواد جیسے جرائم کو مجرم قرار دیتا ہے۔ تاہم، مزید قانون سازی میں اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ بچوں کے لیے ٹیکنالوجی کی سہولت فراہم کیے جانے والے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے جامع تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے، جس میں جنسی استحصال لائیو سٹریمنگ بدسلوکی، بچوں کے جنسی استحصال کے مواد تک جان بوجھ کر رسائی اور ڈیجیٹل طور پر تیار کردہ مواد سے متعلق خلا کو دور کرنا شامل ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی میں خلا کو پُر کرنے کی ضرورت ہے کہ ٹیکنالوجی کی مدد سے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے خلاف موثر کارروائی کی جاسکے۔ یہ ڈیٹرنس کو مضبوط بنا کر اور اس بات کا اشارہ دے کر کہ ہر قسم کا استحصال اور بدسلوکی سنگین جرائم کی روک تھام میں مدد کر سکتی ہے۔

متعلقہ: وزارت قانون و انصاف، وزارت اطلاعات، ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی میں ترمیم کریں کہ ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے خلاف مؤثر طریقے سے مقدمہ چلایا جاسکے۔ یہ ڈیٹرنس کو مضبوط بنا کر اور اس بات کا اشارہ دے کر کہ ہر قسم کا استحصال اور بدسلوکی سنگین جرائم کی روک تھام میں مدد کر سکتی ہے۔ بین الاقوامی معیارات کے مطابق قانون سازی کی اصلاحات کے پیکیج میں درج ذیل شامل ہو سکتے ہیں۔

- الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے قانون کو دیگر متعلقہ قانونی اور بچوں کے تحفظ کے فریم ورک کے ساتھ ہم آہنگ کرنا تاکہ بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے کے لیے ایک مربوط اور مربوط قانونی فریم ورک قائم کیا جاسکے۔ اس میں متعلقہ قوانین میں مستقل تعریفیں، اصطلاحات، جرائم اور طریقہ کار کے تحفظات شامل ہونے چاہئیں، ٹیکنالوجی کی سہولت یافتہ اور ذاتی طور پر بدسلوکی کی شکلوں کے درمیان اوورلیپ کو تسلیم کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا کہ قانونی تحفظات اور جوابدہی کے طریقہ کار نقصان کے مکمل تسلسل کے لیے مؤثر طریقے سے جواب دیں۔

- الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 کے جرم کی دفعات میں ترمیم کر کے بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی قانونی تعریف کو مکمل طور پر بین الاقوامی معیارات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے وسیع کریں تاکہ "کسی بھی نمائندگی، کسی بھی طریقے سے" کا احاطہ کیا جاسکے، بشمول غیر بصری شکلیں جیسے کہ صرف آڈیو مواد، بچوں کے کنونشن کے اختیاری

- بار بار کہانی سننے اور بچوں کے دوبارہ صدمے کو کم کرنے کے لیے سرشار کیس کوآرڈینیٹر متعارف کروائیں۔

سفارش 5: کو-ڈیزائن سسٹمز کی سطح پر فیملی سپورٹ مداخلتیں۔

متعلقہ: انسانی حقوق کی وزارت، کمیونٹی پر مبنی بچوں کے تحفظ کے طریقہ کار/اسٹرکچر

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بچوں کو ان کے خاندانی ماحول میں تعاون فراہم کرنے کے لیے نظام کی سطح کی مداخلتوں کو مشترکہ ڈیزائن اور نافذ کریں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- معیاری مقدمات کے انتظام کا نظام سروسز کے حصے کے طور پر والدین کی تشکیل شدہ مشاورت فراہم کریں۔

- انکشاف کے بعد غیرت پر مبنی بدسلوکی یا غیرت پر مبنی جرائم کے خطرات کی نشاندہی کرنے کے لیے اعزاز کے لیے حساس خطرے کی تشخیص کے آلات تیار کریں۔

- بچوں کے لیے حفاظتی ماحول کو مضبوط بنانے کے لیے خدمت کی فراہمی کے ساتھ ساتھ کمیونٹی کے معمولات میں تبدیلی کے پروگرامنگ کو مربوط کریں۔

6 بصیرت

اس تحقیق کے لیے انٹرویو کیے گئے پیشہ ور افراد کے مطابق، پاکستان میں ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے بہت سے بچوں کے لیے بچوں پر مبنی انصاف عملی طور پر محدود ہے۔ انٹرویو کیے گئے پیشہ ور افراد کے زیر بحث مقدمات میں، عدالتی طریقہ کار کو اکثر بچوں کے مطابق نہیں بنایا جاتا تھا، بار بار پوچھ گچھ، ملزم کے سامنے آنا اور حساس ڈیجیٹل شواہد کو بینڈل کرنا دوبارہ ذہنی صدمے کا سامنا میں معاون ہوتا ہے۔ کمزور ادارہ جاتی صلاحیت اور بچوں پر مرکوز حفاظتی اقدامات کا متضاد اطلاق حفاظتی ردعمل کو مزید کمزور کرتا ہے، جس سے بہت سے خاندان رسمی کارروائی سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قومی نظاموں کو ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے کہ بچوں پر مبنی انصاف رازداری کو ترجیح دیتا ہے، دوبارہ صدمے کو کم کرتا ہے، شواہد سے نمٹنے کو مضبوط کرتا ہے اور سماجی ثقافتی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔ ٹارگٹڈ مداخلتیں انصاف تک مساوی رسائی کو بہتر بنا سکتی ہیں، بچوں پر مبنی طریقہ کار کے مستقل اطلاق کو یقینی بنا سکتی ہیں اور کمزور حالات میں بچوں اور خاندانوں کے رسمی نظاموں پر اعتماد کو تقویت دے سکتی ہیں۔

تجویز 1: بچوں پر مبنی انصاف کے طریقہ کار کو مضبوط بنائیں اور مستقل قومی نفاذ کو یقینی بنائیں

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، محکمہ پراسیکیوشن (تمام صوبے)، وزارت قانون و انصاف، سول سوسائٹی کی تنظیمیں بشمول گروپ ڈویلپمنٹ پاکستان، لیگل ایڈ سوسائٹی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

بچوں پر مبنی انصاف کے طریقہ کار کو مضبوط بنائیں اور تمام دائرہ اختیار میں مستقل نفاذ کو یقینی بنائیں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- بچوں پر مبنی طریقہ کار کے تحفظات (فی الحال کچھ تشدد کے معاملات میں لاگو ہوتے ہیں جیسے کہ عصمت دری) تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی تمام اقسام تک۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 اور متعلقہ طریقہ کار کے قوانین میں ترمیم کرکے یہ یقینی بنایا جا سکتا ہے کہ انسداد عصمت دری (تحقیقات اور مقدمے کی سماعت) ایکٹ 2021 کے تحت حفاظتی اقدامات کا اطلاق تمام متعلقہ جرائم پر ہوتا ہے، بشمول آن لائن گرومنگ اور بچوں کی ٹیکنالوجی کی سہولت سے جنسی استحصال۔ ان حفاظتی

پروٹوکول کے ساتھ مطابقت کو یقینی بنانا۔ جسم فروشی اور چائلڈ پورنوگرافی

- الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 میں استعمال ہونے والی اصطلاحات پر نظر ثانی کریں تاکہ ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے متعلق متعلقہ دفعات کو تبدیل کریں، اصطلاح "فحش نگاری" کو "بچوں کے جنسی استحصال کے مواد" کے ساتھ تبدیل کریں، تاکہ اس زبان کے استعمال کو یقینی بنایا جا سکے جو غلط استعمال کرنے والے مواد کی درست عکاسی کرتی ہو اور اس طرح کے مواد کے استعمال کو عام طور پر استعمال کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بدسلوکی، جنسی استحصال اور بدسلوکی سے بچوں کے تحفظ کے لیے اصطلاحی رہنما خطوط کے مطابق۔
- اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی میں ترمیم کریں کہ معلومات اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال کے مواد تک جان بوجھ کر رسائی ایک مجرمانہ جرم ہے۔
- بچوں کے جنسی استحصال کی لائیو سٹریمنگ کو واضح طور پر مجرم قرار دینے کے لیے قانون سازی میں ترمیم کریں، یا تو اسٹینڈ اکیلے پروویژن کے ذریعے یا یہ واضح کرتے ہوئے کہ بچوں کے جنسی استحصال کے مواد سے متعلق موجودہ جرائم اس وقت بھی لاگو ہوتے ہیں جب بدسلوکی کو ریکارڈ یا ذخیرہ کیے بغیر حقیقی وقت میں نشر کیا جاتا ہے۔
- واضح قانونی دفعات کو اختیار کریں جو بچوں سے تکنیکی سہولت کے ذریعے جنسی استحصال کو جرم قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 کی موجودہ دفعات کچھ معاملات میں لاگو ہو سکتی ہیں، واضح تعریف کے ذریعے تعاون یافتہ جرم اس کی مخصوص حرکیات کو بہتر طور پر گرفت میں لے گا، جس میں بچے سے جنسی حرکات، اضافی مواد یا دیگر فوائد حاصل کرنے کے لیے جنسی تصاویر یا ویڈیوز کا زبردستی استعمال شامل ہے۔
- الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 کی متعلقہ دفعات میں ترمیم کریں تاکہ ادائیگی کے وعدے یا پیشکش یا دیگر فوائد کو واضح طور پر پورا کیا جا سکے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ بچوں کا استحصال کرنے کی کوششوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے یہاں تک کہ جب ادائیگی بالآخر نہیں ہوتی ہے۔
- ڈیجیٹل طور پر تیار کردہ یا بھرا پھیری سے بچوں کے جنسی استحصال کے مواد پر قانونی وضاحت فراہم کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ موجودہ دفعات میں واضح طور پر مصنوعی طور پر تیار کردہ یا بھرا پھیری کی گئی تصاویر اور ویڈیوز کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں بچے کو جنسی طور پر واضح برتاؤ میں دکھایا گیا ہے، بشمول مصنوعی ذہانت سے چلنے والے ٹولز کا استعمال کرتے ہوئے تخلیق کردہ مواد۔
- اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی میں ترمیم کریں کہ بچوں کو خود ساختہ جنسی مواد تخلیق کرنے، رکھنے یا رضاکارانہ طور پر ساتھیوں کے ساتھ شیئر کرنے کے لیے مجرم قرار نہیں دیا جائے گا جہاں کوئی جبر، استحصال یا بدنیتی کا ارادہ نہ ہو، جبکہ ایسے حالات کو استحصال یا بدسلوکی سے واضح طور پر ممتاز کیا جائے۔ پاکستان میں مجرمانہ ذمہ داری کی بہت کم عمر کے پیش نظر یہ خاص طور پر متعلقہ ہے، جو کہ 10 سال کی عمر ہے۔

- محدود رسائی کے کنٹرول
- بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کے لیے تحویل کے سخت طریقہ کار
- حساس شواہد تک رسائی کے لیے مجاز اہلکاروں کی تعداد کو محدود کریں اور تحقیقات اور کارروائی کے دوران غیر ضروری کاپی، پرنٹنگ یا ڈسپلے پر پابندی لگائیں۔

سفارش 3: انصاف اور دیکھ بھال میں اقتصادی رکاوٹوں کو دور کریں۔

متعلقہ: لیگل ایڈ اینڈ جسٹس اتھارٹی، چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے) سول سوسائٹی کی تنظیمیں بشمول: گروپ ڈویلپمنٹ پاکستان اور لیگل ایڈ سوسائٹی

انصاف اور معاون خدمات تک رسائی کو روکنے والی مالی رکاوٹوں کو ختم کرنے کے لیے قومی پروگراموں کو نافذ کریں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- بچوں اور انصاف کے نظام سے منسلک خاندانوں کے لیے مالی مدد فراہم کریں، بشمول ٹرانسپورٹ وظیفہ فراہم کرنا، انصاف کے وکیلوں کو کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے کیس نیویگیشن معاونت اور پیروی کی خدمات کو یقینی بنانا جن کے بچے رپورٹنگ، تفتیش اور عدالت میں شرکت کی عملی رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ بنے ہیں۔
- جوونیئل جسٹس سسٹم ایکٹ کے تحت ریاست کی مالی امداد سے چلنے والے قانونی معاونت کے حق کے موثر نفاذ کو یقینی بنائیں، بشمول ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات میں۔ قانونی معاونت فراہم کرنے والوں، بچوں کے تحفظ کے حکام اور سائبر کرائم کے معاملات کو سنبھالنے والے قانون نافذ کرنے والے یونٹوں کے درمیان ہم آہنگی کے طریقہ کار کو مضبوط بنا کر قانونی معاونت اور متاثرین کی مدد کی خدمات تک ملک گیر رسائی کو فعال بنائیں۔
- سماجی یا اقتصادی طاقت کے ساتھ مجرموں کی طرف سے دھمکی یا جبر کے خلاف تحفظات کو مضبوط بنانا۔
- بچوں کے تحفظ اور تکنیکی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی مداخلت کے لیے وقف بجٹ لائیں مختص کریں، بشمول قانونی معاونت، نفسیاتی معاونت اور بچوں کے تحفظ کی خدمات، سپورٹ سسٹم کی پائیداری اور رسائی کو یقینی بنانے کے لیے۔

سفارش 4: ادارہ جاتی قانون نافذ کرنے کی صلاحیت اور ہم آہنگی کو بڑھانا

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، صحت (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

انصاف اور تحفظ کے نظام میں ادارہ جاتی صلاحیت اور ہم آہنگی کو مضبوط بنائیں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

اقدامات میں، دوسروں کے علاوہ، ویڈیو ریکارڈ شدہ گواہی (جہاں مناسب ہو اور بچے کی ضروریات، ترجیح اور صورتحال کے مطابق ہو)، بار بار پوچھ گچھ کی حدود اور براہ راست جرح پر پابندیاں شامل ہیں۔

- لواحقین پر مبنی عدالتی رہنما خطوط (مثلاً اسلام آباد ہائی کورٹ کی طرف سے جاری کردہ) کو پابند قانون سازی میں شامل کر کے (ٹیکنالوجی کی سہولت سے چلنے والے) بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے مقدمات کے لیے چائلڈ سینٹر کورٹ روم کے طریقہ کار کو شامل کریں، بند سماعتوں کی ضرورت، دور دراز گواہی (جہاں مناسب اور منسلک ہو)، بچے کی جنسی نمائش کی حفاظت اور اسکریننگ کی حفاظتی ضروریات۔ عدالت میں غلط مواد۔

- جرم کا شکار ہونے والے بچوں کے فرانزک انٹرویوز کے لیے قانونی طور پر پابند معیارات قائم کریں، یقینی بنانا:

- جہاں ممکن ہو ایک بار انٹرویو لیا جاتا ہے۔

- بچوں کے لیے موزوں ماحول کا استعمال

- خصوصی تربیت یافتہ پیشہ ور افراد کے ذریعہ ترسیل

- پولیس، عدالتوں، چائلڈ پروٹیکشن اتھارٹیز اور سوشل سروسز کے درمیان کیس کی سطح کے ہم آہنگی کو مضبوط بنا کر بار بار گواہی اور طریقہ کار میں تاخیر کو کم کریں، جس میں معیاری کیس ٹریکنگ سسٹمز کی مدد سے (ٹیکنالوجی کی سہولت) بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے معاملات کے لیے واضح ٹائم لائنز ہیں۔

- بچوں کے لیے انصاف کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کریں، بشمول بچوں کے لیے وقف شدہ انٹرویو کے کمرے یا عدالتوں میں بچوں کے لیے دیگر مخصوص جگہیں، اور بچے کی ترجیح کے لحاظ سے، محفوظ اور قابل رسائی انکشاف کی حمایت کے لیے تربیت یافتہ خواتین اور مرد پراسیکیوٹرز اور قانون نافذ کرنے والے افسران کی دستیابی کو یقینی بنانا۔

- ججوں، وکلاء اور قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کے لیے لازمی اور مسلسل صدمے سے آگاہ تربیت فراہم کریں۔

تجویز 2: ڈیجیٹل شواہد کی بینڈلنگ اور تحفظ کو بہتر بنائیں

متعلقہ: چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی، محکمہ پراسیکیوشن (تمام صوبے)، سول سوسائٹی کی تنظیمیں بشمول: گروپ ڈویلپمنٹ پاکستان، لیگل ایڈ سوسائٹی، فیڈرل کریمینل پراسیکیوشن سروس، پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی

بچوں کو شامل ڈیجیٹل شواہد کو سنبھالنے اور محفوظ کرنے کے لیے حفاظتی اقدامات کو مضبوط بنائیں۔ کوششوں میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

- الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 کے تحت دفعات کو تفصیلی پروٹوکول کے ذریعے فعال کریں جن کی ضرورت ہے:

- ڈیجیٹل شواہد کا محفوظ ذخیرہ

- انصاف اور بچوں کے تحفظ کے اداروں میں نگرانی، کیس کی پیروی، حوالہ جات اور ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے ایک انتظامی معلومات کے نظام کو تیار کریں اور اس کو فعال کریں۔

سفارش 5: باضابطہ انصاف کے نظام میں اعتماد پیدا کریں۔

متعلقہ: لیگل ایڈ اینڈ جسٹس اتھارٹی، چائلڈ پروٹیکشن (تمام صوبے)، پولیس (تمام صوبے)، سول سوسائٹی کی تنظیمیں بشمول: گروپ ڈویلپمنٹ پاکستان اور لیگل ایڈ سوسائٹی

بچوں، خاندانوں اور خدمات فراہم کرنے والوں کے لیے نظام انصاف کے اندر اعتماد اور جوابدہی کو مضبوط کریں۔ کوششوں میں شامل ہونا چاہئے:

- انصاف کے اداروں کے اندر بدعنوانی اور بدعنوانی کے لیے احتساب کے طریقہ کار کو تیار اور نافذ کرنا۔
- غیر یقینی صورتحال اور تاخیر کو کم کرنے کے لیے کیس کی شفاف ٹریکنگ اور متاثرہ خاندانوں کے ساتھ باقاعدہ رابطے کو فروغ دیں، بشمول واضح طریقہ کار کی ٹائم لائنز اور اپ ڈیٹس۔
- قانونی عمل میں بچوں اور خاندانوں کے ساتھ اور مدد کرنے کے لیے سول سوسائٹی کو شامل کریں۔

- اعتماد اور رسائی کو بہتر بنانے کے لیے پولیس اسٹیشنوں سے آگے ٹالٹی رپورٹنگ کے راستے قائم کریں۔

- سائبر کرائم یونٹس اور مقامی قانون نافذ کرنے کی صلاحیت کو مضبوط بنانا، خاص طور پر دیہی اور پیری شہری علاقوں میں۔

• سائبر سے چلنے والے استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے والے انصاف کے پیشہ ور افراد کے لیے لازمی خصوصی اور مسلسل تربیت کو وسعت دیں۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 کے تحت خصوصی تربیت کی ضرورت کو وسعت دیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ججوں، پراسیکیوٹرز اور تفتیش کاروں کو صدمے سے باخبر بچوں کے انٹرویو، ڈیجیٹل شواہد کے انتظام اور ٹیکنالوجی کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی مخصوص حرکیات کی تربیت دی جاتی ہے۔

- پولیس، عدالتوں، چائلڈ پروٹیکشن سروسز اور ہیلتھ سسٹمز کے درمیان کیس لیول کوآرڈینیشن میکانزم کو مضبوط بنائیں تاکہ (ٹیکنالوجی کی مدد سے) استحصال اور بدسلوکی کا شکار بچوں کے لیے بروقت اور مربوط ردعمل کو یقینی بنایا جا سکے۔

مصنفین پاکستان میں ہمارے تحقیقی شراکت داروں کا ان کی مہارت اور تعاون کے لیے شکریہ ادا کرنا چاہیں گے:

- بچان (GIDAT)، PAHAHCHAN اور پنجاب یونیورسٹی، اسکول آف سوشل ورک قومی قانون سازی اور پالیسیوں کا جائزہ، انصاف کے پیشہ ور افراد، صف اول کے کارکنان، اور بچوں اور نوجوانوں کے ساتھ انٹرویوز، اور کوالٹیٹو تجزیہ تعاون۔
- IPSOS انٹرنیشنل سوشل ریسرچ اور IPSOS پاکستان: گھریلو سروے کا نفاذ۔

مصنفین پاکستان میں تحقیقی پروٹوکول پر اپنے جائزے اور تاثرات کے لیے درج ذیل ماہرین کے بھی مشکور ہیں:

National Institute of Health – National Bioethics Committee for Research; Technical Working Group; Pakistan Bureau of Statistics; Farrah Illyas; Susan Andrew

مصنفین اس رپورٹ کی ترقی کے دوران ان کے قیمتی تبصروں اور تجاویز کے لیے درج ذیل ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے:

Daniel Kardefelt Winther, Farrah Illyas, Guillaume Landry, Mahwish Saeed Syed, Mehwish Maria, and Zahida Manzoor

آخر میں، اس رپورٹ میں پیش کیے گئے نتائج اور بصیرت تحقیق کے شرکاء کے محققین سے بات کرنے کے لیے وقت نکالے بغیر ممکن نہیں تھی۔ ہمارا مخلصانہ شکریہ ان تمام بچوں، نوجوانوں، والدین، صف اول کے کارکنان، انصاف کے پیشہ ور افراد، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور دیگر پیشہ ور افراد کا ہے جنہوں نے اس مطالعہ میں حصہ لیا۔

یہ رپورٹ Camila Perera, Anisha Bhargava, Angela Davis, Daniel Kardefelt, Andrea Varrella, Tiago Afonso, Aladro Monica Schager اور Jorun Arndt, Winther نے تحریر کی ہے۔

INTERPOL، ECPAT اور UNICEF گلوبل آفس آف اسٹریٹیجی اینڈ ایوڈینس – Innocenti نے ٹیکنالوجی کی سہولت والے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کے بارے میں ثبوت اکٹھا کرنے کے لیے مل کر کام کرنے کے منفرد موقع کو سراہا ہے۔ یہ رپورٹ اس ثبوت کو جمع کرنے اور تیار کرنے کے لیے تین سال کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔

یہ تحقیق بہت سے افراد اور شراکت داروں کی مصروفیت کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی تھی، خاص طور پر پاکستان میں۔ ہمارا شکریہ اور تعریف پاکستان میں ہمارے ساتھیوں کا ہے، بشمول UNICEF پاکستان، PAHCHAN اور INTERPOL کے نیشنل سینٹرل بیورو اسلام آباد۔ پراجیکٹ کے شراکت دار قومی کمیٹی برائے حقوق اطفال اور پاکستان بیورو آف سٹیٹسٹکس کا بھی اس تحقیق میں تعاون کے لیے شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہم تنظیموں کے ان تمام نمائندوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی انمول معلومات کے لیے قومی مشاورت میں حصہ لیا۔

10. منسلک: کلیدی اصطلاحات کی تعریف



جنسی مقاصد کے لیے بچوں کی آن لائن گرومنگ/جنسی

مقاصد کے لیے بچوں کی ترغیب: بچے کے ساتھ جنسی طور پر بدسلوکی یا اس کا استحصال کرنے کے ارادے سے ٹیکنالوجی کے ذریعے ایک بچے کے ساتھ رشتہ استوار کرنا۔¹²⁰

بچوں کا جنسی استحصال:

کسی شخص کو اس شخص کی خود ساختہ تصاویر کی مدد سے جنسی خواہشات، رقم یا کسی بھی نوعیت کے فائدے حاصل کرنے کے لیے بلیک میل کرنا، دکھائے جانے والے شخص کی رضامندی سے باہر مواد کو شیئر کرنے کی دھمکی کے تحت (مثلاً سوشل میڈیا پر تصاویر پوسٹ کرنا)، اکثر، اثر و رسوخ اور پیرا پھیری، جو کہ لمبے عرصے (بعض اوقات کئی مہینوں) کے دوران گرومنگ کے مرتکب افراد کی مخصوص ہے، دھمکیوں، دھمکیوں اور جبر کے تیزی سے بڑھنے میں بدل جاتی ہے جب کسی شخص کو اپنی پہلی جنسی تصاویر بھیجنے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔¹²¹

جنسی طور پر براساں کرنا:

"کسی بھی قسم کے ناپسندیدہ زبانی، غیر زبانی، یا جسمانی طرز عمل کی جنسی نوعیت جس کے مقصد یا اثر سے کسی شخص کے وقار کی خلاف ورزی ہوتی ہے، خاص طور پر جب ایک خوفناک، مخالفانہ، ذلت آمیز، ذلت آمیز یا جارحانہ ماحول پیدا کرنا،" جیسا کہ استنبول کنونشن (آرٹ 40) کی بین الاقوامی تعریف کے تحت بیان کیا گیا ہے۔¹²²

وہ بچے جنہوں نے نقصان دہ جنسی رویہ ظاہر کیا ہے: اس

اصطلاح سے مراد بچوں اور نوجوانوں کے ذریعہ دکھائے جانے

والے جنسی رویے یا ترقیاتی طور پر نامناسب جنسی رویہ ہے جو نقصان دہ یا بدسلوکی ہے۔¹²³

اصطلاحات اور کلیدی تحفظات کے بارے میں مزید رہنمائی کے لیے، بچوں کے جنسی استحصال اور جنسی استحصال سے تحفظ کے لیے اصطلاحی رہنما خطوط ملاحظہ کریں۔

بچوں کا جنسی استحصال: جو چیز بدسلوکی کی تعریف کرتی ہے اسے پکڑنا یا قطعی طور پر درجہ بندی کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اصطلاح 'بدسلوکی' اکثر کسی دوسرے شخص کے ساتھ ظالمانہ یا پرتشدد طریقے سے سلوک کرنے سے مراد ہے۔ اصطلاح اکثر دونوں ایکٹ (مثلاً پرتشدد، غیر رضامندی) کے ساتھ ساتھ ایکٹ کے اثر پر مرکوز ہوتی ہے، جیسے جسمانی چوٹ، درد (جسمانی یا جذباتی)، تکلیف وغیرہ کا سبب بننا۔

بچوں کے ساتھ جنسی استحصال خاص طور پر، بچوں (18 سال سے کم عمر افراد) پر کی جانے والی مختلف جنسی سرگرمیوں سے مراد ہے، قطع نظر اس کے کہ بچے اس بات سے واقف ہیں کہ ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ نہ تو نارمل ہے اور نہ ہی قابل قبول ہے۔ اس کا ارتکاب بالغوں یا ساتھیوں کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے اور اس میں عام طور پر طاقت کے عدم توازن کا فائدہ اٹھانے والا فرد یا گروہ شامل ہوتا ہے۔ اس کا ارتکاب واضح طاقت کے بغیر کیا جا سکتا ہے، مجرموں کے ساتھ اکثر اختیار، طاقت، پیرا پھیری یا دھوکہ دہی کا استعمال کرتے ہیں۔¹¹⁶

بچوں کا جنسی استحصال:

اوپر بیان کردہ وہی مکروہ حرکتیں شامل ہیں۔ تاہم، کسی تیسرے فریق اور/یا مجرم کی طرف سے دھمکی یا کسی چیز کے تبادلے کا ایک اضافی عنصر (مثلاً رقم، پناہ، مادی سامان، یا غیر مادی اجزاء جیسے تحفظ، رشتہ، یا اس کا محض وعدہ) بھی موجود ہونا چاہیے۔¹¹⁷

بچوں کے جنسی استحصال کا مواد، بشمول AI سے تخلیق یا

ترمیم کردہ بچوں کے جنسی استحصال کا مواد: تصاویر، ویڈیوز، آڈیوز یا دیگر ریکارڈنگز، یا حقیقی یا ڈیجیٹل طور پر تیار کردہ (بشمول AI کے ذریعے/بشمول) بچوں کے جنسی استحصال یا بنیادی طور پر جنسی مقاصد کے لیے کسی بچے کے جنسی حصوں کی کوئی دوسری نمائندگی۔¹¹⁸

بچوں کے جنسی استحصال کی لائیو سٹریمنگ:

بچوں کا جنسی استحصال جس کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور اسے بیک وقت مواصلاتی ٹولز، ویڈیو کانفرنسنگ ٹولز اور/یا چیٹ ایپلی کیشنز کے ذریعے دیکھا جاتا ہے۔ زیادہ تر معاملات میں، ادائیگی یا دیگر مادی فوائد کے بدلے بدسلوکی کی درخواست کرنے والا مجرم، جسمانی طور پر بچے (بچوں) اور بدسلوکی کے سہولت کاروں سے مختلف جگہ پر ہوتا ہے۔¹¹⁹

116 Interagency Working Group on Sexual Exploitation of Children, *Terminology Guidelines for the Protection of Children from Sexual Exploitation and Sexual Abuse: Second Edition*, ECPAT, Bangkok, 2025, pp. 31–34.

117 Ibid., pp. 39–44.

118 Ibid., p. 63.

119 Ibid., p. 86.

120 Ibid., p. 95.

121 Ibid., pp. 97–98.

122 Ibid., pp. 36–38.

123 Ibid., p. 160.

